درود شریف کی انتہائی عجیب و مبارک کتاب

البرکات المکیۃ

فی

الصلوات النبویۃ

لإمام المحدثین نجم المفسرین زبدۃ المحققین
العلامۃ الشیخ مولانا
محمد موسیٰ الروحانی البازی
طیب اللہ آثارہ و أعلی درجاتہ فی دار السلام

البركات المكية

في

الصلوات النبوية

حقوق الطباعة محفوظة

الطبعة السابعة و العشرون
١٤٣١هـ - ٢٠١٠م

الناشر

إدارة التصنيف والأدب
جامعة محمد موسى البازي

المكتب المركزي : ١٣/ڈی، بلاك بی، سمن آباد لاهور، باكستان
رقم الهاتف : ٠٤٢-٣٧٥٦٨٤٣٠ رقم الجوّال : ٠٣٠٠٤٤٢٦٤٤٠
www.alqalamfoundation.org
Email :- info@alqalamfoundation.org

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَلْبَرَكَاتُ الْمَكِّيَّة

فى

اَلصَّلَوَاتُ النَّبَوِيَّة

لإمام المحدّثين نجم المفسّرين زبدة المحقّقين

العلّامة الشّيخ مولانا محمّد موسى الرّوحانى البازى

رحمه الله تعالى وطيّب آثاره

إدارة التّصنيف والأدب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر

إدارۂ تصنیف وأدب

جامعۃ محمد موسیٰ البازی

برہان پورہ، نزد اجتماع گاہ، عقب گورنمنٹ ہائی سکول، رائیونڈ، لاہور

منگوانے کا پتہ »» مرکزی دفتر: القلم فاؤنڈیشن، 13 ڈی، بلاک بی، سمن آباد، لاہور

موبائل: 0300-4101882 فون: 042-37568-430 فیکس: 042-3753-1155

www.alqalamfoundation.org

Email :- info@alqalamfoundation.org

کتاب البَرَکاتُ المکِیّۃ کا مختصر تعارف

درود شریف کی اس انتہائی مبارک اور عجیب کتاب میں مصنفؒ نے رسول اللہ ﷺ کے آٹھ سو ۸۰۰ سے زائد اَسماء کو احادیث کی مستند کتابوں سے انتہائی تحقیق کے بعد درود شریف کی شکل میں جمع فرمایا ہے۔ اس سے پہلے آج تک کسی کتاب میں نبی کریم ﷺ کے اتنے زیادہ ناموں کو اکٹھا نہیں کیا گیا۔

آپ کے ہاتھوں میں موجود اس کتاب کی ابتداء میں مصنفؒ کے مختصر حالاتِ زندگی عربی اور اردو زبان میں شامل کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ اصل کتاب کی ابتداء میں مصنفؒ نے درود شریف کے فضائل، اِس کتاب کی خصوصیات اور پڑھنے کا طریقہ تفصیل سے عربی زبان میں تحریر فرمایا ہے اور عوام الناس کی آسانی کیلئے عربی عبارت کے ساتھ ساتھ اس کا اردو ترجمہ بھی درج کیا ہے۔

درود شریف کا وظیفہ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۲۱ سے شروع ہوتا ہے۔

وفات کے بعد مصنفؒ کی قبر مبارک سے بڑے عرصے تک جنتی خوشبو آتی رہی۔ اسی دوران مصنفؒ کے ایک شاگرد نے خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں نبی کریم ﷺ کے روضۂ مبارک کی سنہری جالی کا دروازہ کھلا اور اندر سے مصنفؒ انتہائی خوشی کی حالت میں مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ شاگرد نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور عرض کیا کہ استادِ محترم! آپ کی قبر مبارک سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت محدث اعظمؒ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میری کتاب "برکاتِ مکیہ" کو بارگاہِ نبوی ﷺ میں شرفِ قبولیت حاصل ہوا ہے اسی لئے میری قبر سے جنتی خوشبو آ رہی ہے۔

بے انتہاء برکات اور حیرت انگیز تاثیر والی یہ کتاب علماء، طلباء اور عوام الناس میں انتہائی مقبول و معروف ہے۔ دنیا بھر میں بیشمار اولیاء اللہ اور عام لوگ

اسے بطور وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ پریشانیوں سے نجات، مشکلات کے حل، قضائے حاجات اور خیر و برکات حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب نہایت مفید، مؤثر اور مجرّب ہے۔ البَرَکاتُ المکِّیَّۃ پڑھنا شروع کیجئے چند دن میں ہی آپ خود اس کی برکات کا مشاہدہ کرلیں گے۔

پڑھنے کا طریقہ

کتاب البَرَکاتُ المکِّیَّۃ پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک منزل پڑھتے ہوئے ہر سات دن میں مذکورہ تمام اسمائے نبویہؐ ختم کیا کریں۔ کتاب کے اندر ہر منزل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان منزلوں کی تفصیل یوں ہے۔

۱ پہلی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۲۱ سے۔
۲ دوسری منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۴۲ سے۔
۳ تیسری منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۶۲ سے۔
۴ چوتھی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۱۸۴ سے۔
۵ پانچویں منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۰۹ سے۔
۶ چھٹی منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۲۹ سے۔
۷ ساتویں منزل کی ابتداء صفحہ نمبر ۲۴۸ سے۔

دوسرا طریقہ۔ روزانہ ایک ثُلث پڑھتے ہوئے ہر تین دن میں مذکورہ تمام اسمائے نبویہؐ ختم کیا کریں۔ کتاب کے اندر ہر ثُلث کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۱ پہلا ثُلث صفحہ نمبر ۱۲۱ سے۔ ۲ دوسرا ثُلث صفحہ نمبر ۱۶۸ سے۔
۳ تیسرا ثُلث صفحہ نمبر ۲۲۰ سے۔

تیسرا طریقہ۔ اگر فرصت ہو تو مذکورہ تمام اسمائے نبویہؐ (صفحہ نمبر ۱۲۱ سے صفحہ نمبر ۲۷۰ تک) روزانہ پڑھا کریں۔

برکاتِ مکیہ کے فائدے

کتاب برکاتِ مکیہ کے فوائد بے شمار ہیں۔ درود شریف اور اسماء نبویّہ کی برکت سے ہر حاجت پوری ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ چند اہم فوائد یہ ہیں۔ (۱) ہر مشکل آسان ہوگی (۲) لاعلاج بیماری اور ہر مرض سے شفا ہوگی (۳) تجارت و کاروبار میں بہت برکت ہوگی (۴) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (۵) سحر اور جادو کا اثر کاروبار، مال اور گھر کے افراد سے زائل ہوگا (۶) جنات کی شرارت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے (۷) عقیمہ عورت یا بے اولاد مرد پڑھے تو اولاد حاصل ہوگی (۸) نرینہ اولاد سے محروم شخص پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیٹا پیدا ہوگا (۹) سفر میں کامیابی و سلامتی حاصل ہوکر واپسی بخیر ہوگی (۱۰) ملازمت بسہولت ملے گی (۱۱) سفر یا حضر میں اپنے پاس رکھنے سے ہر شر و آفت سے سلامتی حاصل ہوگی (۱۲) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی اور پیغامِ نکاح قبول ہوگا (۱۳) دلوں کو مسخّر و تابع بنانے کیلئے نہایت مفید و نافع ہے (۱۴) گمشدہ چیز جلد ملے گی باذن اللہ (۱۵) دشمنوں اور اہل بدعت پر غلبہ حاصل ہوکر اُن کا ہر شر دفع ہوگا (۱۶) ملازمت میں ترقی حاصل ہوگی (۱۷) جس گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو درود شریف و اسماء نبویّہ کی برکت سے اس گھر کے باشندے بڑے مصائب، حوادث، غم، چوری، ڈاکے اور آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے ان شاء اللہ (۱۸) طالبعلم پڑھے تو علم میں برکت و امتحان میں کامیابی ہوگی (۱۹) حج و عمرہ کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ حج و عمرہ کی توفیق دینگے (۲۰) خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

نوٹ۔ مصنّفؒ کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے اجازت لینا تاثیر و برکات میں زیادت و اضافے کا موجب ہے۔

فہرست الموضوعات

الموضوع	الصفحة
الفائدةُ التاسعةُ فی ذکر خمس وعشرین من فوائد الصلاة وثمراتها۔	٦٥
الفائدةُ العاشرةُ یجب علیٰ کلّ مؤمن ان یکثر الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یزداد عدد صلواتہٖ علیٰ عدد ذُنوبہ ویدخل الجنة وھناك ذکر حکایةٍ نافعةٍ۔	٧١
الفائدةُ الحادیةُ عشرة قد سمّی اللہ تعالی نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم باسماءٍ کثیرة فی القرآن اشھرھا محمد واحمد۔	٧٢
الفائدةُ الثانیةُ عشرة الاسماء النبویّة المرویّة فی الاحادیث قلیلة ای خمسة او سبعة۔	٧٣
الفائدةُ الثالثة عشرة ھٰذہ الرسالة مشتملة علیٰ طریقة جدیدة وھی ذکر اسم جدید للنبی علیہ السلام عند کلّ صلاة علیہ وھناك بیان الثمرات الست عشرة العجیبة اللطیفة۔	٧٤
الفائدةُ الرابعة عشرة ھل لھٰذہ الطریقة الجدیدة دلیل یخرجھا عن البدعة۔	٨٨
الفائدة الخامسة عشرة انتخبتُ الاسماء النبویّة المذکورة فی ھٰذہ الرسالة من کُتُب کبار المحدّثین ولم ازد من عند نفسی اِلّا عِدّة اسماء۔	٩٤
الفائدةُ السادسةُ عشرة سلکتُ فیھا مسلك الاحتیاط فرفضتُ ذِکر عِدّة اَسماء لاختلاف الائمة فیھا او لکونھا مُوھِمة سُوءَ الادب۔	٩٨
الفائدةُ السابعةُ عشرة عدد الاسماء فیھا ٨٠٠ تقریبًا	

تمّت الفهرست

هذه المقدمة تبحث عن حياة العالم العلامة
والبحر الفهامة المحدث الأعظم والمفسّر الأفخم
الفقيه الأفهم الرحلة الحجّة اللغوى الأديب
صاحب التصانيف الكثيرة و التآليف الشهيرة
مستنبط علم الجلالة و مخترعه الشيخ مولانا

محمد موسىٰ الروحانى البازى

و عن آثاره العلمية الخالدة و عن خدماته
الإسلامية . رحمه الله تعالى رحمة واسعة
و طيَّبَ آثارَه .

بسم الله الرحمن الرحيم

هو العلامة الكبير بل الإمام ذو الشان العظيم نادرة الزمان سلطان القلم و البيان كان آية من آيات الله بلا فرية و نادرة من نوادر الدهر بلا مرية .

هَيهاتَ لا يأتِي الزَّمانُ بمثله

إنَّ الزمــانَ بمثلــه لبَخِيل

مكانة الشيخ محمد موسى الروحانى البازى عند الله

كان الشيخ البازى متورّعًا ، تقيًّا ، زاهدًا فى الدنيا ، مجاهدًا فى سبيل الله ، دامغًا للبدعات ، لا يخاف فى الله لومة لائم ، و له كرامات كثيرة لا تحصى لضيق المقام سوف نقتصر على ذكر بعضها فقط لتعلم مدى ما كان لشيخنا الجليل من مكانة عظيمة عند الله تعالى و عند رسول الله ﷺ .

و من كراماته أنه رابع أربعة فى تاريخ الإسلام الذى انبعثت من قبره الرائحة الذكية رائحة الجنة . و ذلك بعد أن تم دفن جثمانه الطاهر خرجت رائحة المسك و العنبر من قبره و انتشرت فى جميع المقبرة . و هذه الرائحة موجودة حتى اليوم و قد مضت سبعة أشهر مذ وفاته . فإذا ذهبت إلى مقبرته الموجودة فىميانى صاحب بلاهور تشم تلك الرائحة الذكية التى تفوح بالعطر و العنبر تنبعث من ذلك الجسد الطاهر و من هذا الثرى الطيب ثرى شيخنا الجليل الشيخ محمد موسىٰ

الروحانى البازى طيب الله آثاره .

و منها أن شيخنا الوقور رحل إلى الحج مصطحبا أسرته . و بعد الفراغ من مناسك الحج شدّ الرحال مع أسرته إلى المدينة المنوّرة . فلمّا علم شيخ الإسلام قدوة الأنام العالم الربانى الشيخ مولانا سعيد أحمد خان رحمه الله تعالى ورود الشيخ البازى الجليل إلى المدينة المنوّرة فرحّبه ترحيبا حارًّا و استدعاه مع أسرته إلى المأدبة . فلبّى الشيخ البازى المكرم الدعوة و قدم إلى داره مع أسرته حسب الموعد .

و عند ما لاقى الشيخ البازى المحترم الشيخ سعيد أحمد خان المحترم جلس عنده . و حينما رأى رجلٌ من ندماء الشيخ سعيد أحمد خان الشيخَ البازى فقام مسرعا نحو الشيخ البازى المفخم و التزمه و عانقه و قبّله و صافحه و وقّره غاية التوقير .

ثم قال له : يا معالى الشيخ ! التمس من سماحتك بكل أدب واحترام أن تسامحنى . فتعجب الشيخ البازى من حفاوته البالغة وتبجيله إياه وطلبه منه التسامح وقال له : على أىّ شئ أسامحك و لا علاقة لى بك و لا أعرفك . و ما هو السبب ؟

فأجابه الرجل : يا فضيلة الشيخ الجليل ! سامحنى أوّلًا ثم أدلّك على سبب المسامحة . فتبسّم الشيخ البازى طِبق عادته الشريفة و تلطّف فى الإجابة قائلًا بأنى سامحتك .

ففرح الرجل غاية الفرح و برقت أسارير وجهه و قال : يا شيخ ! الآن أذكر لك السبب . و هو أنى أتمتع بفضل الله و كرمه بالسكنى فى رحاب الطِّيبة الطيّبة المدينة المنوّرة زادها

الله تعالى بركة و رحمة و أمنا و هدوءًا . و قد أخبرنى بعض الزملاء بمكانتك الرفيعة و شخصيّتك البارزة فى ميادين العلم و التصنيف و التدريس و الدعوة و الإرشاد فصرت مشتاقا جدًّا لرؤيتك و لقائك .

فقبل أسبوع دخلت المسجد النبوى الشريف مع بعض زملائى . فرأك زميلى و بشّرنى قائلًا إن هذا الرجل الجميل هو الشيخ البازى المكرم الذى كنت تشتاق لرؤيته و للقائه . فرأيتك و كنتَ مشغولًا بالنوافل . فلما أمعنت النظر إلى شخصك و رأيت حلتك الشهباء و عمامتك البيضاء الفاخرة . فخطر فى قلبى بعض الخواطر بأن هذا اللباس الثمين لا يليق بالمشائخ الكرام و العلماء العظام . فما أحببت أن أصافحك و ذهبت إلى بيتى .

و فى نفس تلك الليلة رأيت فى النوم أن النبى ﷺ قد جاء عندى و وبّخنى و نبّهنى قائلًا : أظننتَ بموسىٰ هذه الظنون فاخرج من مدينتى .

فاستيقظت مندهشًا و مرتعدًا و اجتهدت للقائك فما نجحت إلّا فى هذا الوقت السعيد . فمن ثم بادرت وطلبت من معاليكم العفو و الصفح عن هذه الظنون و الوساوس السيّئة .

فرحمه الله تعالى رحمة واسعة و أسكنه بحبوحة جنة الفردوس و جزاه عن الإسلام و المسلمين خير الجزاء ما قدم من عطاء ذاخر فى ميدان العلم و المعرفة فى سبيل نصرة هذا الدين و فى سبيل العلم .

مصنفاته العلمية

كان الشيخ البازى رحمه اللّٰہ تعالى مفرد العصر و نادرة الدهر ، بحرًا فى العلوم و الفنون لا يجارى و لا يماثل ، فصيحًا بليغًا ، شاعرًا ، جامعًا للمنقول والمعقول ، مستنبط علم الجلالة و مخترعه ، نظير نفسه ، فريد الدهر ، من أذكياء العالم . له مؤلفات فريدة كثيرة مقبولة مشتملة على حقائق حقيقة و دقائق دقيقة و لطائف لطيفة و غرائب غريبة و عجائب عجيبة و مسائل فريدة و مباحث جديدة و استنباطات عظيمة ، و أسرار فنية مخفية دالة على مزية فطنته .

العالم العامل و الفاضل الكامل **إمام الحرم الشريف فضيلة الشيخ محمد بن عبد اللّٰہ السبيل** حفظه اللّٰہ تعالى دائمًا يمدح الشيخَ البازى فى مجالس علمية .

قَدِم إليه مرّةً وفد علماء الجامعة الأشرفية . فسألهم الإمام عن الشيخ البازى . فتحيّر العلماء بأنه كيف يعرف عالمًا عجميًّا . ثم قال الإمام :

” يأتى إلىّ العلماء والمشائخ من جميع نواح
العالم ولكن ما رأيتُ وما لقيتُ عالما أوسع
علمًا و أدقّ نظرًا من الشيخ البازى “ .

وقد تعددت تصانيف شيخنا الفاضل فزادت تصانيفه فى مجال العلم على مائتين كتاب فى علوم مختلفة و فنون شتّى مثل التفسير و الحديث و المنطق و الفلسفة و الهيئة القديمة و الحديثة و علم المرايا و علم الأبعاد والصرف والنحو والبلاغة و

سائر العلوم العربية و علم التاريخ و غير ذلك .

والحقيقة التى لايختلف عليها اثنان أن شيخنا الجليل ما ترك فنًّا من الفنون ولا علمًا من العلوم إلّا و ألّف فيه كتابًا أو رسالة ما يحيّر الألباب . وهذا لا يتوفر لأىّ عالم من العلماء فى هذا العصر رحم الله شيخنا الفاضل .

وفاته

و بعد صراع مع المرض رحل أوحد أهل زمانه و فرد أوانه الشيخ الجليل فى صلاة عصر الاثنين عن عالمنا . فلقى ربه بنفس آمنة مطمئنة فى السابع والعشرين من جمادى الثانية سنة ١٤١٩ هجرية الموافق التاسع عشر من أكتوبر سنة ١٩٩٨ ميلادية وهو ابن ثلاث و ستين سنة " يا أيتها النفس المطمئنة ارجعى إلى ربك راضية مرضية فادخلى فى عبادى و ادخلى جنتى " . صدق الله العظيم . و يقول رسول الله ﷺ : إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلّا من ثلاث صدقة جارية أو ولد صالح يدعو له أو علم ينتفع به .

أبناؤه

و من سعادات الشيخ البازى رحمه الله تعالى ان له أبناءً اربعة كل واحد منهم عالم فاضل بعلوم قديمة و عصرية داخلية و خارجية بتوفيق الله عز و جل . و بأدعية الوالد المشفق و بتوجهه التام و تعليمه و تربيته كل واحد منهم أنموذج له و مصداق لكلمات النبوة على صاحبها ألوف التحية من أنه إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلا من ثلاث صدقة

جارية أو ولد صالح يدعو له أو علم ينتفع به . فكأنّ المرحوم يقول على لسان الحال :

تلك آثارنا تدل علينا

فانظروا بعدنا إلى الآثار

و صحّ ما قيل : إن الولد سرّ لأبيه و كل إناء يترشح بما فيه .

فالأكبر منهم الشيخ محمد زبير الروحانى البازى خريج الجامعة الأشرفية بلاهور و فاضلُها ذهب إلى السعودية وكمّل تعليمه فى مكة المكرمة بجامعة أمّ القرٰى و عاد إلى الوطن فناب مناب الوالد الفقيد بالجامعة الأشرفية . و الثانى منهم محمد عزير الروحانى البازى خريج الجامعة الأشرفية بلاهور . كان يدرس بالجامعة الأشرفية بعد فراغه من دروس الحديث للطلبة الواردين من اوروبّا وغيرها باللغة الانكليسية . ثم رحل إلى أمريكا لإعداد رسالة الدكتوراه (بى ، ايج ، دى) . وفّقه الله لتحصيلها و تكميلها .

و الثالث منهم محمد زهير الروحانى البازى و الرابع عبدالرحمن الروحانى البازى و كلاهما فى مرحلة الاستفادة العلمية فى رحاب الجامعة الأشرفية . وفق الله الجميع لما يحب و يرضى .

و الله أسأل أن ينفعنا بعلوم شيخنا الجليل و أن يجعل علومه من الصدقات الجاريات و الباقيات الصالحات لنا و للأجيال القادمة .

مصنفِ کتابِ ہذا

شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

رحمہ اللہ تعالیٰ وطیب آثارہ

کے بارے میں چند مختصر کلمات

اوران کی زندگی کے مختصر حالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم

أمّا بعد !

هيهاتَ لايأتی الزمانُ بمثله

إنَّ الزمانَ بمثله لبخيل

ترجمہ "یہ بات بڑی بعید ہے، زمانہ ان جیسی شخصیت نہیں لائے گا۔

بیشک ایسی شخصیات کے لانے میں زمانہ بڑا بخیل ہے"۔

محدث اعظم، مفسر کبیر، فقیہ افہم، مصنف افخم، جامع المعقول والمنقول، شیخ المشائخ حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی طیب اللہ آثارہ واعلیٰ درجاتہ فی دارالسلام کی شخصیت علمی دنیا میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اپنے عہد میں دنیا بھر کے ذہین لوگوں میں سے ایک تھے۔ آپ کی علمی مصروفیات قدرت نے آپ کی تسکین کیلئے پیدا کر رکھی تھیں۔

لاریب ! ان کی شخصیت سدا یادگار رہے گی۔ اس وقت ان کی موت سے چمنستانِ اسلام اجڑ گیا ہے، علماء یتیم ہوگئے ہیں اور اہل اسلام ان کے علم وفقہ سے محروم ہوگئے ہیں۔ ان کی باتیں بے شمار ہیں، ان کے سنانے والے بھی بے شمار

ہیں۔ان کی زندگی کے مختلف گوشے لوگوں کے سامنے ہیں اور زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی مانند ہے۔

کچھ قمریوں کو یاد ہے کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستاں کے ہیں

اللہ تعالیٰ کے دربارِ جلال و جمال میں حضرت محدث اعظمؒ کا مقام

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کو عند اللہ جو مقام و مرتبہ حاصل تھا اور اس سلسلے میں آپ کو جن کرامتوں اور خصائص سے اللہ تعالیٰ نے نوازا اس پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ذیل میں اختصاراً ایک دو واقعات ذکر کئے جا رہے ہیں۔

(۱) حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر مبارک سے جنّت کی خوشبو کا پھوٹنا

تدفین کے بعد شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کی قبر اطہر اور مٹی سے خوشبو آنا شروع ہوگئی جس نے پورے میانی قبرستان کو معطر کر دیا۔دُور دُور تک فضا انتہائی تیز خوشبو سے مہکنے لگی اور یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیل گئی۔لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو اس ولی اللہ کی قبر پر حاضری دینے کیلئے اُمڈ پڑا، ملک کے کونے کونے سے لوگ پہنچنے لگے اور تبرکاً مٹی اٹھا اٹھا کر لے جانے لگے۔قبر مبارک پر مٹی کم ہونے لگتی تو اور مٹی ڈال دی جاتی۔ چند ہی منٹوں میں وہ مٹی بھی اسی طرح خوشبو سے مہکنے لگتی۔قبر کے پاس چند منٹ گزارنے والے شخص کا لباس بھی جنتی خوشبو سے معطر ہو جاتا اور کئی کئی دن تک اس لباس سے خوشبو آتی۔

یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔عالم اسلام کی چودہ صدیوں میں صحابہؓ کے دور کے بعد حضرت شیخؒ تیسری شخصیت ہیں جن کی مرقد اطہر سے جنت کی خوشبو

جاری ہوئی جو الحمدللہ سات ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک جاری ہے۔ حضرت شیخؒ اللہ تعالیٰ کے کتنے برگزیدہ اور محبوب بندے تھے انکی اس عظیم کرامت نے اس بات کی تصدیق کردی۔ یہ عظیم الشان کرامت جہاں حضرت محدثِ اعظمؒ کی ولایتِ کاملہ کی واضح دلیل ہے وہاں مسلک دیوبند کیلئے بھی قابل صد فخر بات ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کی حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے محبت

اس زمین پر عرشِ بریں کے آخری نمائندہ رحمۃ للعالمین ﷺ سے حضرت محدث اعظمؒ کی محبت وعقیدت عشق کی آخری دہلیز پر تھی۔ درسِ حدیث میں یا گھر میں نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر فرماتے تو رقّت طاری ہوجاتی، آنکھیں پُرنم ہوجاتیں اور آواز حلق میں اٹک جاتی۔

ایک مرتبہ حضرت شیخؒ بمعہ اہل وعیال حج کیلئے حرمین شریفین تشریف لے گئے۔ حج کے بعد چند روز مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ مولانا سعید احمد خانؒ (جو کہ تبلیغی جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے) کو جب آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو آپ کی بمعہ اہل خانہ اپنی مدینہ منورہ والی رہائشگاہ پر دعوت کی۔ دعوت کے دوران والد محترمؒ، مولانا سعید احمد خانؒ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص (جو کہ مدینہ منورہ ہی کا رہائشی تھا) آیا، اس نے جب محدثِ اعظم شیخ الشیوخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کو اس مجلس میں تشریف فرما دیکھا تو انہیں سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ حضرت میں آپ سے معافی مانگنے کیلئے حاضر ہوا ہوں، آپ مجھے معاف فرمادیں۔ والد ماجدؒ نے فرمایا بھائی کیا ہوا؟

میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں ، نہ کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ تو کس بات پر معاف کروں؟ وہ شخص پھر کہنے لگا کہ بس حضرت آپ مجھے معاف کر دیں۔

حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی وجہ بتلاؤ تو سہی؟ وہ شخص کہنے لگا کہ جب تک آپ معاف نہیں فرمائیں گے میں بتلا نہیں سکتا۔ تو اپنے مخصوص لب ولہجہ میں والد صاحبؒ نے فرمایا اچھا بھئی معاف کیا، اب بتلاؤ کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگا حضرت میری رہائش مدینہ منورہ میں ہی ہے۔ میں اپنے رفقاء اور ساتھیوں سے اکثر آپ کا نام اور آپ کے علم وفضل کے واقعات سنتا رہتا تھا چنانچہ میرے دل میں آپ کی زیارت وملاقات کا شوق پیدا ہوا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمنا بڑھتی گئی مگر کبھی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔

اتفاق سے چند دن قبل آپ مسجد نبوی میں نوافل میں مشغول تھے کہ میرے ایک ساتھی نے مجھے اشارے سے بتلایا کہ یہ ہیں مولانا محمد موسیٰ صاحب جن کے بارے میں تم اکثر پوچھتے رہتے ہو۔ میں نے چونکہ اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہیں تھا اس لئے میرے ذہن میں آپ کے بارے میں ایک تصور قائم تھا کہ پھٹا پرانا لباس ہوگا، دنیا کا کچھ پتہ نہیں ہوگا تو جب میں نے نوافل پڑھتے ہوئے آپ کا حلیہ اور وجاہت دیکھی (حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا لباس سادہ سا ہوتا، سفید لمبا جبہ پہنتے، شلوار ٹخنوں سے بالشت بھر اونچی ہوتی، سر پر سفید پگڑی باندھتے اور پگڑی کے اوپر عربی انداز میں سفید رومال ڈال لیتے مگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علمی جلال کے ساتھ ساتھ ظاہری جمال اور رعب بھی بے انتہاء بخشا تھا، نیز نسبتاً دراز قامت بھی تھے اس لئے اس سادہ سے لباس میں بھی آپ کی وجاہت

و شان کسی بادشاہِ وقت سے کم معلوم نہ ہوتی اور آپ کو نہ جاننے والے بھی آپ کی شخصیت سے انتہائی مرعوب ہو کر ادب سے ایک طرف ہو جاتے ۔) تو میرے ذہن میں جو پھٹے پرانے لباس کا تصور تھا وہ ٹوٹ گیا اور میرے دل میں آپ کے بارے میں کچھ بدگمانی پیدا ہوگئی چنانچہ میں آپ سے ملے بغیر ہی واپس لوٹ گیا۔

اسی رات کو خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ انتہائی غصے میں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھ سے ایسی کیا غلطی ہوگئی کہ آپ ناراض دکھائی دے رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

"تم میرے موسیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہو،
فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ"۔

میں خوف سے کانپ گیا، فوراً معافی چاہی، فرمایا

"جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا میں بھی
معاف نہیں کروں گا"۔

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بیدار ہو گیا اور اس دن سے میں مسلسل آپ کو تلاش کر رہا ہوں مگر آپ کی جائے قیام کا پتہ نہیں لگا سکا۔ آج آپ سے یہاں اتفاقاً ملاقات ہوگئی تو معافی مانگنے کیلئے حاضر ہو گیا ہوں۔ حضرت شیخؒ نے جب یہ واقعہ سنا تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔

مختصر حالات زندگی

محدث اعظم، مصنف افخم، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ

ڈیرہ اسماعیل خان کے مضافات میں واقع ایک گاؤں کٹہ خیل میں مولوی شیر محمدؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ محترم عالم و عارف اور زاہد و سخی انسان تھے، انکی سخاوت کے قصے گاؤں کے لوگوں میں زبان زدعام ہیں۔ آپ کے والدِ محترم مولوی شیر محمدؒ کی وفات ایک طویل مرض، پیٹ اور معدہ میں پانی جمع ہونے، کیوجہ سے ہوئی۔ حضرت شیخ کی عمر اس وقت پانچ سال یا اس سے بھی کم تھی۔ والد محترم کے انتقال کے بعد آپ کی پرورش آپ کی والدہ محترمہ نے کی جو کہ بہت ہی صالحہ، صائمہ اور قائمہ للہ تعالیٰ خاتون تھیں۔ آپ نے والدہ محترمہ کی نگرانی ہی میں دینی تعلیم حاصل کی، یہی آپ کے والدِ محترم کی وصیت بھی تھی۔ والد محترم مولوی شیر محمدؒ کی وفات کے بعد آپ قبر پر زیارت کیلئے حاضر ہوتے تو قبر میں سے قرآن حکیم کی تلاوت کی آواز سنائی دیتی خصوصاً ''سورۃ المُلک'' کی تلاوت کی آواز آتی۔ حدیث شریف میں سورۂ ملک کے بارے میں آیا ہے کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کیلئے شفاعت کا باعث بنتی ہے۔

یہ ان کی عجیب و غریب کرامت تھی جسے والد ماجد محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے اپنی تصنیف شدہ کتاب ''اَثمارُ التَّکمِیل'' (یہ حضرت شیخ کی تصنیف کردہ بیضاوی شریف کی شرح ''اَزہارُ التَّسہِیل'' کا دو جلدوں پر مشتمل مقدمہ ہے، اصل کتاب تقریباً پچاس جلدوں پر مشتمل ہے) میں بھی تفصیلاً ذکر فرمایا ہے۔ حضرت شیخ کے جد امجد ''احمد روحانی'' بھی بہت بڑے عالم اور صاحب فضل و کمال انسان تھے۔ افغانستان میں غزنی کے پہاڑوں کے مضافات میں ان کا مزار اب بھی مرجع عوام و خواص ہے۔

حضرت شیخ محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ نے ابتدائی کتبِ فقہ اور فارسی کی تمام کتابیں مثلاً پنج گنج، گلستان، بوستان وغیرہ گاؤں کے علماء سے پڑھیں، اس دوران گھر کے کاموں میں والدہ محترمہ کا ہاتھ بھی بٹاتے۔ گاؤں میں بارش کے علاوہ پانی کے حصول کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا آپ بعض اوقات پانی لانے کیلئے تین تین میل کا سفر کرتے۔

گاؤں میں کتابیں پڑھنے کے بعد آپ بعض علماء کے حکم پر تحصیلِ علم کیلئے تقریباً گیارہ سال کی کم عمری میں عیسیٰ خیل چلے گئے۔ تحصیلِ علم کیلئے یہ آپ کا پہلا سفر تھا۔ یہاں پر چند ماہ میں ہی آپ نے علم الصرف کی کئی کتابیں زبانی یاد کرلیں۔

اس کے بعد ابا خیل ضلع بنوں تشریف لے گئے اور دو سال میں علم الصرف کی تمام کتب فصول اکبری تک اور نحو کی کتابیں کافیہ تک اور منطق کی ابتدائی کتب مولانا مفتی محمودؒ اور خلیفہ جان محمدؒ کی زیر نگرانی ازبر کیں۔

اس کے بعد مفتی محمودؒ کے ہمراہ عبدالخیل آ گئے اور یہاں پر دو سال میں ان سے شرح جامی، مختصر المعانی، سلم العلوم تک منطق کی کتابیں، مقامات حریری، اصول الشاشی، میبذی شرح ہدایۃ الحکمۃ، شرح وقایہ اور تجوید وقرأت کی بعض کتب پڑھیں۔

مزید علمی پیاس بجھانے کیلئے آپ اکوڑہ خٹک دارالعلوم حقانیہ تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے تقریباً دو سال قیام کیا جس دوران آپ نے منطق کی تمام کتابیں ماسوائے قاضی مبارک اور فلسفہ کی تمام کتب، علم میراث، اصولِ فقہ

اور ادب عربی کی کتب پڑھیں۔ سالانہ چھٹیوں کے دوران مولانا غلام اللہ خانؒ کے دورۂ تفسیر میں شرکت کیلئے راولپنڈی آ گئے۔ اس کے بعد مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں داخلے کیلئے تشریف لے گئے۔ قاسم العلوم میں داخلے کا امتحان صدرا، حمد اللہ اور خیالی جیسی مشکل کتابوں میں زبانی دیا۔ ممتحن نے حیران ہو کر قاسم العلوم کے صدر مدرس مولانا عبد الخالقؒ کو بتلایا کہ ایک پٹھان لڑکا آیا ہے جسے سب کتابیں زبانی یاد ہیں۔ یہاں آپ تقریباً تین سال تک حصولِ علم میں مشغول رہے اور فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ، اصول اور علم تجوید وقراءاتِ سبعہ کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت شیخؒ کو اللہ جل شانہ نے بے انتہاء قوتِ حافظہ اور سریع الفہم ذہن عطا کیا تھا۔ زمانۂ طالب علمی میں ہی آپ اپنے تمام ہم جماعتوں پر فائق رہے۔ آپ کے اساتذہ آپ کی شدتِ ذکاوت، قوتِ حافظہ اور وسعتِ مطالعہ پر حیرت واستعجاب کا اظہار کرتے۔ آپ کسی بھی کتاب کی مشکل سے مشکل عبارت اور فنی پیچیدگی کو، جس کے حل سے اساتذہ بھی عاجز آ جاتے، ایسے انداز میں حل فرماتے اور فی البدیہہ ایسی تقریر فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا جیسے اس مقام پر کوئی اشکال تھا ہی نہیں۔

تدریس سے وابستہ ہونے کے بعد تمام کتبِ فنون عقلیہ ونقلیہ کے دروس میں آپ طلباء وعلماء کے سامنے اس فن کے ایسے مخفی نکات اور علومِ مستورہ بیان فرماتے کہ سننے والے یہ گمان کرنے لگتے کہ شاید آپ کی ساری عمر اسی ایک فن کے حصول وتدریس اور استحکام میں گزری ہے۔ تمام فنون میں آپ کے اسباق کی

یہی کیفیت ہوتی اور آپ اس فن کی انتہائی گہرائی میں جا کر لطائف وبدائع کو ظاہر فرماتے۔

حضرت محدثِ اعظم مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ کو جن علوم وفنون میں مکمل دسترس ومہارت حاصل تھی اس کا ذکر وہ خود بطور تحدیثِ نعمت اپنی بعض تصانیف میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

”وممّا منَّ اللّٰه تعالى عليّ التبحّر في العلوم كلها النقلية و العقلية من علم الحديث و علم التفسير و علم الفقه و علم اصول التفسير وعلم اصول الحديث وعلم اصول الفقه و علم العقائد و علم التاريخ و علم الفِرَق المختلفة و علم اللغة العربية و علم الادب العربي المشتمل على اثنى عشر فنًّا وعِلمًا كما صرح به الأدباء و علم الصرف و علم الاشتقاق و علم النحو و علم المعانى وعلم البيان وعلم البديع وعلم قرض الشعر وعلم المنطق و علم الفلسفة الارسطوية اليونانية و الإلٰهيات من الفلسفة اليونانية و علم الطبيعيات من الفلسفة اليونانية و علم السماء و العالم و علم الرياضيات من الفلسفة اليونانية و علم تهذيب الاخلاق و علم السياسة المدنية من الفلسفة وعلم الهندسة أى علم اقليدس اليونانى و علم الابعاد و علم الأكر و علم اللغة الفارسية والادب الفارسى و علم العروض وعلم القوافي و علم الهيئة أى علم الفلك البطليموسى اليونانى وعلم التجويد للقرآن

و علم ترتیل القرآن و علم القراءات " .

آپ دوران درس خارجی قصے سنانا پسند نہیں فرماتے تھے مگر اس کے باوجود مشکل سے مشکل کتاب کا درس بھی جب شروع فرماتے تو مغلق و پیچیدہ عبارات و مقامات حل ہوتے چلے جاتے اور سننے والوں پر ایسی کیفیت طاری ہوتی کہ جی چاہتا کہ درس جاری رہے کبھی ختم نہ ہو۔ یوں معلوم ہوتا جیسے حضرت شیخؒ کے علم نے طلباء پر سحر کر کے انہیں مدہوش کر دیا ہے اور انہیں وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں۔ درس جس قدر بھی طویل ہوتا چلا جاتا طلباء پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش و تازہ دم نظر آتے اور ایسا لگتا جیسے آپ نے ان میں ایک علمی قوت بھر دی ہو۔

سب سے زیادہ شہرت آپ کے درسِ ترمذی اور درسِ تفسیر بیضاوی کو حاصل ہوئی۔ دُور دراز سے طلباء و علماء آپ کے درس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے کھچے چلے آتے۔ آپ کا درسِ حدیث بعض اوقات پانچ چھ گھنٹوں تک مسلسل جاری رہتا۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی، جبکہ حضرت شیخؒ کیلئے بیٹھنا بھی مشکل ہوتا، یہی صورتِ حال رہتی اور بیماری کے باوجود کئی گھنٹوں کی تقریر کے بعد بھی آپ پر تھکن کے آثار دکھائی نہ دیتے۔ طلبہ سے فرماتے

"بھئی یہ سب علم حدیث کی برکات ہیں"۔

خاص طور پر آپ کا درسِ ترمذی پورے پاکستان بلکہ پوری دنیا میں اپنی مثال آپ تھا جس میں آپ جامع ترمذی کی ابتداء سے لیکر انتہاء تک ہر ہر حدیث کا ترجمہ کرتے، مشکل الفاظ کی صرفی ونحوی تحقیق کرتے، مآخذ بتلاتے،

محاوراتِ عرب کی تفاصیل سے مطلع فرماتے اور تمام مسائل پر انتہائی مفصل و سیر حاصل بحث بھی فرماتے۔ مسائل میں عام طریقۂ کار کے مطابق دو یا چار مشہور مذاہب کے بیان پر اکتفاء نہ فرماتے بلکہ اکثر مسائل میں آپ سات سات یا آٹھ آٹھ مذاہب بیان فرماتے، ہر مذہب کی تمام اَدِلّہ ذکر کرتے اور پھر ہر دلیل کے کئی کئی جوابات احناف کی طرف سے دیتے۔ بعض اوقات کسی فریقِ مخالف کی ایک ہی دلیل کے جوابات کی تعداد پندرہ بیس سے بھی بڑھ جاتی۔

آپ کے درس کی سب سے خاص بات "قالَ" کے ساتھ "اَقُولُ" کا ذکر تھا یعنی "میں اس مسئلے میں یوں کہتا ہوں"۔ حضرت شیخؒ کو اللہ تعالی نے استخراجِ جوابِ جدید کا بڑا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ اکثر مسائل و مباحث میں اپنی جانب سے دلائلِ جدیدہ و توجیہاتِ جدیدہ ذکر فرماتے اور وہی جوابات و توجیہات سب سے زیادہ تسلی بخش ہوتیں۔ بعض اوقات ایک ہی مسئلے میں صرف آپ کی اپنی توجیہات و جوابات کی تعداد اس مسئلے میں اسلاف سے مروی مجموعی توجیہات سے بڑھ جاتی اور ساتھ ساتھ یہ فرماتے۔

> "مولانا! یہ میری اپنی توجیہات واَدِلّہ ہیں اس مسئلہ میں، روئے زمین کی کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملیں گی۔ بڑی دعاؤں و آہ وزاری اور بہت راتیں جاگنے کے بعد اللہ تعالٰی نے میرے ذہن میں ان کا القاء والہام کیا ہے"۔

اس جلالتِ علمی کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ اپنے جوابات و توجیہات کی نسبت اپنی طرف کرنے کی بجائے اللہ تعالٰی کی جانب فرماتے تھے کہ بندہ کچھ

بھی نہیں وہی ذات سب کچھ ہے۔ یہ عاجزی وانکساری ان کی سینکڑوں تصنیف شدہ کتابوں میں بھی نظر آتی ہے۔ مصنّفین حضرات عام طور پر اپنی تصنیفات پر اپنے نام کے ساتھ مختلف القاب بھی لگاتے ہیں مگر حضرت شیخؒ نے اپنی ہر تصنیف شدہ کتاب پر عاجزی وانکساری کی راہ اپناتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ عبدِ فقیر یا عبدِ ضعیف (کمزور بندہ) لکھا جو اُن کی انکساری کی واضح مثال ہے۔ عجز وانکساری کا ساتھ حالتِ نزع میں بھی نہ چھوڑا اور ایسی حالت میں بھی زبان ادب کا دامن پکڑے انکساری وعاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اس ذات وحدہ لاشریک کو اس انداز میں پکارتی رہی۔

"إلهی أنا عبدك الضعيف".

یعنی "یا اللہ! میں تیرا کمزور بندہ ہوں"۔

حضرت محدث اعظمؒ کے اوقات میں اللہ جل جلالہٗ نے بہت زیادہ برکت رکھی تھی۔ آپ قلیل سے وقت میں کئی گنا زیادہ کام کر لیتے جس کا اندازہ آپ حضرت شیخؒ کے درسِ ترمذی سے لگا سکتے ہیں کہ ترمذی کی ہر حدیث کا ترجمہ بھی ہو تمام مشکل الفاظ کی صرفی ونحوی تحقیقات وماخذ کی توضیح بھی ہو پھر تمام مسائل پر اتنی مفصل بحث ہو جیسا کہ ابھی بیان ہوا اور ان سب پر مستزاد یہ کہ آپ سب طلباء سے کاپیاں بھی لکھواتے، چنانچہ مسلسل تقریر کرنے کی بجائے ٹھہر ٹھہر کر املاء کے انداز میں طلباء کو مسائل لکھواتے جس دوران آپ ہر جملے کو کم از کم دو یا تین مرتبہ ضرور دہراتے مگر ان سب باتوں کے باوجود وقت میں اتنی برکت ہوتی کہ جامع ترمذی سالانہ امتحانات سے قبل ہی اطمینان وتسلی سے ختم ہو جاتی اور اس کے ساتھ

ساتھ ہر طالبعلم کے پاس آپ کی مکمل درسی تقریر بھی مستقبل کیلئے محفوظ ہو جاتی۔

آپ کی زندگی میں ہی آپ کے علمی تفوّق کا اقرار بڑے بڑے علماء کرتے تھے۔ امام کعبہ شیخ معظم محمد بن عبداللہ السبیل مدظلہ ایک مرتبہ علماء کرام کی مجلس میں فرمانے لگے۔

”میں اس وقت دنیا کے مرکز (مکہ مکرمہ) میں بیٹھا ہوں۔ دنیا
بھر کے علماء میرے پاس تشریف لاتے ہیں مگر میں نے آج
تک شیخ روحانی بازی جیسا محقق و مدقّق عالم نہیں دیکھا“۔

تصنیف و تالیف کیساتھ ساتھ وعظ و تبلیغ وارشاد کے میدان میں بھی اللہ جل شانہ نے آپ سے بہت کام لیا، اس سلسلے میں آپ خود اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں۔

”واللّٰہ تعالی بفضله و منّه وفّقني للعمل بجميع انواع الدعوة و الارشاد و الحمدللّٰه و المنّة .

فقد اسلم بارشادی و جهدی المسلسل في ذلك اكثر من الفی نفر من الكفار و بايعوا علی يدی وآمنوا بان الاسلام حق و شهدوا ان اللّٰه تعالی واحد لا شريك له و دخلوا في دين اللّٰه فرادی و فوجا .

حتي رأيت في بعض الاحيان أسرة كافرة مشتملة علی عشرة اشخاص فصاعدًا أسلموا و بايعوا للاسلام علی يدی بارشادی في وقت واحد وساعة واحدة والحمدللّٰه ثم الحمدللّٰه .

و في الحديث لان يهدى الله بك رجلا واحدًا خير لك مما تطلع عليه الشمس و تغرب .

خصوصاً اسلم بارشادى و تبليغى نحو خمسين نفرًا من الفرقة الكافرة الملحدة القاديانيــة اصحاب المتنبي الكـذاب الدجال مرزا غلام احمد .

و اسلم غير واحد من الفرقة الكافرة طائفة الذكريين بارشادى ونصحى وبما بذلت مجهودى وقاسيت المشقة الكبيرة في الارشاد و التبليغ .

والفرقة الذكرية فرقة في بلادنا لايؤمنون بكون القرآن كتاب الله تعالى ولا يحجون الى كعبة الله المباركة بل بنوا بيتًا في ديار مكـران من ديار باكستان يحجون اليه و لهم عقائد زائغة .

و اما ارشادى المسلمين العصاة التاركين لأداء الزكاة و الصلوات والصوم وغيرها فله نتائج طيبة واحسن . ولله الحمد والفضل و منه التوفيق فقد تاب آلاف من المجرمين المجاهرين بالفسق من الرجال و النساء واصبحوا من مقيمى الصلوات و توجهوا الى اداء الزكوة و الصوم و الاعمال الصالحة .

و تبدلت حياتهم و انقلبت احوالهم . ولا احصى عدد هٰؤلاء التائبين لكثرتهم " .

دین اسلام کی سربلندی کیلئے آپ نے منکرین حدیث، اہل بدعت، روافض، قادیانیوں اور یہود و نصاریٰ سے کئی عظیم الشان مناظرے بھی کیے اور عالم اسلام کا سر فخر سے بلند کیا۔

ابتدائی حالات کا مشاہدہ کیجئے تو بظاہر اسباب کوئی شخص نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس نونہال کا سایہ ایک عالم پر محیط ہوگا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مشیت الٰہی حفظِ دین اور پاسبانیٔ ملت کا انتظام، ظاہری اسباب سے بالاتر کرتی ہے اور لطفِ الٰہی خود ایسے افراد کا انتخاب کرتا ہے جن سے دین حنیف کی خدمت کا کام لیا جائے۔

وفات

بروز سوموار ۲۷ جمادی الثانیہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء عصر کی جماعت میں حضرت محدثِ اعظم کو دِل کا شدید دورہ پڑا اور علم و عمل کے اس جبلِ عظیم کو اللہ تعالیٰ نے اس پُرفتن دنیا سے نجات دیتے ہوئے دارِ قرار کی طرف بلا لیا اور اس دنیاوی آزمائش میں آپ کی کامیابی اور اپنی رضا کا اعلان آپ کی قبر سے پھوٹنے والی جنت کی خوشبو کے ذریعہ دنیا میں ہی کر دیا۔

تو خدا ہی کے ہوئے پر تو چمن تیرا ہے
یہ چمن چیز ہے کیا سارا وطن تیرا ہے

حضرت شیخؒ نے تریسٹھ ۶۳ برس عمر پائی۔ آپ ایک عالم باعمل، عارف باللہ، باضمیر اور باکمال انسان تھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "مومن وہ ہے جس کو دیکھ کر خدا یاد آ جائے"۔ آپ کی نگاہِ پُرتاثیر سے دلوں کی کائنات بدل جایا کرتی تھی، آپ کی صحبت میں چند لمحے گزارنے سے اسلام کے عہد زرّیں کے

بزرگوں کی صحبتوں کا گمان ہوتا تھا۔ حضرت شیخؒ میں قرونِ اولیٰ والی سادگی تھی۔ ان کو دیکھ کر قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ آنکھوں میں تدبر کی گہرائیاں، آواز میں سنجیدگی و متانت کا آہنگ، دری پر گاؤ تکیے کا سہارا لئے حضرت شیخؒ کو معتقدین کے سامنے میں نے اکثر قرآن و حدیث کے اَسرار و رموز کھولتے دیکھا۔

یوں تو موت سنتِ بنی آدم ہے اور اس سے کسی کو مفر نہیں، یہاں جو بھی آیا جانے ہی کیلئے آیا۔ مگر کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی موت صرف فردِ واحد کی موت ہی نہیں بلکہ پوری ملت کی موت ہوتی ہے۔

"موتُ العالِم موتُ العالَم"

خصوصاً اگر رخصت ہونے والے کا وجود دنیا کیلئے باعثِ رحمت ہو، ان کی ذات سے عالم اسلام کی خدمات وابستہ ہوں تو انکا صدمہ ایک عالم کی بے بسی، بے کسی و محرومی اور یتیمی کا موجب بن جاتا ہے۔

فروغِ شمع تو باقی رہے گا صبح محشر تک
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

حضرت شیخؒ کی رحلت سے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ محفل اجڑ گئی، ایک باب بند ہو گیا، ایک بزم ویران ہو گئی، ایک عہد ختم ہو گیا، ایک روایت نے دم توڑ دیا، زندگی کو حرکت و عمل دینے والا خود ہی اس دنیا میں جا بسا جہاں سے کوئی واپس نہیں آیا اور جو دار العمل نہیں دار الجزاء کی تمہید ہے۔

باغ باقی ہے باغباں نہ رہا
اپنے پھولوں کا پاسباں نہ رہا

کارواں تو رواں رہیگا مگر

ہائے وہ میر کارواں نہ رہا

ایسے وقت میں جبکہ اسلام ہر طرف سے طرح طرح کے فتنوں میں گھرا ہوا ہے اور ایسی حالت میں جبکہ اہل اسلام کو انکی رہبری کی مزید ضرورت تھی، وہ اپنے بے شمار چاہنے والوں کو روتا دھوتا چھوڑ کر اس ظالم دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے روٹھ گئے۔

داغِ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی

اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

سعید بن جبیرؒ حجاج بن یوسف کے "دستِ جفا" سے شہید ہوئے تھے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے "البدایہ والنہایہ" میں ان کے بارے میں حضرت میمون بن مہران کا قول نقل کیا ہے "سعید بن جبیرؒ کا انتقال اس وقت ہوا جبکہ روئے زمین پر کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اُن کے علم کا محتاج نہ ہو"۔

نیز امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے "سعید بن جبیرؒ اس وقت شہید ہوئے جبکہ روئے زمین کا کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو اُن کے علم کا محتاج نہ ہو"۔

آج صدیوں بعد یہ فقرہ محدثِ اعظم شیخ المشائخ مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ پر حرف بحرف صادق آ رہا ہے۔ وہ دنیا سے اس وقت رخصت ہوئے جب اہل اسلام ان کے علم و فقہ کے محتاج تھے، اہل دانش کو انکے فہم و تدبر کی احتیاج تھی اور علماء ان کی قیادت و زعامت کے حاجتمند تھے۔ انکی تنہا ذات سے دین و خیر کے اتنے شعبے چل رہے تھے کہ ایک جماعت بھی اس خلا کو پُر کرنے سے قاصر

رہے گی۔

آپ نے جس طور کُل عالم کی فضاؤں کو علمی وروحانی روشنی سے منور کیا اس کی بدولت اہل حق کے قافلے ہمیشہ منزلوں کا سراغ پاتے رہیں گے۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

عبدِ ضعیف محمد زہیر روحانی بازی عفا اللہ عنہ وعافاہ
ابن شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسی روحانی بازیؒ
ربیع الاوّل ۱۴۲۰ھ مطابق جون ۱۹۹۹ء

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

البركات المكية

فى

الصلوات النبوية

لإمام المحدّثين نجم المفسّرين زبدة المحقّقين
العلّامة الشّيخ مولانا محمّد موسى الرّوحانى البازى
رحمه الله تعالىٰ وطيّب آثاره

الله

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمدُ لله ربِّ العالمين والصّلاةُ والسلامُ
حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو پالنے والا ہے سارے عالم کا۔ اور صلاۃ و سلام ہو

علیٰ رسولہٖ محمّدٍ و اٰلہٖ و اَصحابہٖ اجمعین۔
اس کے رسول محمد پر اور ان کے سب آل و اصحاب پر۔

امّا بعد۔ فھٰذہٖ رسالۃٌ مُبارکۃٌ عالیۃٌ و
امّا بعد ۔ یہ ایک رسالہ ہے مبارک و عالی مرتبہ

صَحیفۃٌ یتیمۃٌ سامیۃٌ فی الصّلواتِ و التسلیماتِ
اور صحیفہ ہے بے مثال ، بلند شان والا نبی علیہ السلام کے

النبویّۃ الشریفۃ علیٰ حسب عَدَدِ الأسماءِ المحمدِیّۃ
شریف درود و سلام میں ، نبی علیہ السلام کے اسماء عالی شان کی تعداد

المنیفۃ سَمّیتُھا "بالبَرکات المکیّۃ فی الصَّلواتِ
کے مطابق۔ میں نے اس کا نام رکھا ہے " البرکات المکیّۃ فی الصَّلواتِ

النبویّۃ۔ عَدَدَ الأسماءِ المحمّدیّۃ۔" و انّما سمّیتُھا
النبویّۃ عددَ الاسماءِ المحمدیّۃ " ۔ میں نے اس کا نام

بالبرکات المکیّۃ لکون المشیرِ بجمعہا و تالیفہا والآمرِ
مکّہ کی طرف منسوب کرکے برکاتِ مکیّہ اس لیے رکھا کہ اس کے جمع و تالیف کا مشورہ دینے

بترتیبہا و تصنیفہا اَحدَ عُلماءِ مکّۃ المبارکۃ و
والے اور اس کی تصنیف کا حکم دینے والے مکہ مکرمہ کے علماء میں سے ایک عالم ہیں ۔

ھو العالمُ العظیمُ و الفاضلُ الفخیمُ الذی مَضَت حیاتُہ
اس عالم کبیر و فاضل کی ساری زندگی گزری مسلمانوں اور

فی خدمۃ المسلمین لا سیّما خدمۃ اھل العلم و
بالخصوص اہل علم و صالحین کی خدمت

الصّالحین و عاشَ باذلاً مجہودہ طوالَ الملوَین فی
کرنے میں۔ وہ عالم شب و روز کوشاں رہتے تھے

اِکرام ضُیوف ربِّ الثقلَین القادِمین فی الحرمَین
اللہ تعالیٰ کے اُن مہمانوں کے اکرام و تعظیم میں جو حرمین شریفین میں

الشریفَین اَعنِی الشیخ الکریم مولانا محمد مَسعود
آتے ہیں یعنی شیخ کریم مولانا محمد مسعود

شمیمؒ مدیرَ المدرسۃ الصّولتیّۃ مرکزِ الفنون
شمیمؒ جوکہ مدیر و مہتمم ہیں مدرسہ صولتیّہ کے جو فنونِ اسلامیّہ

الاسلامیّۃِ و دارِ العلوم و المعارفِ الدینیّۃ فی
کا مرکز ہے اور معارفِ دینیّہ و علومِ دینیّہ کا مرجع ہے

مکّۃ المبارکۃ لکن قبل اَن اُقدِّم الی حضرتہ
مکہ مکرمہ میں۔ لیکن (افسوس) قبل اس کے کہ میں ان کی

العَلیّۃِ ھٰذہ الصحیفۃَ المبارکۃَ السنیّۃ انتقل
خدمتِ عالیہ میں یہ مبارک رسالہ پیش کرتا

الی جوارِ رحمۃ اللّٰہ یوم الاحد السابع و العشرین من
مولانا شمیم وفات پاگئے بروز اتوار بتاریخ ستائیس ٢٧

شعبان سنۃ ١٤١٢ من الھجرۃ النبویّۃ الموافق لاوّل
شعبان سنہ ١٤١٢ ھ مطابق یکم

مارس سنة ١٩٩٢م جعل الله تعالى قبره روضةً
مارچ سنہ ١٩٩٢م ۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر جنّت کا

من رياض الجنّة انه تعالى ذُو الفضل و المغفرة و
باغیچہ بنادے اللہ جل جلالہ فضل و مغفرت و

المنّة ۔ أسأل الله تعالى أن يجعل رسالتى هٰذه
احسان والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ وہ میرے اِس رسالہ کو

مقبولةً متداوِلةً بين المسلمين ومكرّمةً حبيبةً
مقبول و مشہور کردے مسلمانوں میں اور اسے محبوب بنادے

الى المصلّين المتّقين و وَسِيلةً مُوصلةً الى ذُروة
متّقین درود شریف پڑھنے والوں کے نزدیک۔ اور اللہ تعالیٰ بنادے اس رسالے کو بلند سعادتوں

السّعادات وذريعةً مُبلِّغة الى زيادة الدرجات
تک اور عالی شان درجات تک پہنچانے کا وسیلہ و ذریعہ۔

انه تعالى بالاجابة جديرٌ وعلى كلّ شئ قديرٌ۔
اللہ تعالیٰ دعاء قبول کرنے والا ہے اور ھر شئے پر قادر ہے۔

أكتُب هٰذِه الكلمات ضَحوَةً يوم الثلاثاء و انا
میں یہ کلمات لکھ رہا ہوں دوپہر سے کچھ قبل بروز منگل ۔ اِس وقت

مقيمٌ فى مكّة المكرّمة مجاوِرٌ لِلكعبة المعظّمة
میں مقیم ہوں مکہ مکرمہ میں اور مجاور ہوں کعبہ شریفہ کا۔

كأنّى جالسٌ فى ظِلّ بيت الله وظِلّ بَركات المسجد
گویا کہ میں بیٹھا ہوں بیت اللہ اور مسجد حرام کی برکات کے سایہ

الحرام و تحت غَمامِ رَحمةِ الله الكريم المنعام
میں اور اللہ تعالیٰ کریم اور بڑے انعام والے کی رحمت کے بادل کے نیچے

وذٰلك فى يوم عيد الفطر السعيدِ سنة ١٤١٣ھ
بروز عید الفطر سنہ ١٤١٣ھ

٢٣ مارس سنة ١٩٩٣م ۔ أشكرُ الله تعالى و
موافق ٢٣ مارچ سنہ ١٩٩٣ء ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و

أَحمدہٗ علیٰ اَن شرَّفَنی مع بعض اھل بیتی باداء
حمد کرتا ہوں کہ اس نے مشرف فرمایا مجھے گھر کے بعض افراد سمیت ماہِ

العُمرۃ فی شھر رمضان و بزیارۃ البیتِ العتیقِ
رمضان میں عمرہ ادا کرنے سے اور بیت اللہ شریف

العظیم الشان و اَسألُ اللہ عزَّ و جلَّ سؤالَ متضرِّعٍ
کی زیارت سے۔ اور اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ سوال کرتا ہوں

معترفٍ بأنّہ لاحولَ و لا قوّۃَ اِلّا باللہ اَن یحفظ
اور معترف ہوں کہ قوت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے کہ حفاظت فرمائے

سُکّانَ کلِّ بیتٍ کانت فیہ ھٰذہ الصّحیفۃُ
ہر اس گھر کے سُکّان کی جس میں یہ نیک صحیفہ

السعیدۃُ و اَن یُجیرَھم مِن کلّ قلَقٍ و فرَقٍ و
موجود ہو۔ اور یہ کہ بچائے انہیں ہر غم و خوف سے

من شرّ ماخلَق و مِن اَن یُوھِّلھم الاَعداءُ و
اور مخلوق کے ہر شر سے۔ نیز بچائے انہیں اس سے کہ انہیں ڈرائیں دشمن

المفسِدون و الفَسَقُ و مِن اَن یُبتَلوا باصابۃ شیٍٔ
مفسدین و فُسّاق۔ اور اس سے کہ ان پر مصیبت آئے

من الحریق و الحرَق و من اَن تنوبَھم محنۃُ الغَصَبِ
آگ جلنے اور آگ لگنے کی۔ اور اس سے کہ انہیں پہنچے آفت غصب

و السَّرَقِ و من اَن تَعرُوھم نُکبۃُ الصَّواعِق
اور چوری کی۔ اور اس سے کہ انہیں درپیش ہو جائے آسمانی بجلی اور پانی میں غرق

و الغَرَقِ۔ آمنین مُبتھجین کأنّھم آلُوا الی حصنٍ
ہونے کی آفت۔ وہ ایسے امن و خوشی میں ہوں گویا کہ وہ ساکن ہیں مضبوط قلعہ

حَصِینٍ و رُکنٍ رصینٍ و قرارٍ مَکینٍ و حِرزٍ
میں۔ قوی رکن، محفوظ آرام گاہ، تسلّی بخش

مَتینٍ و مَقامٍ اَمینٍ۔ و أسألہٗ جلَّ جلالُہٗ اَن
حفاظت اور مقامِ امن میں۔ اور سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ

يَجعل كلَّ منزلٍ كانَ فيه هذا الكتابُ المباركُ
کردے ہر اس گھر کو جس میں موجود ہو یہ مبارک کتاب

محفوفًا بالسَّعادةِ و مكنوفًا بالسيادة و ملفوفًا
سعادت میں گھرا ہوا، سیادت (سرداری) کے احاطہ میں اور اللہ تعالیٰ کے

بحُسن الارادةِ و أن يُنزِل فيه السعادات الزاخرة
نیک ارادوں میں لپٹا ہوا۔ اور یہ سوال ہے کہ نازل کرے اس منزل میں سعادتیں، زیادہ،

العاطرة الكافية و الخَيرات الهامرة الوافرة الوافية و
معطّر، کافی۔ اور خیرات برسنے والی، کثیرہ، مکمّل۔ اور

البركات الباهرة العامرة و العافية و أسأل الله جلَّ
برکات ظاہر، آباد کرنے والی اور عافیت بھی۔ اور سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ

مجدُه أن يؤمن بالسُّرور و السلامة و بالعِزّ و الفَخامة
سے یہ کہ امن عطا کرے خوشی، سلامتی، عزّت، عظمت،

و بانكشاف ظِلام الظُّلمِ و انقشاع غَمامِ الغَمِّ
ظلم کی تاریکی اور غم کے بادل ہٹنے کی صورت میں

مَن صاحَبَته هذه الصحيفةُ في الحَضر و السَّفر
ہر اس شخص کو جس کے پاس ہو یہ صحیفہ حضر و سفر میں

و مَواقع الأهوال و الضَّرر مُطمئِنًّا اطمينان مَن آوى
اور مَواقع خوف و ضرر میں۔ تاآنکہ وہ کامل طور پر مطمئن ہو جائے

إلى رُكنٍ شديدٍ و عِزٍّ جديدٍ و ظِلٍّ مَديدٍ
اس شخص کی طرح جس نے پناہ لی ہو رکن قوی کی، نیز جدید عزّت، گھنے اور طویل سائے

و معاذٍ وَكيدٍ و أن يَمنَح العافيةَ و الاستقامةَ
اور مستحکم پناہ گاہ کی۔ اور یہ سوال ہے کہ عطا کرے عافیت و استقامت،

و الطمانينةَ و الكرامةَ مَن رافقته هذه
اطمینان و شرافت ہر اس مسلمان کو جس کے پاس ہو یہ

الرسالةُ في أمكِنةِ امتِداد الفِتَن و اشتِداد
رسالہ طویل فتنوں، شدید تکلیفوں کی

المِحَن و مَواطِنِ الخَوف و أزمات الزَّمَن حتی یَسکن
جگہوں میں اور خوف و مصائب زمانہ کے مواقع ہیں۔ تاآنکہ اسے اس شخص

سکونًا و یرتاح ارتیاحَ مَن حَلّ بأکرمِ المراحِل و
کی مانند سکون وراحت حاصل ہو جائے جو نازل ہو مقاماتِ شرافت اور

آنَس المنازل و تَمسّك بأوثق الملاجئ و أوفق المَناجِیْ
منازلِ اُنس و محبت میں۔ اور معتمد ہو مضبوط پناہ گاہ اور موافق نجات گاہ پر۔

و أسأله تعالیٰ و سُبحانَه أن یَعصِمَ تالِی هٰذه الأسماء
اور کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کہ بچائے اِن اَسماء مبارکہ کے

المبارکة مع الصلوات و التسلیمات من کُلّ هَمٍّ
پڑھنے والے کو درود و سلام سمیت ہر غم،

و بلاءٍ و نصَبٍ و حُزنٍ و آفةٍ و تعَبٍ و أن یُجیبَ
بلاء، سختی، رنج، آفت و محنت سے۔ اور یہ سوال کہ قبول

الله تعالیٰ له کلَّ دعاءٍ مِن کفایةِ المهمّات و
کرے اس کی ہر دعاء مثلاً ہر مشن کی تکمیل،

دفعِ البلیّات و قضاءِ الحاجات و رفع الدرجات
دفعِ بلایا، حاجات کا پورا ہونا، درجات کا بلند ہونا،

و حَلّ المشکلات و کشفِ الحطمات و سترِ
حلِّ مشکلات، سختیوں کا ازالہ، عیوب کی

العَورات و تأمینِ الرَّوعات و التخلّصِ مِن
پردہ پوشی، خطروں کا ازالہ، آفات سے

الآفات و النَّجاةِ من الحوادث و المصائب و
خلاصی، مصائب سے نجات، اور

النَّجاحِ فی ترَقّی المقامات و المراتب و أن یَفتَح له
کامیاب ہونا منصب اور عہدہ کی ترقی پانے میں۔ اور سوال ہے اللہ تعالیٰ سے یہ

أبوابَ الفلاحِ و الفوزِ بالحظّ الأکملِ و النّصیبِ
کہ کھول دے کامیابی کے دروازے بڑے حصے اور کامل نصیب کے حصول کے

الاجزلِ من العزِّ الواسعِ النِّطاقِ و الشرف المرتفع
سلسلے میں واسع عزّت سے، بلند و بالا شرافت

الرّواقِ و الرّأيِ السّديدِ و القبولِ الوطيد و العَيْش
سے، صحیح رائے، محکم قبولیت سے اور وسیع

الرّغيدِ من الحلالِ العَتيدِ و أدعُو اللهَ تعالىٰ أن
مقرّر حلال رزق سے۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں

يُنفِّس عن المواظِب على قراءتها وتلاوتها كلَّ
کہ دُور کرے اس کتاب کے دائمی قاری سے دنیا

كُربةٍ من كُرَب الدنيا و العقبىٰ و يُبلِّغه فى كل
و آخرت کی ہر سختی کو۔ اور یہ دعا کہ پہنچائے اُسے ہر

مارام الغايةَ العليا و الأمدَ الاقصىٰ و ان يبهّجه
مقصود میں نہایت بلندی و منتہا تک۔ اور یہ کہ خوش حال

بالبشرىٰ فى الأولىٰ و الأخرىٰ ويهَب له يومَ الدِّين الفَلاحَ و
کر دے اسے بشارت سے دونوں جہانوں میں۔ اور عطا کرے اسے آخرت میں فلاح

الزيادةَ فى الحسنىٰ۔ ربّنا! مِنّا الدُّعاءُ ورَجاءُ اِجابةِ
اور ہر حسنہ میں زیادتی۔ اے اللہ! ہمارے بس میں ہے دعا اور قبولیتِ دعا

الدَّعوات و منك القبولُ و اقالةُ العثرات و
کی امید۔ اور آپ کے اختیار میں ہے قبولیّت اور غلطیاں معاف کرنا۔

قد قلتَ۔ يا ربّنا! انا عند ظَنِّ عبدِى بى
آپ نے فرمایا ہے اے اللہ! کہ میں بندے کے گمان کے پاس ہوں۔

فليظُنَّ بى ما شاء۔ فنحنُ يا ربّنا! نظُنُّ بك
پس اسکی مرضی ہے جو گمان کرے میرے بارے میں۔ پس ہمارا اے اللہ! آپ کے بارے میں یہ ظن ہے

اَن تجيبَ دعاءَنا و ترحَمنا بل نستيقن انّك
کہ آپ دعا قبول کرتے ہیں اور ہم پر رحم فرماتے ہیں۔ بلکہ ہمیں یقین ہے

تقبلُ الدُّعاءَ و تعفُو عنّا و تُعافينا متوكّلين
قبولیّتِ دعاء و عفو و معافات کا۔ آپ کے احسان و حلم پر

عَلٰی مَنِّكَ وَحِلْمِكَ وَ مُعْتَمِدِیْنَ عَلٰی جُوْدِكَ وَكَرَمِكَ
توکل کرتے ہیں اور آپ کے جود و کرم پر اعتماد کرتے ہیں۔

وَكَیْفَ لَا نَسْتَیْقِنُ قَبُوْلَ الدُّعَاءِ وَ فِی الْحَدِیْثِ
اور ہمیں کس طرح قبولیت دعاء کا یقین نہ ہو جب کہ حدیث شریف

الشَّرِیْفِ۔ اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُسْتَیْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ۔
میں ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے وقت قبولیت کا یقین رکھو۔

رَوَاهُ الْاِمَامُ التِّرْمِذِیُّ فِی الْجَامِعِ ذِی الْعَرْفِ الشَّذِیِّ
یہ حدیث امام ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع میں ذکر کی ہے۔

وَذٰلِكَ بِبَرَكَةِ مَا ذُكِرَتْ فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ
ان برکات کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ میں مذکور ہیں

مِنَ الصَّلَوَاتِ الْمُبَارَكَاتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ الطَّیِّبَاتِ
مبارک صلوات و تسلیمات طیبہ

وَالتَّبْرِیْكَاتِ الزَّاكِیَاتِ وَالثَّنَاءِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
و تبریکات عالیہ اور نبی علیہ السلام کی ثنا و

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِكْرِ اَسْمَائِهِ الْفَاخِرَاتِ اِذِ الصَّلَاةُ
مدح اُن کے معظّم اسماء کے ذریعہ۔ کیوں کہ آپ

وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ۔ یَا رَبَّنَا!
کے نبی و حبیب علیہ السلام پر صلاۃ و سلام کے اے اللہ!

فَوَائِدُ مَرْوِیَّةٌ فِی الْاَحَادِیْثِ لَا تُحْصٰی وَعَوَائِدُ
فوائد مروی ہیں احادیث میں بے شمار اور برکات

مَنْقُوْلَةٌ فِی الْاَخْبَارِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ لَا تَخْفٰی
منقول ہیں اخبار نبویہ میں جو کہ مخفی نہیں ہیں۔

رَبَّنَا! اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ
اے اللہ! آپ ہی دعا قبول کرنے والے ہیں۔ نیز درجات بلند کرنے والے،

وَمُقِیْلُ الْعَثَرَاتِ وَكَافِی الْمُهِمَّاتِ وَقَاضِی الْحَاجَاتِ
لغزشیں معاف کرنے والے، ہر مُہمّ کی کفالت کرنے والے، حاجات پوری کرنے والے،

وكاشفُ الآفات ودافعُ البَلِيّات ومُفرّجُ
آفات دور کرنے والے، مصائب دفع کرنے والے، مشکلات و

المشكلات والحُطمات وقاشعُ حِجاب الظُّلُمات
شدائد کا ازالہ کرنے والے، تاریکیوں کا پردہ ہٹانے والے۔

وفاتحُ أبوابِ المعارفِ السَّرمدِيَّةِ القُرانيّةِ
نیز کھولنے والے ہیں دروازے قرآن کے دائمی علوم کے،

والعوارفِ الرُّوحانيّةِ والنَّفحاتِ الايمانيّةِ و
عطایا روحانیہ کے، برکات ایمانیہ کے،

الحِكَمِ البالغةِ والنِّعَمِ السابغةِ۔ رَبَّنا! تقبَّل منّا
اعلیٰ حکمتوں اور کامل نعمتوں کے۔ اے اللہ! ہماری دعا قبول فرما

ولا تُزِغ قلوبنا بعد اِذ هدَيتَنا انّكَ سَمِيعُ الدُّعاءِ
اور ہمارے دلوں کو کج نہ فرما ہدایت حاصل ہونے کے بعد۔ آپ ہی دعا سننے والے

وسَرِيعُ الاجابةِ للنِّداء۔ ياحليمُ ياعليمُ ياعليُّ
اور جلدی سے قبول کرنے والے ہیں۔ اے حلیم، علیم، علی،

ياعظيمُ! انتَ المستعانُ ولا حولَ ولا قوّةَ
عظیم! آپ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ عمل حسنات اور احتراز از گناہ کی قوت

اِلّا بكَ۔ ياحيُّ ياقيّومُ! نَستغيثُ برحمتكَ
آپ ہی دیتے ہیں۔ یا حی یا قیوم! آپ کی رحمت کے ذریعہ مدد مانگتے ہیں۔

۔ يارَبَّنا۔ صَلِّ وسَلِّم علىٰ خَيرِخلقكَ محمّدٍ وآلِهٖ
اے اللہ! مسلسل صلاۃ وسلام بھیجیے افضل خلق محمد پر اور ان کی آل

واصحابِهٖ ومَن تبِعهم باحسان۔ ما طلَعَ شارِقٌ
واصحاب پر اور ان کے متبعین پر، جب تک سورج طلوع کرے

ولَمَعَ بارِقٌ وما ذَكَرَكَ الذّاكِرونَ وشَكَرَكَ
اور ستارے چمکیں اور جب تک آپ کا ذکر کریں ذاکرین اور شکر کریں

الشّاكِرُونَ
شاکرین۔

امّا بعدُ حمدہٖ تعالیٰ والصَّلاۃِ والسَّلامِ علی النبیِّ
اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی علیہ السلام پر صلاۃ

صلّی اللہ علیہ وسلّم فدُونك قبلَ سَردِ الأسماء النّبویّۃِ
و سلام کے بعد۔ لیجیے بیانِ اسماءِ نبویّہ عالیہ سے

المنیفۃ مع الصَّلوات و التّسلیمات الشریفۃ عِدّۃ فوائِد
قبل ساتھ صلوات و تسلیماتِ شریفہ کے یہ چند فوائد ہیں

مُہمّۃٍ نافعۃٍ متعلِّقۃ بالصَّلاۃ والتسلیم علی النبیّ صلی
اہم و نافع، متعلق درود شریف و تسلیماتِ

اللہ علیہ وسلم اَذکرُھا قبلَ الشرُوع فی المقصود تکثیرًا لِسَواد
نبویّہ ۔ میں انہیں ذکر کرتا ہوں مقصود شروع کرنے سے قبل جماعتِ مصلّین

المصلّین وترغیبًا للمشتاقین وترھیبًا للغافلین وایقاظًا
کی تکثیر اور مشتاقین کی ترغیب کی خاطر۔ نیز غافلوں کو غفلت سے ڈرانے اور اعراض کرنے

للمعرِضین وتحریضًا لطالبی الخیر الجلیل والاجر الجزیل
والوں کو بیدار کرنے کے لیے۔ نیز طالبینِ خیرِ عظیم و اجرِ کثیر

علی العمل القلیل والعَناء الضَّئیل وتنویھًا بشان ھٰذہ
بر عملِ قلیل و مشقّتِ حقیر کو رغبت دلانے کے طور پر۔ نیز اس صحیفۂ عالیہ و رسالۂ

الصّحیفۃِ العَلیّۃ و الرّسالۃ البَہیّۃ۔
فائقہ کی شانِ عالی کے اظہار کی خاطر۔

الفائدۃ الاولیٰ الصَّلاۃُ وَ التسلیم علی النبی صلی اللہ
پہلا فائدہ ۔ نبی علیہ السلام پر صلاۃ و سلام پڑھنا بڑی

علیہ وسلم مَنقبۃٌ شریفۃٌ ومرتبۃٌ ذاتُ فضائل منیفۃ
فضیلت اور بلند مرتبہ ہے درود و سلام پڑھنے

للمصلّی المسلِّم فطوبیٰ ثم طوبیٰ لمن اکثر من ذٰلک ۔
والے کے لیے۔ پس مبارک ہے وہ شخص جو کثرت سے درود پڑھے۔

ویکفی لاثبات فضیلۃ الصّلاۃ والسلام اَنّ
صلاۃ وسلام کی فضیلت ثابت کرنے کے لیے کافی ہے

اللہ تعالیٰ یُصَلِّیْ وَیُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّہٖ علیہ السلام وکذا
یہ بات کہ خود اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے نبی علیہ السلام پر

ملائکتہ علیہم الصلاۃ والسلامُ۔
صلاۃ و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔

وَاَنَّ اللہَ عَزَّ و جلَّ قد اَمَرَ المؤمِنین بذٰلک
اور یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو قرآن مجید میں صلاۃ وسلام

فی القُراٰن المجید فقال یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
پڑھنے کا امر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مؤمنو! تم نبی علیہ السلام پر

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ والامرُ للوجوب و اَدنیٰ مُقتضی الامر
صلاۃ وسلام بھیجا کرو۔ امر وجوب یعنی فرضیت پر دال ہوتا ہے اور اس کا

کونُھا سُنّۃً او مَندُوبۃً۔
ادنیٰ تقاضا سُنّیت و استحباب ہے۔

الفائدۃ الثانیۃ قد اختلف العلماءُ فی حُکمِ الصَّلاۃ
دوسرا فائدہ - علماء کرام کا اختلاف ہے نبی علیہ السلام پر

عَلَی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضُھم انّھا فرضٌ
درود پڑھنے کے حکم میں۔ بعض علماء کے نزدیک یہ فی الجملہ

فی الجملۃ بغیرِ حصرٍ وقال بعضُھم فرضٌ علی الانسان
فرض ہے حصر وشمار کے بغیر۔ اور بعض کے نزدیک ہر مسلمان پر یہ فرض ہے

اَن یأتی بھا مرّۃً فی دَھرِہٖ مع القدرۃ علی ذلک۔
کہ وہ عُمر میں ایک مرتبہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجے بشرطیکہ اسے قدرت ہو۔

قال ابنُ عبد البرِّ تجِبُ الصَّلاۃُ مرّۃً فی العُمرِ فی
چنانچہ حافظ ابنِ عبد البرّؒ کا قول ہے کہ عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا

صلاۃٍ او فی غیرِ صلاۃٍ وھی مثلُ کلمۃِ التوحید وھو
فرض ہے خواہ نماز کے اندر ہو یا نماز سے باہر۔ پس یہ مثل کلمۂ توحید ہے۔ یہی

مَحکِیٌّ عن ابی حنیفۃؒ کما صرّح بہ ابو بکر الرازیؒ۔
مذہب منقول ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے حسب تصریح ابو بکر رازی رحمہ اللہ۔

وَنُقِلَ ایضًا عن مالکٍ والثوریّ والاوزاعیّ اعنی
اور یہی قول منقول ہے امام مالکؒ، سفیان ثوریؒ اور اوزاعیؒ سے یعنی

وجوبَہا فی العُمرِ مرّۃً واحدۃً لانّ الامرَ المطلَق المذکورَ فی
عمر میں ایک مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے۔ کیونکہ مذکورہ صدر آیت میں مذکور

الآیۃِ المتقدِّمۃِ لا یقتضی تکرارًا و الماھیّۃُ تحصل
امر تکرار کا مقتضی نہیں ۔ اور نفس ماہیت ایک بار پڑھنے

بالصّلاۃِ مرّۃً وھو قولُ جُمھورِ الاُمّۃِ ۔ کذا فی القول البدیع
سے حاصل ہوجاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور امت کا ۔ یہ تفصیل مذکور ہے سخاوی کے

للسخاویؒ ۔
قول بدیع میں ۔

وقال القرطبیّ وابنُ عطیّۃَ اِنّ الصّلاۃ علی النبی
قرطبیؒ و ابنِ عطیہؒ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام پر

صلّی اللّٰہ علیہ وسلم فی کُلّ حالٍ واجبۃٌ ای ثابتۃٌ و
درود بھیجنا ھر حالت میں شرعًا واجب ہے یعنی ثابت

لازمۃ) وجوبَ السُّنَنِ المؤکّدۃ التی لا یَسَع لاحدٍ
مثلِ ثبوت ولزومِ سُنَنِ مؤکّدہ جن کے ترک کی شرعًا گنجائش نہیں ہے ہے

ترکُھا ولا یَغفلہا اِلّا مَن لا خیرَ فیہ ۔
اور ان کی ادائیگی سے وہی شخص غفلت کرتا ہے جو خیر سے خالی ہو۔

وقال الطحاوی وجماعۃٌ من الحنفیّۃ و الشافعیّۃ
امام طحاویؒ اور حنفیّہ و شافعیّہ میں سے ایک جماعت

انّھا تجب کُلّما سمِع ذکرَ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم
کی رائے میں درود شریف واجب ہے جب بھی نبی علیہ السلام کا ذکر

او ذَکرَہٗ بنفسہ ۔
غیر سے سُنے یا خود ذکر کرے ۔

وقال الطبریؒ انّھا من المستحبّات مطلقًا و
لیکن امام طبریؒ کہتے ہیں کہ درود شریف مطلقًا مستحب ہے۔

ادّعی الطبری الاجماعَ علی ذلك -

طبریؒ نے اس قول پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے -

وأيسر الاقوالِ وخيرُها القولُ الوسطُ وهو وجوبُها

اِن تمام اقوال میں آسان و بہتر متوسّط قول ہے۔ وہ یہ کہ ہر

عند ذِكرِه صلی الله علیه وسلم فی مجلسٍ اوّلَ مرّةٍ ونَدبُها

مجلس میں پہلی مرتبہ نبی علیہ السلام کے ذکر کے وقت درود پڑھنا واجب ہے اور اس کے

لو تكرّر ذِكرُه صلی الله علیه وسلم فی ذلك المجلس كذا فی

بعد درود شریف مستحب ہے جب کہ نبی علیہ السلام کا ذکر اس مجلس میں مکرر ہو جائے۔ شروحِ

بعض شروح الهداية وقد صرّح العلّامة القاریؒ بذلك -

ھدایہ میں ایسا ہی درج ہے اور ملّا قاریؒ کی تصریح بھی ایسی ہے -

الفائدة الثالثة

الصّلاةُ علی النبیّ صلی الله علیه

تیسرا فائدہ - نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا جامع ہے

وسلم تجمع البركاتِ الدنيويّةَ والأخرويّةَ الظاهرةَ والباطنةَ

ہر قسم کی برکاتِ دنیوی و اُخروی ، ظاہری و باطنی

الماليّةَ والبدنيّةَ وقد وردت فيها احاديثُ كثيرةٌ و

مالی و بدنی کے لیے۔ درود شریف کی فضیلت میں بہت سی احادیثِ نبویہ منقول

دُونَكَ عِدّةً احاديث مباركةٍ فتفكّر فيها وتدبّر۔ تزدد

ہیں۔ ان میں سے چند احادیثِ مبارکہ یہ ہیں۔ تم ان میں غور و فکر کرو ، ان سے

رغبةً فی الصّلواتِ والتّسليمات ومحبّةً لها۔

دل میں درود و سلام کے شوق و محبت میں بہت اضافہ ہوگا۔

(١) عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه

ابو ھریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت

وسلم مَن صَلّی علیّ واحدةً صلّی الله علیه عشرًا۔ رواه

کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

مسلم والترمذی -

(٢) عن عبد الله بن عمرؓو قال مَن صلّٰى على النبيّ
عبداللہ بن عمروؓ کا موقوف قول ہے کہ جو مسلمان نبی علیہ السلام پر

صلّى الله عليه وسلّم واحدةً صلّى الله تعالىٰ
ایک مرتبہ درود شریف بھیجے اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ

عليه وملائكته بها سبعين صلاةً۔ رواه احمد باسنادٍ
اور فرشتے اس شخص پر ستّر بار صلاۃ (رحمت ودعا) بھیجتے ہیں۔ امام احمدؒ

حسنٍ وهو موقوفٌ وحكمه الرّفع اذ لا مجالَ للاجتهاد
نے بسند حسن اس کی روایت کی ہے۔ یہ حدیث موقوف ہے لیکن حدیثِ

فيه۔
مرفوع کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ اجتہاد کی اس میں گنجائش نہیں ہے۔

(٣) عن انسؓ قال قال رسولُ الله صلى الله عليه
انسؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں

وسلم مَن صلّٰى عَلَيّ واحدةً صلّى الله عليه عشرَ
کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس

صَلَواتٍ وحُطّت عنه عشرُ سيّئاتٍ ورُفِعت له
رحمتیں نازل فرماتے ہیں. نیز اس کے دس گناہ معاف کیے جاتے ہیں اور دس

عشرُ درجاتٍ۔ رواه النسائي وابنُ حبان في صحيحه۔
درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

(٤) عن انسؓ قال قال رسولُ الله صلى الله عليه و
انسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ

سلم مَن صلّٰى عَلَيّ مائةً كتب الله بين عينيه
جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں

براءةً من النفاق وبراءةً من النار واسكنه
کے درمیان نفاق اور دوزخ سے براءت لکھ دیتے ہیں اور قیامت

يوم القيامة مع الشهداء۔ رواه الطبراني في الاوسط۔
کے دن اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائیں گے۔

۵ عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیؓ نبی علیہ السلام کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ

مَن صَلّٰی علیّ صلاۃً کَتَبَ اللہُ لہ قِیراطًا والقیراطُ مثلُ
جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اس کے لیے ایک قیراط ثواب

اُحُد۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنّفہ۔
لکھ دیتے ہیں۔ وہ قیراط وزن و حجم میں اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

۶ عن ابی بکر الصدیقؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ
ابوبکر صدیقؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت

علیہ وسلم مَن صلّٰی علیَّ کنتُ لہ شفیعا یومَ
کرتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے میں اس کے لیے قیامت کے دن

القیامۃِ۔ رواہ ابن شاھین۔
شفاعت کروں گا۔

۷ عن جابرؓ مرفوعًا مَن صلّٰی علیَّ فی کلّ یومٍ
جابرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر

مائۃَ مرّۃٍ قضی اللہُ لہ مائۃَ حاجۃٍ سبعین منہا لآخرتہ
روزانہ سو مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمادیتے ہیں۔ جن میں ستر

والثلاثین منہا لدنیاہ۔ رواہ ابن مندہ۔ قال الحافظ ابو
حاجتیں آخرت سے متعلق ہوتی ہیں اور تیس حاجتیں دنیا سے وابستہ

موسی المدینی انہ حدیث غریب حسن۔
ہوتی ہیں۔

۸ عن ابن عباسؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
ابن عباسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں

وسلم مَن قال "جَزَی اللہُ عنّا محمدًا صلی اللہ علیہ و
کہ جو شخص یہ درود ایک بار پڑھ لے "جَزَی اللہ عنّا محمدًا بما ھو اھلہٗ"

سلم بما ھو اَھلُہ" اَتعَبَ سَبعِینَ ملکًا الفَ صباحٍ۔
اس نے ہزار دنوں تک ستر فرشتوں کو تھکا دیا ثواب

رواہ ابو نعیمٍ وغیرہ۔ والضمیرُ فی اھلہ راجعُ الی اللہ تعالیٰ
لکھنے کی وجہ سے۔ اس کی روایت ابونعیم وغیرہ نے کی ہے۔لفظ "اھلہ" میں ضمیر

او الیٰ محمدٍ صلّی اللہ علیہ وسلّم کما قال المجدُ اللغوی۔
غائب راجع ہے اللہ تعالیٰ کی طرف یا نبی علیہ السلام کی طرف۔

(۹) عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ
ابوھریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں

وسلّم مَن صَلّیٰ عَلَیَّ فی کتابٍ لم تزل الملائکۃُ
کہ جو شخص کسی کتاب میں درود لکھ دے فرشتے مسلسل اس کے

یَسْتَغفِرون لہ مادامَ اسمِی فی ذٰلك الکتابِ۔ رواہ
لیے اس وقت تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں جب تک میرا نام

الطبرانی۔
اس کتاب میں لکھا ہوا ہو۔

(۱۰) عن ابن عمرؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ و
ابنِ عمرؓ نبی علیہ السلام کا یہ قول ذکر کرتے

سلم زیّنوا مجالسکم بالصّلاۃ علیَّ فانّ صلاتکُم علَیَّ
ہیں کہ اپنی مجلسوں کو مزیّن کرو درود شریف سے کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا

نورٌ لکم یوم القیامۃ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس۔
تمہارے لیے قیامت کے دن موجبِ نُور ہے۔

(۱۱) عن عبد اللہ بن بُسرٍؓ قال قال رسولُ اللہ صلی
عبد اللہ بن بُسرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث

اللہ علیہ وسلم الدعاءُ کلّہٗ محجوبٌ حتّی یکون
روایت کرتے ہیں کہ ہر دعا قبولیّت سے محروم ہوتی ہے اِلّا یہ کہ اس کی

اوّلہ ثناءً علی اللہ عزّ وجلّ وصلاۃً علی النبیّ صلّی
ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی علیہ السلام پر درود

اللہ علیہ وسلّم ثم یدعو فیُستجاب لدعائہ۔ رواہ النسائی۔
شریف ہو پھر دعا مانگی جائے تو وہ دعا قبول ہوگی۔

(١٢) عن جابرؓ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
جابرؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت کرتے

وسلّم حَسْبُ العَبدِ مِن البُخل اِذا ذُکِرتُ عندہ
ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے یہ بخل کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو جائے

اَن لا یُصلِّیَ عَلَیَّ ۔ رواہ الدیلمی ۔
اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(١٣) عن عبد اللّٰہ بن جرادؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی
ابنِ جرادؓ نبی کریم علیہ السلام کا یہ ارشاد بیان

اللّٰہ علیہ وسلّم حُجُّوا الفرائضَ فانّہا اَعظمُ اَجرًا مِن
کرتے ہیں کہ فرائض (فرض احکام) ادا کیا کرو۔ کیوں کہ ان کا

عشرین غزوۃً فی سبیل اللّٰہ و انّ الصلاۃَ علیّ تعدِل
اجر خدا کی راہ میں بیس غزوات سے بھی زیادہ ہے۔ اور درود شریف کا

ذا کلّہ ۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس ۔
ثواب ان سب کے برابر ہے۔

(١٤) وعن ابی اُمامۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلّی
ابو امامہؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

اللّٰہ علیہ وسلم اَکثِروا من الصّلاۃ علیَّ فی کلّ یوم
روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو ہر

جُمعۃٍ فانّ صلاۃَ اُمّتی تُعرَض علیَّ فی کلّ یوم
جمعہ کے دن۔ کیونکہ اپنی امت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے ہر

جمعۃٍ فمن کان اکثرَھم علیَّ صلاۃً کانَ
جمعہ کے دن۔ پس مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا مسلمان (بروزِ قیامت)

اَقربَھم مِنّی منزلۃً ۔ رواہ البیھقی بسندٍ حسنٍ۔
سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔

(١٥) وعن انسؓ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
حضرت انسؓ نبی علیہ السلام کی یہ حدیث روایت

وسلم صلّوا علیَّ فانّ الصّلاۃَ علیَّ کفّارۃٌ لکمو
کرتے ہیں کہ مجھ پر درود شریف بھیجا کرو۔ کیوں کہ درود تمہارے

زکاۃٌ فمَن صَلّٰی علیَّ صلاۃً صلّی اللہ علیہ عشرًا۔
گناہوں کا کفّارہ اور زیادتِ مال و پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ پس جو شخص

کذا فی القول البدیع۔
مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

(١٦) وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
ابو ھریرہؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد روایت کرتے

علیہ وسلّم صَلّوا علیَّ فانّ الصَّلاۃَ عَلیَّ
ہیں کہ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیوں کہ درود شریف تمہارے

زکاۃٌ لکم۔ رواہ ابنُ ابی شیبۃ۔
لیے ہر شئے میں برکت و طہارت و نموّ کا سبب ہے۔

قد عُلِم مِن ھٰذَین الحدیثَین انّ الصَّلاۃَ
ان دو حدیثوں (١٥، ١٦) سے معلوم ہوا کہ درود شریف

کفّارۃٌ للذنوب و زکاۃٌ للمصلّی و برکۃٌ لہ وطہارۃٌ
گناہوں کا کفّارہ ہے اور درود بھیجنے والے کے لیے ترقی، برکت

لہ مِن الرذائل۔
اور ہر قسم کے رذائل سے پاک ہونے کا وسیلہ ہے۔

(١٧) وعن انسؓ قال قال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ
انسؓ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ ارشاد روایت

وسلّم اِذا نَسِیتُم شَیْئًا فصَلّوا علیَّ تذکُروہُ
کرتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو۔ درود شریف

اِنْ شاء اللہ تعالیٰ۔ اخرجہ ابوموسیٰ المدنیّ بسندٍ
پڑھنے سے وہ چیز یاد آجائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ضعیفٍ۔ کذا فی القول البدیع۔

(١٨) وعن ابی ھریرۃؓ قال مَن خَاف علیٰ نفسِہ
ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو نسیان کا خطرہ ہو

النِّسْیَانَ فلیُکثِر الصَّلاۃَ علیٰ النبیِّ صلّی اللہ
(نسیان میں مبتلا ہو) تو وہ شخص (بطورِ علاجِ نسیان) کثرت سے درود

علیہ وسلّم۔ اخرجہ ابن بشکوال بِسنَدٍ منقطع۔ ذکرہ
شریف پڑھا کرے۔

العلامۃ السخاویؒ۔

قد ظہر مِن ھٰذَین الاثرین اَنَّ الصّلاۃَ علی
مذکورہ صدر دو حدیثوں (نمبر ١٧ اور نمبر ١٨) سے واضح ہوا کہ درود

النَّبیِّ علیہ الصلاۃُ و التسلیمُ تُزِیل النِّسْیان و
شریف نسیان کو دور کرتا ہے اور قوتِ حافظہ بڑھاتا

تَزِید فی القُوّۃ الحافظۃ وھٰذہٖ مَنفعۃٌ کبیرۃٌ و
ہے۔ یہ درود شریف کا بڑا نفع ہے۔ کیونکہ

لایَخفیٰ علیٰ ذوی الألباب انّ النسیان مما یُبتلیٰ
دانشوروں پر یہ بات مخفی نہیں کہ نسیان میں بہت

بہ کثیرٌ من الناس و یحتاجُون الی دفعہ و اِزالتِہ
سے لوگ مبتلا ہوتے ہیں اور وہ محتاج ہوتے ہیں ازالۂ نسیان کے

لاسیّما العلماء و طلبۃ العلم الذین یشتَغلون
خصوصًا اہلِ علم و طلبۂ علم جو مشغول رہتے ہیں

بِحفظِ العُلوم و الفُنون و یبذلون الجھدَ فی العمل
حفظِ علوم و فنون میں اور کوشاں ہوتے ہیں ایسے عمل و علاج میں

بما یزید فی الذاکرۃِ و الحافظۃِ فمَن اَراد علاجَ
جو زیادہ اور تیز کرے ان کی قوتِ حافظہ کو۔ لھذا جو شخص نسیان کا

النسیانِ فعلیہ بکثرۃِ الصّلاۃ و التسلیم علی
علاج کرنا چاہے تو اس پر لازم ہے کہ کثرت سے درود و سلام بھیجے

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر۔

الفائدۃُ الرابعۃُ اختلف العلماءُ فی اَنّ صلاتنا
چوتھا فائدہ علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ ہمارے

ھل تنفع النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم اَمْ لا قال
درود شریف سے نبی علیہ السلام کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں۔

ابن حجرؒ فی الدّرّ المنضود قال جمعٌ فائدتُھا للمصلّی
ابنِ حجرؒ علماء کی ایک جماعت کا یہ فتویٰ نقل کرتے ہیں کتاب درِمنضود میں

فقط لدلالتھا علی نُصوح العقیدۃِ وخُلوص النیّۃ
کہ صلاۃ کا فائدہ صرف مصلّی کو ہوتا ہے۔ کیونکہ درود شریف دلالت کرتا ہے

و اظہار المحبّۃ آھ۔
پڑھنے والے کے پاک عقیدے، خلوصِ نیّت اور اظہارِ محبّت پر۔

وقال بعضُ العلماءِ لا بُعد ولا استحالۃ فی
لیکن بہت سے علماء کا قول ہے کہ اس بات میں کوئی بُعد نہیں کہ درود

حصول نوعٍ من الفائدۃ لہ صلّی اللہ علیہ وسلم
شریف سے نبی علیہ السلام کو بھی کسی خاص نوع کا فائدہ

مِن صلاۃ المصلّی اذ فی الصّلاۃِ طلَبُ زیادۃِ الدّرجات
حاصل ہوتا ہو۔ کیوں کہ درود شریف میں نبی علیہ السلام

لہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ولا غایۃ لفضل اللہ و
کے لیے بلندیٔ درجات کی دعا ہے اور اللہ کے فضل و انعام کی

اِنعامِہ وھو صلی اللہ علیہ وسلّم لا یزال دائمً
کوئی نہایت نہیں۔ اور نبی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مدارجِ قُرب

الترقّی فی حضرات القُرب ومَعارج الفضل فلا بِدعَ
و فضل میں ہر لحہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔ پس کوئی تعجب نہیں

اَن یحصل لہ بِصلاۃ اُمّتِہ زیاداتٌ فی ذٰلک۔
اس بات میں کہ امّت کے درود سے نبی علیہ السلام کو مزید ترقی حاصل ہو جائے۔

وفی المواھب اللدنیۃ قال الشافعیؒ ما من عمل
کتاب مواہب میں امام شافعی رحمہ اللہ کا یہ قول درج ہے کہ امت کے

یعملہ احدٌ من اُمّۃ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم الّا
ہر کارِ خیر میں نبی علیہ السلام اصل و

وَالنبیُّ اَصلُ فیہ فجمیعُ حسناتِ المؤمنین فی
ماٰخذ ہیں۔ پس مؤمنین کی تمام نیکیاں نبی

صحائف نبیّنا صلّی اللہ علیہ وسلم زیادۃٌ علی مالہٗ
علیہ السلام کے نامۂ اعمال میں ان کے اپنے ذاتی اجر پر زیادات

مِن الاَجر۔ انتہٰی۔
و اضافہ ہیں۔

الفائدۃُ الخامسۃ

پانچواں فائدہ

اعلم انّ ذکرَ التسلیم بعد
یاد رکھیے کہ درود شریف کے

الصّلاۃ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم و اِن
وقت صلاۃ کے بعد سلام کا ذکر اگرچہ لازم نہیں ہے

کان غیرَ لازمٍ عند جمہور العلماء کما صَرَّح بذلك
جمہور علماء کے نزدیک جیسا کہ شیخ الاسلام

شیخُ الاسلام ابن تیمیّۃ رحمہ اللہ لکنّ ترکہ سُوءُ
ابنِ تیمیہؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ لیکن ترکِ سلام

ادبٍ وحِرمان عن البرکۃ العظیمۃ والاَجر الجزیل۔
بے ادبی ہے اور محرومی ہے برکتِ کبیرہ و ثوابِ عظیم سے۔

کما حکی الحافظ السخاویؒ فی القول البدیع عن
چنانچہ حافظ سخاویؒ کتاب قول بدیع میں یہ

ابی سلیمان محمد بن الحسین الحرّانیؒ قال رأیتُ النبیَّ
حکایت کرتے ہیں ابو سلیمان محمد بن حسین سے۔ (ابو سلیمان کہتے ہیں) کہ

صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی یا ابا سلیمان
میں نے نبی علیہ السلام کی زیارت کی خواب میں۔ تو فرمایا اے ابو سلیمان!

إذا ذكرتني في الحديث فصلّيتَ عليَّ ألّا تقول
جب تم حدیث میں میرے ذکر کے وقت مجھ پر درود بھیجتے ہو تو "وَسَلَّمْ"

"وسلم" وهي اربعةُ أحرُفٍ بكل حرفٍ عشرُ
کیوں نہیں کہتے۔ یہ چار حرف ہیں۔ ہر حرف کے بدلے دس حسنات کا

حسناتٍ تترك اربعين حسنةً ۔
ثواب ملتا ہے۔ اس طرح تم چالیس حسنات ترک کرتے ہو۔

الفائدة السّادسة

ينبغي لكلّ كاتبٍ أن
چھٹا فائدہ — ہر کاتب کے لیے مناسب و

يكتُب الصّلاةَ والتسليمَ على النبيّ صلى الله
بہتر ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ و السلام کے نام کے ساتھ صلاۃ و

عليه وسلم كلّما كتبه ولا يقتصر بالصّلاةِ
سلام بھی ضرور لکھے اور صرف زبان سے پڑھنے پر

عليه بلسانه فانّ له بذلك اعظمَ الثّوابِ و
اکتفاء نہ کرے۔ کیونکہ صلاۃ و سلام کی کتابت سے اُسے

أدومه ۔
بڑا اجر و دائمی ثواب ملتا ہے۔

فعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال
ابو ھریرہ رض نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد

رسولُ الله صلى الله عليه وسلّم مَن صلّى عليَّ
روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کسی کتاب میں

في كتابٍ لم تزل الملائكةُ يستغفِرون له مادام
(میرے نام کے ساتھ) صلاۃ و سلام لکھ دے تو فرشتے اس کے لیے اس

اسمي في ذلك الكتاب ۔ رواه الطبراني في الاوسط
وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود ہو۔

والخطيبُ في شرف أصحابِ الحديث وقد تقدّم ذكره۔
خطیب نے کتابِ شرف اصحاب الحدیث میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اس کا بیان گزر گیا ہے۔

وفی روایۃٍ اُخری لهذا الحدیث مَن کتَب فی کتابه
ایک اور ارشاد ہے نبی علیہ السلام کا کہ جو شخص کتاب میں یہ لکھ دے

"صلّی اللّٰہ علیه وسلّم" لم تزل الملائکۃُ تستغفِر
"صلی اللہ علیہ وسلم" فرشتے اس کے لیے اس وقت تک مغفرت

له مادام فی کتابه ۔ قول بدیع ۔
کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک یہ الفاظ کتاب میں موجود ہوں ۔

الفائدۃُ السّابعۃُ قد اتّفق العُلماءُ علی جواز
ساتواں فائدہ ۔ علماء کبار کا اتفاق ہے اس بات پر کہ

اِطلاق لفظ "السَّیِّد" عَلٰی نبیِّنا علیه السلام وعلٰی
لفظ "سیّد" کا اطلاق نبی علیہ السلام پر اور کسی قوم کے شریف

کلِّ شریفٍ کبیرِ قومٍ فقد صَحَّ قولُه صلّی اللّٰه
اور سردار پر شرعًا جائز ہے ۔ نبی علیہ السلام کا

علیه وسلّم "انا سَیِّدُ وُلدِ آدم" وقولُه علیه السلامُ
ارشاد ہے "انا سیّد ولدِ آدم" میں کُل اولادِ آدم کا سردار ہوں ۔

للحسنؓ انّ ابنِی هٰذا سَیِّدٌ ۔ وقوله علیه السلام
نیز حسنؓ کے بارے میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ میرا یہ بیٹا سیّد (سردار) ہے ۔ نیز سعدؓ بن معاذ

لِقَومِ ...... سَعدٍؓ : قُومُوا الٰی سَیِّدِکم ۔ وورد
کے بارے میں انصار کو یہ حکم دیا کہ اٹھو اپنے سیّد (سردار) کے لیے ۔ نیز

قولُ سهل بن حنیفؓ للنبیِّ صلّی اللّٰه علیه وسلم
سہل بن حنیفؓ نے ایک بار نبی علیہ السلام سے کہا

یا سَیِّدِی ۔ فی حدیثٍ عند النسائی فی عمل الیوم
۔ یا سیّدِی ۔ یہ روایت امام نسائی نے ذکر کی

و اللیلۃ وقول ابن مسعودؓ اَللّٰهم صَلِّ علٰی سَیِّد
ہے ۔ نیز ابن مسعودؓ کا ہے یوں درود شریف پڑھتے تھے ۔ اے اللہ

المرسلین ۔ کذا فی القول البدیع ۔
درود شریف بھیجے سید المرسلین پر ۔

واختلفوا فی زیادۃ قول المصلی "سیدنا" قال المجد
باقی علماء کا درود شریف میں لفظِ "سیدنا" کے بڑھانے میں

اللغوی الظاہر انہ لا یقال فی الصلاۃ اتباعاً للفظ الماثور
اختلاف ہے۔ صاحبِ قاموس کہتے ہیں کہ نماز کے اندر درود شریف میں

انتھٰی۔
منقول الفاظ کا اتباع کرتے ہوئے سیدنا کا اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔

وقال البعض زیادتہ ادبٌ وتوقیرٌ مطلوبٌ شرعاً و
بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کا اضافہ کرنا چاہیے۔ یہ شرعاً ادب اور مطلوب

قال البعض ان الاتیان بسیدنا سلوکُ الادب وترکُ
تعظیم ہے۔ دیگر بعض علماء نے یہ بہترین فیصلہ کیا ہے کہ "سیدنا" کا ذکر درود میں

الاتیان بہ امتثالُ الامر فعلی الاول مستحبٌ دون
ادب کا تقاضا ہے اور اس کا ترک حکم نبوی کی تعمیل ہے۔ کیونکہ منقول درود شریف میں اس کا ذکر

الثانی کذا حکی عن الشیخ عز الدین بن عبد السلامؒ۔
نہیں ہے پس اس لفظ کا ذکر مستحب ہے باعتبارِ اول نہ کہ باعتبارِ ثانی۔ یہی فیصلہ منقول ہے شیخ عز الدینؒ سے۔

قال الحافظ السخاویؒ فی القول البدیع و قول
حافظ سخاویؒ قولِ بدیع میں لکھتے ہیں کہ مُصلّی کے "صلِّ

المصلین" اللّٰھم صلِّ علی سیدنا محمدٍ" فیہ الاتیانُ
علیٰ سیدنا" کہنے میں دو فائدے ہیں۔ اوّل تعمیلِ

بما اُمِرنا بہ وزیادۃُ الاخبار بالواقع الذی ھو ادبٌ فھو
امر۔ دوم مطابقِ واقع طریقۂ ادب کا اظہار۔ لہٰذا

افضلُ من ترکہ۔ اھ۔ واثبت ابنُ حجرٍؒ فی الدر المنضود
"سیدنا" کا ذکر افضل ہے ترکِ ذکر سے۔ ابنِ حجرؒ نے بھی درِ منضود میں

انّ الافضل زیادۃ لفظ "سیدنا"۔ وافتی شیخُ الاسلام
افضل قرار دیا ہے "سیدنا" کے ذکر کو۔ ابن تیمیہؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ اس کا

ابن تیمیۃؒ بترکھا لعدم ذکرہ فی الصلوات المأثورۃ واطال فیہ۔
ترک افضل ہے کیوں کہ منقول صلوات میں اس لفظ کا ذکر نہیں ہے۔

حاصلُ هٰذه العبارات المتعارضة انّ امرَ هٰذا اللفظ
ان عبارات متعارضہ کا حاصل یہ ہے کہ لفظ "سیّدنا" کا معاملہ

سَهلٌ و فی حکمہ الشرعی سعۃٌ و انّہ لاحرجَ شرعًا
آسان ہے اور اس کے حکمِ شرعی میں وسعت ہے۔ لہٰذا شرعًا کوئی حرج نہیں

فی زیادۃ هذا اللفظ مع اسم النبیّ علیہ السلام ولا فی
نہ اس لفظ کے ذکر میں نبی علیہ السلام کے نام کے ساتھ اور نہ اس کے

ترکِہ۔ اِذ کلٌّ واحدٍ من الطریقین قد ذَهَب الیہ
ترک میں۔ کیونکہ ہر ایک طریقہ کی طرف ذہاب کیا ہے

جمعٌ من عُلماءِ الحقّ۔ فالتَّشدِیدُ فی ذکر هٰذا
علماء کی ایک جماعت نے۔ پس تشدُّد کرنا اس لفظ کے

اللفظ او فی ترکِہ و انکارُ احدِ الفریقین علی الفریق
ذکر میں یا ترک میں اور ایک فریق کا دوسرے فریق پر شدید انکار

الاٰخر ممّا لا ینبغی۔
کرنا غیر مناسب ہے۔

الفائدۃ الثامنۃ
اختلف العلماءُ فی انّ الصلاۃَ
آٹھواں فائدہ۔ درود شریف کے بارے میں

علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم هل هی مقبولۃٌ
علماء کرام کا یہ اختلاف ہے کہ کیا وہ بہرحال مقبول

لا محالۃ اَو هی منقسمۃٌ الی المقبولۃ و المردودۃ مثل
ہوتا ہے یا وہ دیگر حسنات (نیک کام) کی طرح مقبول

سائر الحسنات المنقسمۃ الی المقبولۃ و المردودۃ۔
و غیر مقبول کی طرف منقسم ہوتا ہے۔

ذَهَب بعضُهم الی القول الثانی و آخرون الی القول
بعض علماء نے قول دوم کی طرف اور بعض نے قول اوّل کی طرف ذہاب

الاوّل۔ قال بعضُ العلماءِ اِنّ الصّلاۃَ علی النبیِّ صلّی اللہ
کیا ہے۔ قول اوّل والے علماء کہتے ہیں کہ درود شریف ہر مسلمان کا

عليه وسلم مقبول لهٗ قطعًا من كُلِّ اَحدٍ سواءٌ كان
دائمًا مقبول ہی ہوتا ہے خواہ وہ مخلص و حاضر القلب

حاضرَ القلب اوغافلًا۔ وذلك لحديثَين ذكرهما بعض
ہو یا غافل ہو۔ ان کا یہ قول مبنی ہے دو حدیثوں پر جو

العلماء۔
بعض علماء نے ذکر کی ہیں۔

الاوّلُ قولُہ علیہ الصّلاۃ والسلام عُرِضَت علیّ
حدیثِ اوّل یہ کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ مجھ پر امت کے

اَعمالُ اُمّتِیْ فوجدتُّ منها المقبولَ والمردودَ اِلّا
نیک اعمال پیش کیے گئے، اُن میں کچھ اعمال مقبول تھے اور کچھ مردود، سوائے

الصّلاۃَ علَیّ۔
درود کے کہ وہ مقبول ہی ہوتا ہے۔

والثانی قولُہ علیہ السلام کلُّ الأعمالِ فیها
حدیثِ دوم یہ کہ نبی علیہ السلام کا ایک اور ارشاد ہے کہ سب طاعات میں

المقبولُ والمردودُ اِلّا الصلاۃ علَیّ فانها مقبولۃٌ غیرُ
بعض مقبول ہوتی ہیں اور بعض مردود، سوائے درود شریف کے کہ وہ مقبول

مردودۃٍ۔
ہی ہوتا ہے۔

واجاب الفرقۃُ الأخرٰی انّ الحدیث الاوّل
قولِ ثانی والے علماء ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ پہلی حدیث محدثین

مردودٌ غیر مقبول اذ لا سند لہ۔ قال الحافظ السیوطیؒ
کے نزدیک مقبول نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ بے سند ہے۔ حافظ سیوطی

فی الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتهرۃ هٰذا الحدیث
رحمہ اللہ کتاب درر منتثرہ میں لکھتے ہیں کہ مجھے اس

لم اَقِف لہ علی سندٍ۔ واَمّا الحدیثُ الثانی فقال
حدیث کی کوئی سند نہیں ملی۔ باقی حدیث ثانی کے بارے میں

ابن حجرؒ انّہ ضعیفٌ۔ کذا فی تمییز الطیب من الخبیث۔
ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ وہ نہایت ضعیف ہے۔

الفائدۃُ التّاسعۃُ لِلصّلاۃِ علی النبیِّ صلّی
نواں فائدہ - نبی علیہ الصلاۃ و السلام پر درود

اللہ علیہ وسلّم فوائدُ کثیرۃٌ وثمراتٌ عالیۃٌ لاتُعدُّ
شریف بھیجنے کے بہت فوائد اور بے شمار بلند

ولا تُحصٰی نذکرُ منہا ھٰھنا فوائدَ متعدِّدۃً ترغیبًا
ثمرات ہیں۔ یہاں ہم ذکر کررہے ہیں ان میں سے صرف چند فوائد

للناظرین وتبشیرًا للمصلّین۔
ناظرین کی ترغیب اور درود پڑھنے والوں کی بشارت کے طور پر۔

الأُولٰی - انّہا امتثالُ امرِ اللہ تعالٰی حیث اَمَرَنا فی
فائدہ (۱) درود بھیجنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ کیوں کہ

القرآن الشریف اَن نُصلِّی ونُسلِّم علی النبیّ صلّی
اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن شریف میں نبی علیہ السلام پر درود

اللہ علیہ وسلّم۔
و سلام بھیجنے کا امر فرمایا ہے۔

الثانیۃُ - مُوافقۃُ اللہِ عزّ وجلّ و مُوافقۃُ
فائدہ (۲) اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی موافقت کی سعادت

ملائکتِہٖ فی الصّلاۃِ علی النبیِّ صلّی اللہ علیہ
حاصل ہوتی ہے نبی علیہ السلام پر درود شریف

وسلّم لانّ اللہ تعالٰی قال فی کتابہٖ انّہ یُصلّی علی
بھیجنے سے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ وہ بھی اور فرشتے

النبیّ ویُسلِّم علیہ وکذا ملائکتُہ۔
بھی نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔

الثالثۃُ - فوزُ المصلِّی مرّۃً فیما سوی الحرم المکیّ و
فائدہ (۳) ایک بار درود شریف پڑھنے والا مسجدِ حرام

المسجدِ النبویّ بعشرِ صلوات من اللہ تعالیٰ و
و مسجدِ نبوی کے سوا کسی مقام میں اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں حاصل کرتا ہے

فی مسجد النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم بخمسین
اور مسجدِ نبوی میں درود شریف پڑھنے والا پچاس

الف صلاۃٍ وفی الحرم المکّی بمائۃِ الف صلاۃ
ہزار رحمتیں اور حرمِ مکہ مکرمہ میں ایک لاکھ رحمتیں

ربّانیۃ۔
حاصل کرتا ہے۔

الرابعۃُ۔ انّ اللہ تعالیٰ یَرفعُ لہ عشرَ
فائدہ ④ اللہ تعالیٰ ایک بار درود شریف پڑھنے پر دس

درجاتٍ۔
درجات بلند فرماتے ہیں۔

الخامسۃُ۔ انّہ تعالیٰ یکتُب لہ عشرَحسناتٍ۔
فائدہ ⑤ اور دس حسنات لکھتے ہیں۔

السادسۃُ۔انّہ تعالیٰ یمحُو عنہ عشرَ
فائدہ ⑥ اور ایک بار درود شریف پڑھنے سے اللہ

سیّئاتٍ۔
تعالیٰ دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔

السابعۃُ۔ انّھا سببٌ لغُفران الذنوب۔
فائدہ ⑦ درود شریف گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔

کما ثبَتَ فی بعض الآثار۔
جیساکہ بعض آثار میں ہے۔

الثامنۃُ۔ انّہ یُرجیٰ اِجابۃُ دعائِہ اِذا قدّمھا
فائدہ ⑧ درود شریف کے ذریعہ قبولیتِ دعا کی امید کی جاتی

امامَ الدعاءِ فالصلاۃُ تُصاعِد الدعاءَ الی اللہ تعالیٰ
ہے جب کہ دعا سے قبل درود شریف پڑھا جائے۔ پس درود شریف دعا کو اللہ تعالیٰ تک

وكان موقوفاً بين السماء والارض قبلها ۔
پہنچاتا ہے جب کہ درود شریف کے بغیر دعا آسمان و زمین کے درمیان محبوس رہوتی ہے ۔

التاسعۃُ ۔ انّها سببٌ لکفایۃِ الله العبدَ ما
فائدہ ⑨ درود شریف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفایت فرماتے ہیں

أهمّہ ۔
بندے کے ہر اہم کام کی ۔

العاشِرۃُ ۔ انّها سببٌ لِقُرب العبدِ مِن النبیّ صلّی
فائدہ ⑩ درود شریف بندے کے لیے قربِ نبی

الله علیہ وسلّم یومَ القیامۃِ ۔ وقد رُوی ذلک
علیہ السلام کا سبب ہے بروزِ قیامت ۔ یہ بات مروی ہے

فی حدیث ابن مسعودٍ رضی الله تعالیٰ عنہ ۔
ابنِ مسعودؓ کی ایک حدیث میں ۔

الحادیۃُ عشرۃَ ۔ انّها تقومُ مقامَ الصّدقۃِ لِذِی
فائدہ ⑪ درود شریف صدقہ وخیرات کے قائم

العُسرۃِ ۔
مقام ہے تنگ دست کے لیے ۔

الثانیۃُ عشرۃَ ۔ انّها سببٌ لِقضاءِ الحَوائج ۔
فائدہ ⑫ یہ قضاءِ حاجات کا سبب ہے ۔

الثالثۃُ عشرۃَ ۔ انّها زکاۃٌ للمصلّی و طہارۃٌ لہ ۔
فائدہ ⑬ یہ طہارتِ قلب و پاکیزگی باطن کا سبب ہے ۔

الرابعۃُ عشرۃَ ۔ انّها سببٌ لِتبشیرِ العبدِ
فائدہ ⑭ وہ سبب ہے بندے کے لیے

بالجنّۃ قبلَ موتِہ ۔ ذکرہ الحافظ ابوموسیٰؒ فی
بشارتِ جنت کا موت سے قبل ۔ حافظ ابو موسیٰؒ نے اس بارے میں اپنی

کتابہ و ذکر فیہ حدیثاً ۔
کتاب میں ایک حدیث ذکر کی ہے ۔

الخامسة عشرة۔ انها سبب للنجاة من أهوال
فائدہ ⑮ وہ سبب ہے نجات کا خطرات سے

یوم القیامة۔ ذکرہ ابو موسیٰؒ وذکر فیہ حدیثا۔
بروز قیامت۔ حافظ ابو موسیٰؒ نے اس سلسلے میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔

السادسة عشرة۔ انها سبب لرد النبی صلی اللہ
فائدہ ⑯ درود شریف کے سبب درود بھیجنے

علیہ وسلم الصلاۃ و السلام علی المصلی و
والے کے جواب میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام بھی دعا و

المسلم علیہ۔
سلام بھیجتے ہیں۔

السابعة عشرة۔ انها سبب لتذکر العبد
فائدہ ⑰ وہ سبب ہے بھولی ہوئی چیز کے

ما نسیہ۔ کما ورد فی بعض الآثار۔
یاد آجانے کا۔ جیساکہ بعض آثار میں وارد ہے۔

الثامنة عشرة۔ انها سبب لنفی الفقر۔ کما
فائدہ ⑱ وہ سبب ہے فقر و غربت کے ازالے کا۔

روی فی بعض الاحادیث۔
جیساکہ بعض احادیث میں مروی ہے۔

التاسعة عشرة۔ انها تنجی من نتن المجلس
فائدہ ⑲ وہ نجات کا ذریعہ ہے مجلس کی اس

الذی لا یذکر فیہ اللہ و رسولہ۔
بدبو سے جو ذکر اللہ و ذکرِ رسول کے عدم سے پیدا ہوتی ہے۔

العشرون۔ انها سبب لوفور نور العبد علی
فائدہ ⑳ وہ سبب ہے بندے کے نور کی شدت و اضافے کا

الصراط۔ وفیہ حدیث ذکرہ ابو موسیٰؒ وغیرہ۔
پل صراط پر۔ اس میں ایک حدیث ہے جو حافظ ابو موسیٰؒ وغیرہ نے ذکر کی ہے۔

الحادیۃُ والعشرون۔ انّھا سببٌ لِنیل رحمۃِ
فائدہ ۲۱ وہ سبب ہے اللہ تعالیٰ کی
اللہ لہ۔ لانّ الرحمۃَ اِمّا معنیٰ الصّلاۃِ کما قالہ
رحمت حاصل کرنے کا۔ کیوں کہ رحمت ہی صلاۃ کا معنیٰ ہے بعض
طائفۃٌ من العلماء و اِمّا مِن لوازمِھا و موجباتِھا
علماء کے نزدیک۔ یا رحمت درود شریف کے لوازم وثمرات میں سے ہے
کما قالہ غیرُ واحدٍ من العلماء و الجزاءُ من
جیسا کہ بعض علماء نے کہا ہے۔ اور جزاء از
جنس الدعاء فلابُدَّ للمصلّی من رحمۃٍ تنالہ
جنسِ دعا ہوتی ہے۔ لہذا درود بھیجنے والا ضرور رحمت پاتا
جزاءً۔
ہے بطور جزاء کے۔

الثانیۃُ والعشرون۔ انّھا سببٌ لدوامِ محبّتہ
فائدہ ۲۲ وہ سبب ہے بندے کے
للرسول صلّی اللہ علیہ وسلّم و زیادتِھا و
دل میں نبی علیہ السلام کی محبّت کے دوام کا اور محبّت کی
تضاعُفِھا۔
زیادت کا۔

الثالثۃُ والعشرون۔ انّھا سببٌ لِھدایۃِ العبدِ
فائدہ ۲۳ وہ سبب ہے بندے کی ہدایت
وحیاۃِ قلبہٖ۔
اور حیاتِ قلب کا۔

الرابعۃُ والعشرون۔ انّھا سببٌ لذکر اسم
فائدہ ۲۴ وہ سبب ہے بندے کے
المصلّی عند النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم لقولہ
ذکرِ خیر کا نبی علیہ السلام کے پاس (قبر میں) کیوں کہ حدیث

علیہ السّلامُ = انّ صَلاتکم مَعروضۃٌ عَلیّ =
شریف ہے کہ نمہارے درود شریف مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔

وقولہ علیہ السلام = انّ اللہ وَکّلَ بِقبری
ایک اور حدیث ہے کہ اللہ نے میری قبر کے پاس متعین فرمائے

ملائکۃً یُبلّغونّی عن اُمّتی السّلامَ۔ وکفیٰ
ہیں فرشتے جو مجھے میری اُمّت کا درود وسلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ اورکافی ہے

بالعبد نبلاً اَن یُذکر اسمُہ بین یدَی
بندے کے لیے یہ شرف کہ اُس کا نام ذکر کیا جائے نبی علیہ

رسولِ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
الصلاۃ والسلام کے پاس (قبر میں)۔

الخامسۃ والعشرون۔ انّھا متضمّنۃٌ لذِکر
فائدہ ۲۵ وہ متضمّن ہے ذکر اللہ

اللہ وشکرِہٖ ومعرفۃِ اِنعامِہ علیٰ عَبیدہٖ
و شکر اللہ اور انعام اللہ کی معرفت کو اپنے بندوں پر

بارسال النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ فالصّلاۃُ
کہ نبی علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ پس نبی

علی النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قد تضمّنت
علیہ الصلاۃ والسلام پر درود شریف بھیجنا متضمّن ہے

ذکرَ اللہ و ذکر رسولِہ و سؤال المصلّی اَن
ذکر اللہ کو اور ذکرِ رسول کو اور مُصلّی کے اس سوال کو کہ

یّجزیہ بصلاتِہٖ علیہ ما ھو اَھلُہ کما
اللہ تعالیٰ وہ بدلہ دے نبی کو اس درود کے ذریعہ جو اُن کے شایانِ شان ہو جس طرح

عَرّفنا ربّنا الکریمَ وصفاتِہ وھدانا الی
نبی علیہ السلام نے ہمیں اپنے ربِ تعالیٰ پر اور اس کی صفات پر مطلع کیا اور ہماری رہنمائی

مَرضاتِہٖ تعالی وسبحانَہ۔
فرمائی اللہ تعالیٰ کی رضا کے راستے کی طرف۔

الفائدۃُ العاشرۃ۔ یجب علیٰ کلّ مؤمنٍ ان
دسواں فائدہ ۔ ہر مؤمن پر لازم ہے کہ

یُکثِر الصّلاۃَ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم
نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجے

حتّیٰ یزداد عددُ صلواتِہ علی عدد ذُنوبہ ویدخُل
تاکہ صلاۃ و سلام کی تعداد اس کے گناہوں سے زیادہ ہوجائے

الجنّۃ ۔
اور وہ جنّت میں داخل ہوجائے ۔

فقد حکیٰ الحافظ السخاویؒ عن بعض العلماء انہ
اس سلسلے میں حافظ سخاویؒ نے یہ عجیب حکایت ذکر کی ہے کہ بعض

رأیٰ ابا الحفص الکاغدیؒ بعد وفاتہ فی المنام وکان سَیّدًا کبیرًا
علماء نے ابوحفص کاغدی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ ابوحفص بہت بڑے سردار تھے۔

فقال لہ ما فعَلَ اللہُ بک ؟ قال رَحِمَنی و غفرلی
اُس نے پوچھا کہ اللہ نے آپکے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ ابوحفص نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم کرتے ہوئے میری مغفرت

و آدخلنِی الجنّۃَ فقیل لہ بماذا ؟ قال لمّا وَقفتُ
فرمائی اور جنّت میں داخل کیا۔ اس شخص نے بخشش کا سبب پوچھا تو ابوحفص نے فرمایا کہ اللہ کے سامنے

بین یدَیہ امَر الملائکۃَ فحَسَبُوا ذُنوبِی و
کھڑے ہونے کے بعد اللہ نے فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ اس کے گناہوں اور

حسَبوا صلاتی علی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم
درود شریف کو شمار کرلو ۔ گننے کے بعد فرشتوں

فوجَدُوا صَلاتِی اکثر فقال لھم المولیٰ جَلّت قدرتُہ
نے میرے درود شریف کی تعداد زیادہ پائی۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتو!

حَسْبُکم یا ملائِکتِی لا تُحاسِبُوہ واذْھبوا بہ الیٰ
بس حساب کا سلسلہ بند کردو اور ابوحفص کو درود شریف

جنّتِی ۔ قول بدیع ۔
کی برکت سے میری جنت میں داخل کردو ۔

الفائدۃ الحادیۃ عشرۃ۔ قد سمّی اللّٰہ تعالیٰ
گیارہواں فائدہ ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے

نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم بأسماءٍ کثیرۃٍ فی القرآن
نبی علیہ السلام کو بہت سے اسماء (ناموں)

العظیم وغیرہ من الکتب السماویّۃ وعلی ألسنۃ
سے موسوم فرمایا ہے قرآن میں اور دیگر کتبِ سماویہ میں اور گزشتہ

أنبیائہٖ علیہم الصّلاۃ والسلام۔ واشہرُ أسمائہٖ
انبیاء علیہم السلام کی زبانوں کے ذریعہ ۔ آپ کا سب

علیہ السلام محمّد ثم أحمد۔ قالوا انّ کثرۃَ
سے مشہور نام محمد ہے پھر احمد ۔ علماء کبار کہتے ہیں

الأسماء تدُلّ علی شرف المُسمّٰی وعظمتہٖ و
کہ ناموں کی کثرت مسمّٰی کی شرافت و عظمت و

ھیبتہٖ ۔
ہیبت کی دلیل ہے ۔

قال القاضی عیاضؒ إنّ اللّٰہ تعالیٰ قد خصّہ
قاضی عیاضؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو اس

علیہ السلام بانّ سمّاہ مِن أسمائہٖ الحُسنیٰ بنحو
خصوصی شرف سے نوازا ہے کہ اپنے اسماءِ حسنیٰ میں سے تیس ناموں سے

ثلاثین اسمًا ۔ وفی شرح الترمذی للحافظ ابن العربی
آپ کو موسوم فرمایا ہے۔ حافظ ابن عربیؒ نے شرح ترمذی

المالکیّ قال بعضُ الصوفیۃ لِلّٰہ تعالیٰ الفُ اسمٍ وللنبیّ
میں بعض صوفیہ کا یہ قول ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور نبی

صلّی اللّٰہ علیہ وسلم الفُ اسمٍ۔ انتھیٰ ۔
صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہزار نام ہیں ۔

وجمیعُ أسماءِ النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم التی
نبی علیہ السلام کے تمام منقول و مروی

وَرَدَت هی فی الحقیقۃ اوصافُ ثناءٍ ومدائح فذکرلہ
نام درحقیقت آپؐ کی صفاتِ مدح ہیں ۔ علامہ ابنِ

صلّی اللہ علیہ وسلّم ابنُ دحیۃ فی کتابہ
دحیہؒ نے اپنی کتابِ مستوفیٰ میں نبی علیہ السلام کے

المستوفیٰ نحو ثلاثمائۃ اسمٍ و للحافظ السخاویؒ
تقریباً تین سو نام ذکر کیے ہیں ۔ حافظ سخاویؒ نے

فی القول البدیع و القاضیؒ فی الشفاء و العلّامۃ ابن
قولِ بدیع میں ، قاضی عیاضؒ نے شفاء میں اور علّامہ ابن

سیّد الناسؒ مایُنیف علیٰ اربعمائۃ اسمٍ ۔
سیّد الناسؒ نے چارسو سے زیادہ اسماءِ نبویّہ ذکر کیے ہیں ۔

الفائدۃُ الثانیۃُ عشرۃ ۔ اسماءُ النبیِّ صلّی اللہ
بارھواں فائدہ ۔ احادیث میں نبی

علیہ وسلّم المنصوصۃُ المرویّۃُ فی الاحادیث
علیہ السلام کے منقولہ صریح اسماء مبارکہ تھوڑے

قلیلۃٌ فعن جبیر بن مطعمؓ مرفوعًا انّ لی خمسۃَ اسماءٍ
ہیں ۔ حضرت جبیرؓ نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد ذکر کرتے ہیں کہ میرے مخصوص مشہور نام پانچ

فذکر محمدًا و احمد و الماحی و الحاشر و العاقب ۔
ہیں محمد ، احمد ، ماحی ، حاشر اور عاقب ۔

رواہ الشیخان ۔ وفی روایۃ احمد زیادۃ السادس و ھو
روایتِ احمد میں چھٹے نام یعنی خاتم کا بھی ذکر

الخاتم ۔ و روی الحافظ ابوبکر محمد بن الحسن البغدادیؒ
ہے ۔ حافظ ابوبکر مفسّرؒ نے باسند نبی علیہ السلام

المفسّر باسنادہ مرفوعًا انّ لی فی القرآن سبعۃَ اسماءٍ
کی یہ حدیث ذکر کی ہے کہ قرآن مجید میں میرے سات مخصوص نام مذکور ہیں

محمد و احمد و یٰسٓ و طٰہٰ و المزّمّل و المدّثّر
یعنی محمد ، احمد ، یٰسٓ ، طٰہٰ ، مزّمّل ، مُدّثّر

وعبد اللہ۔
اور عبد اللہ۔

الفائدۃُ الثالثۃ عشرۃ۔ رسالتی ھٰذہٖ مشتملۃٌ
تیرھواں فائدہ - میرا یہ رسالہ مشتمل ہے

علیٰ طریقۃٍ جدیدۃٍ بدیعۃٍ وھی ذکرُ اسمٍ
ایک نئے مفید طریقے پر۔ وہ نیا طریقہ یہ ہے کہ اسماءِ

جدیدٍ من اَسماء النبیّ علیہ الصلاۃ و السلام عند
نبویّہ میں سے نیا نام مذکور ہے

کلِّ صلاۃٍ علیہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔
ھر درود شریف میں۔

فعددُ الصلواتِ و التسلیماتِ المذکورتین مرّۃً
پس وہ صلاۃ و سلام جو مذکور ہیں

قبل کلّ اسم نبویٍّ مبارکٍ و اُخرٰی بعد کلِّ اسمٍ
ھر اسم نبوی سے قبل اور ھر اسم کے

نبویٍّ مبارکٍ ضِعفُ عددِ الاَسماء الشریفۃِ النبویّۃ
آخر میں اُن کی تعداد دُگنی ہے اُن اسماء نبویّہ سے جو

المذکورۃِ فی ھٰذہ الصحیفۃ۔ و الاَسماءُ النبویّۃُ الموجودۃُ
مذکور ہیں اِس صحیفہ میں۔ اور اسماء نبویّہ جو مذکور ہیں

فی ھٰذہ الصَّحیفۃ ھی زُھاء ثمانمائۃ اسمٍ۔
اِس صحیفہ میں وہ تقریبًا آٹھ سو ہیں۔

ثم انّ لھٰذہ الطریقۃِ الجدیدۃِ المذکورۃ
اور بے شک اِس جدید طریقہ کے جو مذکور ہے

فی ھٰذہ الصحیفۃ فوائدَ عظیمۃً وثمراتٍ کثیرۃً
رسالۃ ھٰذا میں بڑے فوائد اور بہت مفید

نافعۃً جدًّا۔
ثمرات ہیں۔

الثمرۃُ الأولیٰ ۔ منہا الصّلاۃُ و التسلیمُ علی النبیّ
پہلا ثمرہ – ان میں سے ایک ثمرہ نبی علیہ السلام پر
صلّی اللہ علیہ وسلّم و کثرتُھما علیٰ وِفق ضِعفِ
کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجنا ہے۔ اور یہ عدد ضِعف (دُگنا)
عددِ الاسماءِ النبویّۃِ ولا یخفیٰ علیٰ أصحاب
ہے عددِ اسماء نبویّہ سے۔ اور مخفی نہیں ہے روشن ضمیر
البصیرۃ المنیرۃِ و الفطرۃِ السلیمۃِ انّ ھٰذا العَدَدَ
اور فطرتِ سلیمہ والوں پر یہ امر کہ صلاۃ و
مِنَ الصّلوات و التسلیمات مِمّا یسُرّ المصلّین
سلام کا یہ عدد درود پڑھنے والوں کے لیے موجبِ مسرّت
و یطمئِنّ بہ قلوبُھم لکونہ متفرّعًا علیٰ رعایۃ
اور باعثِ اطمینانِ قلب ہے۔ کیوں کہ یہ عدد مبنی ہے اسماء
عدد الاسماء النبویّۃ المبارکۃ و مرتّبًا علی
نبویّہ مبارکہ کی تعداد پر اور نبی علیہ السلام
جَعْل عددِ الصفات الشریفۃ المصطفویّۃ أساسًا
کی صفات شریفہ کے مجموعی عدد کو عددِ صلاۃ و
لعدد الصّلوات و التسلیمات ۔
سلام کے لیے بنیاد قرار دینے پر ۔

الثمرۃ الثانیۃ ۔ ھی الثناءُ علیٰ النبیّ ومدائحہ
دوسرا ثمرہ – دوسرا ثمرہ ہے نبی علیہ السلام
علیہ السلام بطریقٍ غریبٍ جذّابٍ للقلوبِ إذ
کی مدح و ثناء عجیب دل کش طریقے سے۔ کیونکہ
ھٰذہ الاسماءُ المبارکۃُ فی الحقیقۃِ أوصافُ
یہ اسماء مبارکہ درحقیقت صفاتِ
مدائح و ألقاب کمالٍ لہ علیہ الصّلاۃ و السلام۔
مدح و القابِ کمال ہیں نبی علیہ السلام کے لیے ۔

ومدحُ النبیّ علیہ الصّلاۃ والسّلام لاجل کونہ
اور نبی علیہ السلام کی مدح چوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے اور

رضًا للرحمٰن و رغمًا للشیطٰن فائدۃٌ برأسِہا عظیمۃٌ۔
شیطان کی ذلت کا سبب اس لیے وہ ایک عظیم مستقل فائدہ ہے۔

الثمرۃ الثالثۃ۔ ھی اشتمال ھٰذہ الطریقۃ الجدیدۃ
تیسرا ثمرہ ۔ وہ یہ ہے کہ یہ جدید طریقہ

علی أبلغ ثناءٍ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم
نبی علیہ السلام کی کامل ثناء پر مشتمل ہے۔

کیف لا و الثناءُ المندرجُ فی فحوی ھٰذہ الاسماءِ المبارکۃِ
اور کیونکر ایسا نہ ہو جبکہ یہ ثناء جو داخل ہے اِن اسماء مبارکہ کے ضمن میں

ثناءٌ متناہٍ و مدحٌ فائق قلّما یوازیہ الثناءُ بعباراتٍ
اتنی جامع و فائق ہے کہ اس کے ساتھ نہایت طویل

مطنبۃ اضعافًا مضاعفۃ۔
عبارات والی ثناء کا برابر ہونا مشکل ہے۔

فثناءُ النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم اِحدٰی
پس نبی علیہ السلام کی مطلق ثناء و

الفوائد وقد مرّ ذکرُ ھٰذہ الفائدۃ فی الثمرۃ
مدح ایک فائدہ ہے جس کا ذکر ثمرۂ دوم میں

الثانیۃ۔ ثم کونُ الثناءِ متناہیًا بالغًا الغایۃَ بحسب
گزر چکا ہے۔ پھر اِس ثناء کا جامع و کامل ہونا ہماری استطاعت

ما نستطیع فائدۃٌ اُخرٰی عظیمۃ و نورٌ علی نورٍ۔
کے مطابق دوسرا بڑا فائدہ ہے اور نور علیٰ نور ہے۔

الثمرۃ الرابعۃ۔ ھٰذہ الطریقۃ المذکورۃ فی
چوتھا ثمرہ ۔ یہ طریقہ جو مذکور ہے

ھٰذہ الصحیفۃ لکونہا جدیدۃً فریدۃً بالنظر الی
اِس صحیفہ میں چونکہ یہ جدید و بے مثال ہے اِس لحاظ سے کہ

اشتمالها على الاسماء النبويّة الكثيرة لذيذةٌ جدًّا
یہ مشتمل ہے بہت سے اسماء نبویّہ پر۔ اس لیے یہ نہایت

تنفي التعبَ و السّآمةَ عند قراء تها۔ و لذا قيل كُلُّ
دلکش ہے۔ یہ دافع ہے تھکان اور تنگیٔ قلب کے احساس کے لیے پڑھتے وقت۔ مشہور قول

جديدٍ لذيذٌ وكلُّ لذيذٍ مُريحٌ ۔
ہے کہ ہر جدید چیز لذیذ اور ہر لذیذ شئے راحت دہ ہوتی ہے۔

الثمرة الخامسة۔ هٰذه الطريقةُ مُرغِّبةٌ
پانچواں ثمرہ ۔ یہ طریقہ درود پڑھنے

للمصلّين ترغيبًا شديدًا و داعيةٌ لهم الى
والوں کو شدید ترغیب دہندہ اور داعی ہے صلاۃ و

الصّلاة و التسليم و باعثةٌ على المواظبة بهما۔
سلام کی طرف اور ان پر مداومت کی طرف۔

كيفَ لا و ذكرُ كلِّ اسمٍ من هٰذه الأسماء الشريفة
وجہ یہ ہے کہ اِن اسماءِ شریفہ میں سے ہر ایک اسم

عِلّةٌ قويّةٌ تُرغِّب فى الاكثار من الصّلوات و
قوی علّت ہے کثرت سے صلاۃ و سلام پڑھنے کی

التسليمات و سببٌ محكمٌ يحثُّ على المواظبة
ترغیب کی اور محکم سبب ہے اِن پر مداومت کا۔

كما لا يخفى۔ فكُلُّ اسمٍ جديد كأنّه باعتبار معناه
اور یہ امر مخفی نہیں۔ پس ہر اسمِ جدید گویا کہ معنی لطیف

اللطيف داعٍ جديدٌ يدعو الى الصّلاةِ على النبيّ صلّى
کی وجہ سے نیا باعث ہے جو دعوت دیتا ہے درود شریف بھیجنے

الله عليه وسلّم۔
کی نبی علیہ السلام پر۔

الثمرة السّادسة۔ لا يخفى على ذوى الألباب
چھٹا ثمرہ ۔ یہ بات عقلمندوں پر پوشیدہ نہیں

أَنَّ عَدَّ الأَسماءِ النبويّةِ المباركةِ وتكريرَها بذكر
کہ نبی علیہ السلام کے ان مبارک اسماء کا مسلسل یکے بعد

اسمٍ بعد اسمٍ مع قَطع النظر عن الصّلاة وعن
دیگرے ذکر صلاۃ اور فائدۂ صلاۃ سے قطع نظر

فائدة الصّلاة يزيد في قلب القارئ المحبّةَ النبويّةَ
قاری کے دل میں محبّتِ نبوی بڑھاتا ہے

ويُؤكِّد الرابطةَ الروحانيّةَ بين المصلّي والنبيّ صلّى
اور مستحکم کرتا ہے روحانی رابطہ کو مصلّی اور نبی علیہ

الله عليه وسلّم۔
السلام کے درمیان۔

الثمرةُ السّابعةُ۔ يَعلم حقّ اليقين مَن كان
ساتواں ثمرہ — یہ بات حق الیقین کی حد تک جانتا ہے وہ

ذا قلبٍ سليمٍ و ألقى السّمعَ وهو شهيدٌ أنّ عدّ
شخص جو قلبِ سلیم والا اور غور و فکر سے سُننے والا ہو کہ نبی علیہ السلام

الأسماءِ النبويّةِ الشريفةِ بأجمعها وذكرَها عن آخرها
کے سارے اسماء مبارکہ کا ذکر صلاۃ و سلام

عند الصّلاةِ والتسليم يُورِث في القلوب نُورًا
پڑھتے وقت دلوں میں وہ قندیلِ نور روشن کرتا ہے

تَنشرحُ به الصّدورُ و تَطمئنّ به القلوبُ و يُحِسّ
جس سے سینوں میں انشراح اور دلوں میں اطمینان پیدا ہوتا ہے اور قاری

القارئُ المصلّي كأنّ السكينةَ الرّبّانيّةَ تَنزل
یہ محسوس کرتا ہے کہ گویا سکینۂ ربانیہ اس کے

على قلبه نُزولًا و رحمةَ الله تعالىٰ تدرّ على
قلب پر اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس کے سر پر

رأسه مدرارًا۔
مسلسل نازل ہو رہی ہے۔

الثمرةُ الثامنۃُ۔ تُفیدُ هٰذہِ الطریقۃُ علمًا
آٹھواں ثمرہ — درود شریف کے اس طریقے سے علم حاصل ہوتا ہے

ببعض المقامات النبویّۃِ الفائقۃِ و استحضارًا
کئی بلند مقاماتِ نبویّہ کا اور استحضار ہوتا

لغیر واحدٍ من المناصِبِ المصطفویّۃِ العالیۃ فی
ہے نبی علیہ السلام کے بے شمار مراتبِ عالیہ کا

ذهن المصلّی۔
مصلّی کے ذہن میں۔

إذ فی اکثر الأسماءِ إیماءٌ الی مقاماتٍ رفیعۃٍ
کیوں کہ اکثر اسماء نبویّہ میں اشارے ہیں ان بلند مقامات

و مراتبَ عالیۃٍ مختصّۃٍ بالنبیّ صلّی اللّٰہ علیہ و
و مراتب کی طرف جو نبی علیہ السلام کے ساتھ مختص

سلم مثل الشفاعۃِ الکُبریٰ وکونہ علیہ السلام
ہیں۔ مثل شفاعتِ کُبریٰ، ابراہیم علیہ السلام

دعوۃَ ابراهیم و بُشریٰ عیسیٰ و سیّد الأنبیاءِ وَ
کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مظہر ہونا اور کُل انبیاء و

المرسَلین علیهم الصلاۃ و السلام ونحو ذلك۔
مُرسَلین علیہم السلام کا سردار ہونا وغیرہ وغیرہ۔

و استحضارُ هٰذہِ المقاماتِ الجلیلۃ النبویّۃِ
اور اِن مقاماتِ جلیلہ نبویّہ کا مستحضر و

وجعلُها ممثّلۃً فی الضمیر و مصوّرۃً فی العقل
ممثّل ہونا دل میں اور مصوّر ہونا عقل میں

فائدۃٌ جلیلۃٌ و نُورٌ زائدٌ علیٰ اصلِ الصلاۃِ
بہت بڑا فائدہ ہے اور زائد نُور ہے اصلِ صلاۃ

و التسلیم۔
و سلام پر۔

فینبغی للمصلّی قاریٔ ھٰذہٖ الرسالۃ اَن لا تزال ھٰذہٖ المقامات
لہٰذا مناسب ہے مصلّی اور اس رسالہ کے قاری کے لیے کہ ہمیشہ یہ بلند مقاماتِ

الرفیعۃ النبویّۃ والمناقب البدیعۃ المصطفویّۃ جائلۃً فی ضمیرہ و
نبویّہ و مناقبِ مصطفویّہ گردش کریں اس کے ضمیر میں

نجیّۃً لفؤادہ ومعانِقۃً لفکرہ ما استطاع فانہ یجد عند ذالک
اور ہمراز ہوں اُسکے دل کے ساتھ اور پیوستہ ہوں اسکے ذہن سے حسب استطاعت۔ کیونکہ وہ پائیگا اس صورت

لذّۃً لا تُماثَل وسکینۃً فی القلب لا تُساجَل۔
میں بے مثال روحانی لذّت و سکون۔

الثمرۃُ التاسعۃُ۔ استحضارُ ھٰذہٖ المقامات المصطفویّۃ فی
نواں ثمرہ - اِن بلند مقاماتِ نبویّہ کا استحضار و تصوّر دل

القلب عند الصّلاۃ والتسلیم یَبعث کلَّ مُصلٍ علی کثرۃ الصّلاۃ
میں بوقت صلاۃ و سلام آمادہ کرتا ہے ہر مصلّی کو کثرتِ صلاۃ

والتسلیم ویُشوّقہ الی مُواظَبۃ ذلک تَشویقًا بالغًا الغایۃَ وینفی
و سلام پر اور اسے ان کی مداومت کا انتہائی مشتاق بناتے ہوئے اس سے ازالہ

عنہ کلفۃَ المشقّۃِ و النَّصَب عند اِکثار الصّلاۃِ
کرتا ہے تکثیرِ صلاۃ و سلام کے وقت مشقّت اور

و التسلیم۔
تھکان کا۔

حیث یَستَیْقِن المصلّی حقَّ الیقین بحسب تناھی
کیونکہ مصلّی کو حق الیقین حاصل ہوجاتا ہے کامل و

ھٰذا التّصویرِ الذّھنیّ و الاستحضار القلبیّ انّ
اکمل استحضار و تصوّر قلبی کے پیش نظر اِس

نبیّنا صلّی اللہ علیہ وسلّم ذُو مقاماتٍ سَنِیّۃٍ
بات کا کہ ہمارے نبی علیہ السلام بے مثال بلند درجات

لا تُسامٰی و ذُو مراتب عَلِیّۃٍ لا تُباھٰی و انّ مَن کانَ
اور بے نظیر برتر مراتب کے مالک ہیں۔ اور اِس امر کا یقین کہ

هٰذا شانه عند الله تعالىٰ يجب علينا اَن نُكثِرَ
جس انسان کا درجہ عنداللہ اتنا بلند ہے ہم پر لازم ہے یہ کہ اُن پر

عليه الصّلاةَ و التسليمَ و اَن نُواظِبَ عَلىٰ تحصِيل
کثرت سے درود بھیجیں اور یہ کہ ہم مداومت کریں اس

هٰذهِ المكرُمَةِ الكريمةِ و المفخرةِ الفاخرةِ و
امر کی تحصیل پر جو بڑی بزرگی اور بڑے فخر کا باعث ہے۔ اور

اَن لا نُبالِي بالمشقّةِ الطارئةِ فى هٰذا السبيل-هٰذه
یہ کہ ہم پرواہ نہ کریں اس راہ میں کسی مشقت کی۔ یہ

فائدةٌ عظيمةٌ للاستحضار القلبيِّ المستَنتِجةِ تكثيرَ
بڑا فائدہ ہے مذکورہ صدر تصوّر کا جس کا نتیجہ ہے

الصّلاةِ و التسليمِ و الترغيبَ فى ذلك۔
صلاۃ و سلام کی تکثیر و ترغیب۔

ثم انّ هٰذا المقام مقام الإكثار من الصّلاة
پھر کثرت سے درود پڑھنے کا مقام ایک اور

يُؤدِّى الىٰ مقامٍ آخر فوقه وهو مقامُ العاشِقين
بلند تر مقام تک پہنچاتا ہے۔ اور وہ مقام ہے اُن

الوالِهين المحِبّين للنبيِّ صلّى الله عليه وسلّم حُبًّا
سچے عُشّاق کا جو نبی علیہ السلام کے مکمّل شیدائی

جمًّا-إذ كثرةُ الثناءِ علىٰ احدٍ و تكريرُ محاسِنه و
ہیں۔ کیونکہ کسی شخص کی کثرت سے مدح کرنا اور اس کی خوبیوں اور

مآثره تَترَى يُحدِثُ فى القلب ميلا طبيعيًّا الىٰ
کمالات کا مسلسل ذکر کرنا دل میں پیدا کرتا ہے

ذلك الممدوح ذِى المحاسن و يُحبِّبه اليه حُبًّا
طبعی میلان اس ممدوح صاحبِ کمالات کی طرف اور اسے محبوبِ

تامًّا۔
کامل بناتا ہے۔

ثم انّ هٰذا المقامَ الثانی یُوصِل صاحبہ بعدَ
پھر یہ مقامِ ثانی اپنے صاحب کو پہنچاتا ہے کچھ

مدّۃٍ الیٰ مقامٍ ثالثٍ فائقٍ مِن مقامات الاحسان
مدّت کے بعد مقاماتِ احسان میں سے ایک تیسرے بلند ترین مقام تک

بفضل اللہ عزّ وجلّ و توفیقہ وھو مقام الطمانینۃ
اللہ کے فضل و توفیق سے۔ اور وہ مقامِ اطمینان ہے۔

الذی اُشِیر الیہ فی قول ابراھیم علیہ الصّلاۃ
اسی کی طرف اشارہ ہے قولِ ابراہیم علیہ السلام

و السلام فی القرآن الشریف " قال بلیٰ و لٰکن
میں قرآن کی اِس آیت میں۔ " کہا۔ کیوں نہیں۔ لیکن اس واسطے

لیطمَئِنَّ قلبی " فصاحبُ ھٰذا المقامِ العالی لایطمَئِنُّ
چاہتا ہوں کہ اطمینان ہو جائے میرے دل کو۔" چنانچہ اس بلند ترین مقام والے انسان کا دل مطمئن

قلبُہ اِلّا بالعبادۃِ و ذکراللہ تعالیٰ و الصّلاۃِ علی
نہیں ہوتا مگر عبادت و ذکر اللہ اور درود

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم و یُحبَّب الیہ حُبًّا جمًّا
شریف سے۔ اور اُسے محبوب کامل ہو جاتا ہے

الاستغراق و الفناء فی الاخذ باوامر النبیّ صلّی
استغراق و فنا نبی علیہ السلام کے اوامر پر

اللہ علیہ وسلّم و الانتہاءِ عمّا نہاہ عنہ رسول اللہ
عمل کرنے میں اور اُن کی منہیّات سے اجتناب

صلّی اللہ علیہ وسلّم ولا یثقُل علیہ عملُ الحَسَنات
کرنے میں۔ اور ثقیل نہیں ہوتی اُس پر

بأنواعھا و اِن کانت کثیرۃً وشاقّۃً فی نفس
تمام انواع حسنات کی بجا آوری اگرچہ وہ کثیر ہوں اور

الامر۔
مشقّت طلب فی الواقع۔

الثمرة العاشرة۔ يَدلُّ غيرُ واحدٍ من الاسماء
دسواں ثمرہ ۔ بہت سے اسماء نبویّہ دالّ ہیں

النبويّة الشريفة على كبير احسانه عليه السلام
اپنی امّت پر نبی علیہ السلام کے عظیم

وعظيمِ امتنانه على الامّة وجليل انعامه على
احسانات اور نوعِ بشر پر بڑے اِنعامات

البشر۔ فاستقصاءُ هٰذهِ الاَسماءِ الكريمة ذكرًا
پر ۔ پس ان سب اسماء مبارکہ کا ذکر

و سَوقُها بذكرِ واحدٍ بعد واحدٍ يُرادِف تكرير
اور یکے بعد دیگرے ان کا اعادہ مرادف ہے

ذِكر احساناتِ النبيّ صلّى الله عليه و سلّم و
مُصلّی پر نبی علیہ السلام کے انعامات و

مِنَنه على المصلّي المسلِّم حسبَ عددِ هٰذه الاسماء
احسانات کے بار بار ذکر مطابقِ عددِ اسماء مبارکہ

المباركة۔
کے ۔

ولا شكّ اَنّ ذكر هٰذا المحسِن العظيم
اور شک نہیں کہ عظیم مُحسن نبی علیہ

نبيِّنا صلّى الله عليه وسلّم و ذكرَ احساناته
الصلاۃ والسلام کے احسانات کا مکرّر

و مِنَنِه متتابعًا يَستنتِجُ اُمورًا ثلاثةً مُهِمّةً و
ذکر تین اہم امور کو مستلزم ہے

يَستلزِمها استلزامَ الدّليل لِلمدلول و استتباعَ
جس طرح دلیل مدلول کو اور ملزوم لوازم کو

الملزوم للوازمه۔
مستلزم ہوتا ہے ۔

اوّلُھا ازدیادُ المحبّۃِ و توثُّقُ الرابطۃِ الایمانیّۃ
① امرِاوّل ہے محبّتِ نبوی کا زیادہ ہونا۔ نیز مستحکم ہونا رابطۂ ایمانی

و العلاقۃِ الروحانیّۃ بین المحسِن العظیم و ھو
و علاقۂ روحانی کا اس عظیم محسن یعنی

النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم وبین المنعَم علیہ و
نبی علیہ السلام اور منعَم علیہ یعنی

ھو العبدُ المصلّی المسلِّم کما قیل ؎
عبدِ مصلّی کے مابین۔ جیساکہ کہا گیا ہے :۔

أَعِدْ ذکرَ نعمانٍ لنا اِنّ ذکرہٗ ❊ ھو المِسکُ ما کرّرتہٗ یتضوّعُ
محبوب کا ذکر بار بار کر۔ کیونکہ یہ کستوری کی طرح ہے۔ کہ مکرّر استعمال سے اس کی مہک بڑھتی جاتی ہے۔

الامرُ الثانی انّہ یحضّ المؤمنَ المنعَم علیہ علیٰ
② امر دوم۔ یہ ترغیب دیتا ہے کامل مؤمن منعم علیہ کو

اَن یُواظِب علی الصّلاۃِ و التسلیم و یُکثِر منھا
صلاۃ وسلام کی ایسی مداومت وتکثیر کی جو نبی علیہ

اِکثارًا یکادُ یُوازِی غِناءَ النبیِّ و یُجازی عَناءَہٗ صلّی
السلام کے پہنچائے ہوئے نفع کے برابر ہو اور آپؐ کی

اللہ علیہ وسلّم۔
مشقت کا بدلہ بن سکے۔

الامرُ الثالثُ۔ تشویقُ العبدِ المصلّی المنعَم
③ امر سوم۔ یہ مصلّی منعَم علیہ کو ترغیب دیتا ہے اِس

علیہ الی اَن یشکرَ النبیَّ المحسِن علیہ السلام بأتمّ
بات کی کہ وہ شکر ادا کرے اپنے محسِن نبی علیہ السلام کا بطریق

وجہٍ و اَبلغہٖ و اَن یعترِف بوجوب شکر ھذا المحسِن
اکمل اور اعتراف کرے کہ اس محسنِ عظیم کا شکر

العَظیم قلبًا و لسانًا و اَرکانًا۔ ولا ریبَ انّ شکرَ النبیِّ
دل، زبان اور اعضاء سے ہم پر واجب ہے۔ اور بلاریب نبی علیہ السلام کا

المحسن صلّی اللہ علیہ وسلّم یستلزمُ سعادۃَ الدارین
شکر ادا کرنا سعادتِ دارین کے موجب

کما انّہ یستلزمُ تأدیۃَ ما ھو فریضۃٌ دینیّۃٌ
ہونے کے علاوہ دینی فریضہ (شکر) کی بجا آوری کا باعث بھی ہے

قال النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم مَن لم یشکرِ النّاسَ
نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جو شخص انسانوں کا شکر نہیں کرتا

لم یشکرِ اللہ ۔
وہ اللہ کا شکر بھی بجا نہیں لاسکتا ۔

الثمرۃُ الحادیۃُ عشرۃُ ۔ الطریقۃُ البدیعۃُ
گیارہواں ثمرہ ۔ کتابِ ھٰذا میں درود شریف

المذکورۃ فی ھٰذہ الرسالۃ لکونھا مستوعبۃً
کا مذکور عجیب طریقہ سینکڑوں اسماءِ نبویّہ مبارکہ پر

ذکرَ مآتِ الأسماء المبارکۃ النبویّۃ مَظنّۃٌ
مشتمل ہونے کی وجہ سے قبولیّتِ دعا کا بہترین

استجابۃ الدعاءِ بناءً علٰی ما ھو الظنّ الغالب
ذریعہ ہے ۔ جیساکہ ظنّ غالب ہے

بالنظر الٰی وسیع رحمتہ تعالٰی إذ عند ذکر
اللہ تعالٰی کی وسیع رحمت کے پیشِ نظر ۔ کیونکہ ذکرِ صالحین

الصّالحین المتّقین الکاملین تنزل الرحمۃُ ۔
متّقین کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے ۔

وقد صرّح بعضُ المحدّثین انّ قبولَ الدُّعاءِ
بعض محدّثین نے تصریح کی ہے کہ قبولیّتِ دعا

مجرّب بعدَ استقصاء ذکر أسماء البدریّین
مجرّب ہے کُل بدریّین صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے

من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم و النبیُّ علیہ
اسماء ذکر کرنے کے بعد اور ہمارے نبی

السلام امامُ المتّقِين فماظنُّك بمجلسٍ يستمرُّ فيه
علیہ السلام تو امام المتّقین ہیں۔ پس تمہارا کیا خیال ہے اُس مجلس کے بارے میں جس میں

ذکرُ النبیّ علیہ السلام و تُسرَد فیہ نحو ثمانی
نبی علیہ السلام کا مسلسل تذکرہ ہو رہا ہو اور اُس میں آپؐ کے تقریبًا

مائۃ اسمٍ من أسمائہ المبارکۃ مع الصلواتِ
آٹھ سو اسماء مبارکہ دہرائے جا رہے ہوں مسلسل صلاۃ

و التسلیماتِ المتتابِعۃِ ۔
و سلام کے ساتھ ۔

الثمرۃ الثانیۃ عشرۃ ۔ مجموعُ ھٰذہ الاسماءِ
بارہواں ثمرہ ۔ یہ تمام اسماءِ

النبویّۃِ بالنظر الٰی دلالتہا اللغویّۃ مطابقۃً و
نبویّہ باعتبار دلالتِ لغوی مطابقی ،

تَضمُّنًا و التزامًا و تعریضًا توضیحٌ للسِّیرۃ النبویّۃ
تضمُّنی ، التزامی ، تعریضی (اشارہ) توضیح ہیں متعدّد انواع سیرتِ نبوی

بأنواعِھا و تفصیلٌ للشّمائل المحمّدیّۃ بأجناسِھا ۔
کے لیے اور شرح ہیں مختلف اَجناس شمائلِ محمّدیّہ کے لیے ۔

فمن أحصٰی ھٰذہ الاسماءَ المبارکۃَ فقد
لہٰذا جس نے پڑھا اور یاد کیا اِن اَسماء کو معانی سمیت تو اُسے

اطَّلع اطّلاعًا علٰی غیر واحدٍ من أنواع السیرۃ
اطّلاع حاصل ہوئی سیرتِ محمّدیّہ و شمائلِ نبویّہ کی

المحمّدیّۃ و أصناف الشّمائل النبویّۃ وھٰذا
بے شمار اَنواع و اَصناف پر ۔ اور یہ

الاطّلاع برکۃٌ عظیمۃٌ علمیّۃٌ وسعادۃٌ فخیمۃٌ
اطّلاع عظیم علمی برکت ہے اور برتر ایمانی

إیمانیّۃٌ ۔
سعادت ہے ۔

الثمرة الثالثة عشرة ۔ مجموع هٰذه الاسماء
تیرھواں ثمرہ ۔ یہ سارے اسماء

الشریفۃِ باعتبار معانیھا الصریحۃ و باعتبار اشاراتھا
شریفہ اپنے صریح معانی کے لحاظ سے اور باعتبار اشارات

القریبۃِ او البعیدۃِ الیٰ غوامض الحقائق الدینیۃِ
قریبہ یا بعیدہ مستور حقائق دینیہ

و لطائف الدقائق العلمیّۃ و الیٰ المراتب الحمیدۃ
و لطیف دقائق علمیہ کی طرف اور مراتب محمودہ

الأبدیۃ و الدرجات العالیۃ السرمدیۃ و الیٰ
ابدیہ و بلند درجات سرمدیہ کی طرف اور

خفایا المُلكِ و المَلكُوتِ وخبایا القُدس والجبروتِ
عالَم شہادت و عالَم غیب کے مخفی اسرار و عالَم قُدس و جبروت کے پوشیدہ امور

ادلّۃٌ واضحۃٌ علیٰ کونہٖ علیہ السلام اعظمَ
کی طرف واضح ادلّہ ہیں نبی علیہ السلام کے افضل البشر

البشر وبراھینُ قاطعۃ علیٰ انہ سیّدُ الرُّسُل و
ہونے پر۔ اور قطعی براہین ہیں اس بات پر کہ آپؐ سیّد الرسُلؑ اور

اکرمُھم علیٰ اللہ عزّوجلّ صلّی اللہ علیھم
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ

وسلم۔
مکرّم ہیں۔

ولا یخفیٰ علیٰ ذوی الألباب انّ اثبات
اور عقلمندوں پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ نبی علیہ السلام کو

کونہٖ علیہ السلام افضلَ البشر وسیّدَ الکونین
صرف ایک بُرہان سے افضل البشر و سیّد الکونین

ببرھانٍ واحدٍ من المطالب العالیۃِ والمقاصدِ
ثابت کرنا نہایت بلند و اعلیٰ مقاصد

السَّامية فماظنُّك باثباتِ هٰذا المطلوب بِبَراهين
میں سے ہے۔ پس آپ کا کیا خیال ہے جب کہ یہ دعویٰ و مطلوب ثابت کیا گیا ہو ان براہین

كثيرةٍ مندَمجةٍ فی هٰذه الطريقة البديعةِ الفريدةِ
کثیرہ سے جو مندرج ہیں اس عجیب طریقہ میں

المذكورة فی هٰذا الكتاب ۔
جو کتابِ ھذا میں مذکور ہے۔

الفائدة الرابعة عشرة۔
چودھواں فائدہ۔

اِن قِيل قد سلكت
اگر یہ سوال کیا جائے کہ کتابِ

فی هٰذا الكتاب مَسلكًا غريبًا وهُو ذكرُ اسمٍ جديدٍ
ھٰذا میں تونے اِس نئے طریقے پر عمل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کا

من اَسماءِ النبيِّ صلّى الله عليه وسلّم عند كلِّ
نیا اسم ذکر کیا ہے ہر نئے درود شریف

صلاةٍ فهل لهٰذا المسلك الغَريب مَأخذٌ ومستندٌ
میں۔ پس کیا اِس جدید طریقے کا کوئی مأخذ و دلیل موجود ہے

فی الشريعة يؤيّد هٰذا المسلكَ ويُصحّحه ويُحسّنه
شریعت میں جس کی وجہ سے یہ طریقہ شرعًا صحیح و مستحسن

شرعًا ؟
قرار پائے ؟

قلتُ اَوّلًا قد اُمِرنا فی الشريعة اَن
اِس کا جواب اوّل یہ ہے کہ ہمیں شریعت میں درود

نُصلّی علی النبيِّ صلّى الله عليه وسلم مِن
شریف پڑھنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ

غير تقييدٍ باسمٍ نبويٍّ مخصوصٍ ومتعيّنٍ وهٰذا
حکم کسی خاص اسمِ نبوی کے ساتھ مقیّد و مشروط نہیں۔ اور یہ امر

يَقتضِي الاتّساعَ فی الحكم ويَستدعِي اَنّ مَن صَلّی
مقتضی ہے حکم شرعی میں وُسعت کا اور اس بات کا کہ درود پڑھنے والا شخص

علی النبیّ علیہ السلام بذکر ایِّ اسمٍ وصفۃٍ
جو اسم نبوی و صفت نبوی ذکر کرلے درود

مِن اَسمائِہٖ و صفاتِہٖ علیہ السلام فھو مُمتثِلٌ لحکم
شریف ہیں وہ تعمیل کنندہ

اللہ تعالیٰ ولامرِ رسولِہٖ صلّی اللہ علیہ وسلم۔
شمار ہوگا اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی علیہ السلام کے امر کا۔

وھٰذا القدرُ یکفِی لاثباتِ جوازِ المسلک
اور یہ امر کافی ہے اس جدید طریقے کے اثبات کے لیے

الغریب المذکور فی ھٰذا الکتاب بل لتحسینہ و
جو مذکور ہے کتابِ ھذا میں بلکہ اس کے مستحسن و

استحبابہ شرعًا نعم یجب علی سالک ھٰذا
مستحب ہونے کے لیے۔ البتہ لازم ہے اس جدید مسلک پر

المسلک الغریب الاحتیاطُ التامّ فی اختیار الاسماءِ
عمل کنندہ پر کامل احتیاط اسماءِ نبویّہ کے اخذ

النبویّۃ و انتخابھا و سیأتِی ما رقمتُ فی فائدۃٍ
و انتخاب کے بارے میں۔ اور اس بات کا ذکر آئے گا کتابِ ھذا کے

قادمۃٍ من فوائد ھٰذا الکتاب اَنّی سلکتُ فی
فوائد میں سے آنے والے ایک فائدے میں کہ میں نے سلوک کیا ہے

انتخاب ھٰذہ الاسماءِ المبارکۃ مسلکَ التحذُّر
ان اسماءِ مبارکہ کے انتخاب میں تساہل سے احتراز کی راہ پر

من التّسامُح فی ذلک ومن التّبسُّط فی ذکر الاسماء
اور بے سند اسماء کے ذکر میں وسعت سے اجتناب کے

بغیر سَنَدٍ۔ فلم آخُذ ھٰذہ الاسماءَ المبارکۃَ اِلّامِن
راستے پر۔ لھٰذا میں نے اخذ نہیں کیے یہ اسماءِ مبارکہ مگر کبارِ

کتُب کبارِ المحدِّثین۔
محدّثین کی کتابوں سے۔

وثانیاً انّ ھٰذہ الأسماء النبویّۃ ھی فی الاصل
جواب ثانی۔ یہ اسماءِ نبویّہ در اصل

صفات مدائح للنبیّ علیہ السلام و ألقابُ ثناءٍ لہ
صفاتِ مدح و القابِ ثناء ہی ہیں نبی علیہ الصلاۃ

علیہ السلام لیس إلّا۔ فلاجناح فی ذکر ایّ اسمٍ
و السلام کے لیے ۔ لھٰذا کوئی حرج نہیں ہے ان میں سے

مبارک منھا فی الصّلاۃ ولا فی توزیع ھٰذہ الأسماء
کسی بھی اسم کے ذکر میں درود میں۔ اور نہ ان سب اسماء کی مختلف

بأجمعھا علی الصّلوات الکثیرۃ بذکر اسمٍ جدیدٍ فی
صلوات میں تقسیم کرنے میں کوئی حرج ہے بایں طور کہ نیا اسم ذکر کیا جائے

کلّ صلاۃٍ .
ہر درود میں ۔

إذ کلُّ الأسماءِ سَواسِیَۃٌ فی الاطلاق علی
کیونکہ یہ تمام اسماء برابر ہیں نبی علیہ السلام پر

النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم وفی کون کلّ اسمٍ منھا
اطلاق میں اور اس بات میں کہ

عبارۃً عن ذاتہ الکریمۃ صلی اللہ علیہ وسلّم
ھر ایک اسم آپؐ کی ذاتِ کریمہ ہی سے عبارت ہے۔

کما قیل ؎
جیساکہ کہا گیا ہے۔

عباراتُنا شتّٰی وحُسنُکَ واحدٌ ؎ وکلٌّ إلیٰ ذاک الجمالِ یُشیرُ
ہماری عبارات مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہی ہے۔ یہ سب عبارات اسی ایک حُسن کی طرف مُشیر ہیں۔

وثالثاً لاینبغی لِاحدٍ أن یَرتاب فی استحسان
جواب ثالث۔ مناسب نہیں کہ کوئی شک کرے کتاب ھذا

ھٰذا المسلک المذکور فی ھٰذا الکتاب و استحبابہ
میں مذکور نئے طریقے کے شرعاً مستحسن و مستحب

شرعًا كيف وفيه اقتداءٌ بما ثَبَتَ فى الاَحاديث
ہونے ہیں۔ کیوں کہ اس میں پیروی ہے اُس طریقہ کی جو ثابت ہے احادیث

المرفوعة و الموقوفة وله فيها اُسوةٌ ومَأخَذ يُؤخَذُ
مرفوعہ و موقوفہ میں۔ احادیث میں اس طریقہ کا ماخذ

منه ومستند يستند اليه -
و مستند موجود ہے۔

حيث ذُكرت الاَسماءُ المختلفةُ للنبىّ عليه
کیوں کہ نبی علیہ السلام کے مختلف اسماء مذکور

السلام فى الصَّلوات المختلفة المروية فى الاحاديث
ہیں اُن صلوات میں جو مروی ہیں احادیث میں

وكذا فى الصَّلوات المنقولة عن الأئمّة الثقات -
یا منقول ہیں علماء و ائمّہ ثقات سے۔

فالمذكور فى بعض صِيَغ الصلوات المروية محمد
پس بعض صلواتِ مرویّہ میں صرف اسم محمد

فقط هٰكذا "اللّٰهم صَلِّ عَلىٰ محمّدٍ"- و فى البعض "النبىّ"
مذکور ہے۔ یوں اللّٰہم صلّ علیٰ محمّد۔ اور بعض میں صرف نبیؐ۔

و فى البعض "الرسول"- و فى البعض "امام المتقين، خاتم
بعض میں صرف رسول۔ بعض میں امام المتقین، خاتم

النَّبِيّين، سَيّد المرسَلين، الشاهد، البشير" ونحو
النبیین، سیّد المرسلین، شاہد، بشیر وغیرہ

ذلك -
وغیرہ۔

و ايضًا ذكر فى بعضها اسمٌ وَاحِدٌ وفى البعض
نیز بعض میں صرف ایک اسم پر اکتفا کیا گیا ہے اور بعض میں

اسمان فصاعدًا و ايضًا زِيد فى البعض الفاظٌ اُخرىٰ مثل
دو یا زیادہ کا ذکر ہے۔ نیز بعض میں الفاظِ متعلّقین کا اضافہ بھی ہے مثل

آل محمّد، ذرّیّته، اهل بیته، انصاره، اَصحابه،
آل محمد ، ذرّیته ، اہل بیتہ ، اَنصارہ ، اصحابہ ،

ازواجه. وعلیٰ هٰذا القیاس. وکلّ ذلك مشهورٌ و
آزواجہ وعلیٰ ھٰذا القیاس ۔ اور یہ سب طریقے مشہور و

مقبولٌ عند العُلماء و مستحسنٌ عند المسلمین اجمعین
مقبول و مستحسن ہیں علماء و مسلمین کے نزدیک ۔

وما راٰہ المسلمون حسنًا فهو عند اللّٰه حسنٌ.
اور جو کام کُل مسلمان اچھا سمجھیں وہ عنداللہ بھی اچھا ہوتا ہے ۔

ودونك اَمثالاً متعدّدةً من النصوص نذکرها
لیجیے ۔ چند مثالیں نصوص میں سے جنہیں ہم یہاں ذکر کرتے ہیں

هٰهُنا انموذجًا لما لم نذکره کی یطمئنّ بها قلوبُ
بطور نمونہ کے غیر مذکور کے لیے ۔ تاکہ ان سے ناظرین کے دل مطمئن

النّاظرین ولا نُرید الاستیعابَ والاطال الکلام.
ہوجائیں ۔ مکمّل تفصیل کا ارادہ نہیں ورنہ کلام طویل ہوجائے گا ۔

فنقول اوّلاً قال اللّٰه تعالیٰ فی کتابه العظیم
پس ہم کہتے ہیں اوّلاً ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ہمیں

عند ذکر الصَّلاةِ و اَمرِنا بها. انّ اللّٰه وملٰئکته
صلاۃ کا امر کرتے ہوئے فرمایا انّ اللہ و ملٰئکتہ

یُصلّون علَی النّبیِّ. الآیة. فذکر لفظ النبیّ فی هٰذه
تا آخر آیت ۔ پس صرف لفظِ نبی مذکور ہے

الآیة الکریمة.
اس آیتِ کریمہ میں ۔

وثانیًا. ذکر محمّد و اٰل محمّد فی الصَّلاة التی تقرأ
ثانیاً ۔ صرف محمد و آل محمد کا ذکر ہے اُس درود میں جو پانچ

فی تشهُّد الصَّلوات الخمس.
نمازوں کے قعدہ میں پڑھا جاتا ہے ۔

وثالثاً۔ روی ابن ماجه فی سننه عن ابن مسعود
ثالثاً۔ سُننِ ابن ماجہ میں ابن مسعودؓ کی روایت

رضی الله تعالیٰ عنه قال قُولُوا۔ اللّٰهم اجْعَل صَلَوَاتِك
ہے کہ یوں درود پڑھا کرو اے اللہ بھیج دیجیے اپنی صلاۃ

ورحمتك و برکاتِك علیٰ سیّد المرسلین وإمامِ
و رحمت و برکات سیّد المرسلین ، امام

المتّقین و خاتمِ النبیّین محمّدٍ عبدك ورسولِك
المتقین ، خاتم النبیین محمد پر جو آپ کے عبد و رسول ہیں

امامِ الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمة۔ الحدیث۔
اور امام الخیر، قائد الخیر و رسول الرحمۃ ہیں۔

فذکر ابنُ مسعُود رضی الله عنه فی هٰذا الحدیث اَسماءً
پس ابن مسعودؓ نے اس حدیث میں نبی علیہ السلام

و صفاتٍ کثیرۃ للنبیّ صلّی الله علیه وسلّم۔
کے متعدد اسماء و صفات کا ذکر فرمایا۔

و رابعًا۔ قد رُوی حدیثٌ مرفوع طویل۔ وفیه۔ قال
رابعاً۔ ایک طویل حدیث میں ہے کہ فرمایا

رسولُ الله صلی الله علیه وسلم بعد سُوال الصحابة
نبی علیہ السلام نے سوال صحابہؓ

رضی الله تعالیٰ عنهم۔ قولوا۔ اللّٰهم صَلِّ علیٰ محمّدٍ
کے بعد کہ یوں درود شریف پڑھو۔ اللھم صل علیٰ محمد

عبدِك و رسولِك و اهلِ بیته۔ الحدیث۔ جلاء الافهام۔
عبدک و رسولک و اہل بیتہ۔

ذکر النبیّ صلّی الله علیه وسلم فی هٰذا الحدیث
نبی علیہ السلام نے ذکر فرمائے اس حدیث میں چار اسماء

اربعة الفاظ۔ وهی محمّد وعبدك ورسولك واهل بیته۔
و الفاظ یعنی محمّد و عبدک و رسولک و اہل بیتہ۔

وخامسًا۔ روی فی الشفاء عن علیّ رضی اللہ تعالیٰ
خامسًا۔ کتاب شفاء میں حضرت علی رضی اللہ

عنہ فی الصّلاۃ علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
عنہ سے یوں درود شریف منقول ہے۔

صَلواتُ اللہِ البرّ الرحیم علیٰ محمّدِ بن عبد اللہ خاتَمِ
اللہ برّ رحیم کی صلوات ہوں محمد بن عبد اللہ پر جو خاتم

النّبیّین و سیّدِ المرسلین و امامِ المتّقین و رسولِ
النبیّین، سیّد المرسلین، امام المتقین، رسولِ

ربّ العالمین الشاھدِ البشیرِ الدّاعی الیک باذنک
ربّ العالمین، شاہد، بشیر، الداعی الیک باذنک،

السراجِ المنیر۔ الحدیث باختصار۔ القول البدیع۔
سراج منیر ہیں۔

ساقَ علیٌّ کرّم اللہ وجھہ فی ھٰذہٖ الرّوایۃ
علی رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمائے ہیں روایۃ

تسعۃَ اَسماءٍ و صفاتٍ نبویّۃٍ مع زیادۃ النسبۃ
ھٰذا کی صلاۃ میں نو اسماء و صفاتِ نبویّہ۔ نیز والد کی طرف

الی الوالد فقال ”محمّد بن عبد اللہ“ صلی اللہ
نسبت کا اضافہ کرتے ہوئے فرمایا ”محمد بن عبد اللہ“ صلی اللہ

علیہ وسلّم۔
علیہ وسلّم۔

الفائدۃ الخامسۃُ عشرۃ۔ اِنتخبتُ اسماءَ
پندرہواں فائدہ - میں نے اخذ کیے ہیں نبی

النبیِّ صلّی اللہ علیہ وسلم المذکورۃَ فی ھٰذہٖ الرسالۃ
علیہ السلام کے یہ اسماء جو مذکور ہیں اس مبارک رسالہ میں

مِن کتُب کبار العلماء و المحدّثین مثل کتاب
کِبار علماء و محدّثین کی کتابوں سے۔ مثل کتاب

الشفاء و القول البديع و المستوفیٰ و المواهب و بعض
شفاء ، قول بدیع ، مستوفیٰ ، مواہب لدنیہ اور ان کی

شروحها و شرح الصحيح الجامع للترمذی لابن العربی و
بعض شروح اور حافظ ابن عربی کی شرح ترمذی

غیر ذلك و لم التفت الیٰ کتب غیر المحدّثین و کبار العلماء
وغیرہ وغیرہ۔ اور میں نے اعتماد نہیں کیا کتب کبار علماء و محدّثین کے

رَوْمًا للطریق الاحوط۔
علاوہ دیگر کتابوں پر احتیاط پر عمل کرنے کی خاطر۔

فمَن اَرَاد تحقیقَ اسمٍ من الاَسماء النبویّة
پس جو شخص کسی اسم کی تحقیق کرنا چاہے ان اسماء نبویّہ میں

المسطورة فی هٰذه الرسالة فلیُراجع هٰذه الکتبَ
سے جو مذکور ہیں اس رسالہ میں تو وہ مذکورہ صدر کتب کی

المتقدّمة۔
طرف رجوع کرے۔

و لم اَزِد فیها من عندی اِلّا عدّة آسماءٍ منها
اس رسالہ میں مَیں نے اپنی طرف سے صرف چند اسماء کا اضافہ کیا ہے یعنی (۱)

اِمام الرحمة و منها رَسولك و منها عَبدك لثبوتها
امام الرحمۃ (۲) رسولک (۳) عبدک۔ کیونکہ یہ تینوں

فی حدیث ابن مسعود رضی الله عنه مرفوعًا و قیل هو
نام ثابت ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث میں جو کہ مرفوع ہے لیکن معروف یہ

موقوفٌ و هو المعروف قال قُولُوا اللّٰهم اجعل صَلواتك
ہے کہ وہ موقوف ہے۔ فرمایا یوں درود پڑھو اے اللہ! اپنی برکات اور رحمتیں

و برکاتك علی سیّد المرسلین و امام المتّقین و خاتم
نازل فرما سیّد المرسلین ، امام المتّقین ، خاتم

النّبیّین عبدك و رسولك اِمام الخَیر و قائدِ الخَیر
الانبیاء پر جو کہ آپ کے بندے اور رسول ، امام خیر ، قائد خیر

وَ اِمَامِ الرَّحمۃ۔ الحدیث۔ اخرجہ الدیلمی کما فی الکنز۔

اور امام رحمت ہیں۔

وَمِنْھَا سَیِّدُ الْاَوَّلِیْن وَ الْآخِرِیْن لِمَا رُوِیَ فِی

④ سیّد الاوّلین و الآخرین۔ کیوں کہ ایک

الحدیث انّہ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال انا سیّد

حدیث میں نبی علیہ السلام نے فرمایا میں سیّد

الاوّلین و الآخرین و لا فخر۔ وَمِنْھَا اکرم الاوّلین

الاوّلین و الآخرین ہوں اور فخر نہیں۔ ⑤ اکرم الاوّلین

والآخرین علی اللہ لما روی فی الحدیث الصحیح انّہ علیہ الصّلاۃ

و الآخرین علی اللہ۔ کیونکہ صحیح حدیث میں نبی علیہ السلام کا

و السّلام قال انا اکرمُ الاوّلین و الآخرین علی اللہ

ارشاد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم الاوّلین و الآخرین ہوں

ولافخر۔ وَمِنْھَا فَارْقَلِیْطَس اسمٌ یونانیٌّ انجیلیٌّ مثل فارقلیط

اور فخر نہیں ⑥ فارْقَلِیْطَس۔ یہ یونانی انجیلی نام ہے فارقلیط کی طرح۔

معناہ احمد او الھادِی او رُوح الحق او نحو ذلک۔ کما

فارقلیطس کا معنی ہے احمد یا ہادی یا روح الحق وغیرہ۔ جیساکہ

حقّقہ بعض المحققین من العلماء۔ وَمِنْھَا النجم

بعض علماء نے اس نام کی تحقیق کی ہے۔ ⑦ النجم

الزاھر کما حکی الزرقانی عن کتاب الکسائیؒ

الزاہر۔ کیوں کہ زرقانیؒ نے کتاب قصص کسائی سے یہ پیش گوئی نقل کی ہے

انّ اللہ عزّوجلّ قال لموسٰی علیہ الصّلاۃ و السلام

کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا

انّ محمّدًا صلّی اللہ علیہ وسلّم ھو البدرُ الباھِر

کہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم بدرِ باھِر،

والنجم الزاھر و البحر الزاخر۔

نجمِ زاھر اور بحرِ زاخر ہیں۔

وَمِنْهَا اَصْدَقُ الْخَلْقِ حَدِيْثًا۔ وَمِنْهَا اَكْرَمُ الْخَلْقِ
⑧ اصدق الخلق حدیثاً ⑨ اکرم الخلق

نسبًا۔ وَمِنْهَا افضلُ الْخَلْقِ حسبًا۔ وَمِنْهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ فی
نسباً ⑩ افضل الخلق حسباً ⑪ خیرۃ اللہ فی

العالمین لقول ثابت بن قیس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ
العالمین۔ کیوں کہ نبی علیہ السلام کے سامنے خطیب

عند المفاخرۃ مع خطیب وَفدِ بنی تمیم فی خطبۃ
وفد بنی تمیم کے خطبہ کے مقابلے میں

طویلۃ بین یدی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم۔
ثابت رضؓ نے اپنے طویل خطبہ میں فرمایا۔

" واصطفٰی خیرَ خلقِہٖ رَسولًا اکرمَہٗ نسبًا واَصدَقَہٗ
اللہ نے چُنا مخلوق میں سب سے بہتر کو رسول بنانے کے

حدیثًا و اَفضلَہٗ حسبًا و اَنزلَ علیہ کتابَہٗ وائتمنَہٗ
لیے۔ اعلیٰ نسب والے کو، سب سے زیادہ سچی باتوں والے، اعلیٰ

علٰی خَلْقِہٖ فکانَ خِیَرَۃَ اللّٰہ فی العالَمین"۔ ذکرھا
مرتبہ والے کو اور اس پر کتاب نازل فرمائی اور مخلوق کا امین بنایا۔ وہ سارے

ابن اسحٰق۔
عالَم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

وَمِنْهَا "ماد ماد" بالدال المهملة لما قال العلامة
⑫ ماد ماد بدال مہملہ۔ کیوں کہ علّامہ

ابن القیمؒ فی جلاءِ الافہام انہ ذکر فی التّوراۃ
ابن قیمؒ نے کتاب جلاء افہام میں لکھا ہے کہ تورات میں ہے

بعدَ ذکر اسماعیل علیہ السّلام انہ سیَلِد اثنی
اسماعیل علیہ السلام کے ذکر میں کہ ان کی نسل میں بارہ عظیم انسان

عشر عظیمًا منھم عظیمٌ یکون اسمہ "ماد ماد"۔ وھذا
پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ایک عظیم کا نام "ماد ماد" ہوگا۔ یہ

الاسم قريبٌ من الاسم "ماذ ماذ" بالذال المعجمة قال الشيخ
اسم، اسمِ "ماذ ماذ" بذال معجمہ کے قریب ہے۔ ابن قیم

ابن القيّمؒ انّ "ماد ماد" اريد به نبيّنا محمّد صلى الله
فرماتے ہیں کہ "ماد ماد" سے ہمارے نبی علیہ السلام

عليه وسلّم۔
ہی مراد ہیں۔

ومنها رُكنُ المتواضِعين لما في صُحف شعياء
(۱۳) رُکن المتواضِعین۔ کیوں کہ نبی شعیاء

عليه الصلاة و السلام عند ذكر نبيّنا محمّد صلّى
علیہ السلام کے صُحُف میں ہے ہمارے نبی محمد علیہ السلام کا

الله عليه وسلّم انّ اسمه عليه السلام ركن المتَواضِعين
ذکر کرتے ہوتے کہ محمد علیہ السلام رکن المتواضعین

كذا في سيرة الحلبية۔
(متواضعین کے رکن وامیر) ہیں۔

الفائدةُ السّادسةُ عشرة۔ سلكتُ في هٰذه
سولھواں فائدہ۔ میں نے اس مبارک

الرّسالة المباركة مَسلكَ الحذرِ والاحتياط فرفضتُ
رسالہ میں نہایت احتیاط کا راستہ اختیار کیا ہے، اسی وجہ سے میں نے

ذكرَ اَسماءٍ عديدةٍ لاختلاف الائمّة الكِبار فيها اولكونها
ذکر نہیں کیے یہاں ایسے متعدد اسماءِ نبویّہ جن میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے یا ان میں

مُوهِمة سوءَ الادب او معنىً يُخالِف التوحيدَ مثل المُنجِي
بے ادبی کا شائبہ یا مخالفتِ توحید کا ادنٰی وہم ہو۔ مثل مُنجِی (نجات دہندہ)

الشّافِي، المُغنِي، الملاذ، الغِياث، الغَوث، المُغيث،
شافی، مُغنِی، مَلاذ (پناہ گاہ)، غِیاث، غَوث، مُغِیث،

المُنقِذ، الناظِر مَن خَلفه، دافِع البلايا، الغفور،
مُنقِذ (بچانے والا)، ناظِر مَن خلفہ (اپنے پیچھے کو دیکھنے والا)، دافع بلایا، غفور،

الأُمّة ، كاشف الكُرَب وغير ذلك ۔
اُمّتہ ، کاشفِ کُرَب وغیرہ ۔

فھٰذہ الأسماء المذکورۃ فی بعض الکتب المعتمدۃ
پس یہ اسماء جو مذکور ہیں بعض معتمد کتابوں میں

و ان اَمکَنَ تَصحِیح مَعانِیہا بعد التاویل و تَصحِیحُ
اگرچہ ان کے معانی تاویل کے بعد صحیح ہوسکتے ہیں اور صحیح ہوسکتا ہے

اِطلاقِہا علی النبیّ علیہ السلام بِالنظَرِ الٰی بَعضِ
ان کا اطلاق نبی علیہ السلام پر بعض اعتبارات کے

الاعتبارات لٰکِنّی طوَیتُ الکشحَ عن ذکرِھا ھٰھُنا
پیشِ نظر ، لیکن میں نے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے ذکر نہیں کیا

سلوکًا للطریق الاسلم الاحوط ۔
احتیاط کا طریقۂ سالم اختیار کرنے کی وجہ سے ۔

وکذا ترکتُ ذِکر اسم "الیتیم" لمنع الامام
اسی طرح میں نے اسم "یتیم" بھی ترک کیا ۔ کیوں کہ امام

مالک رحمہ اللہ تعالٰی اطلاقَ ذٰلک ۔ وکذا ترکتُ
مالکؒ اس کا اطلاق منع فرماتے ہیں ۔ اسی طرح میں نے ترک کیا

اسم "اَجیر" وھو اسم رُومیّ و اسم "العائل"
"اجیر" (بمعنی مزدور یا یہ اسم رومی ہے) کو اور "عائل" (فقیر) کو ۔

لاختلاف بعض العلماء فی ھٰذَین الاسمَین ۔
کیونکہ بعض علماء کا ان دوناموں میں اختلاف ہے ۔

الفائدۃ السابعۃ عشرۃ ۔ الاسماءُ النبویّۃُ
سترھواں فائدہ ۔ اسماء نبویّہ جو

المذکورۃُ فی ھٰذا الکتاب نحو ثمانی مائۃ اسمٍ تقریبًا
مذکور ہیں اِس کتاب میں تقریبًا آٹھ سو ہیں کسر سے

بالغاء الکسر و المذکورُ فیہ مع کُلّ اسمٍ صلاتان
قطع نظر کرکے ۔ اور ہر ایک اسم کے ساتھ دو صلاۃ و سلام مذکور ہیں ۔

فمجموعُ الصلواتِ المندرِجةِ فی هٰذا الکتاب
پس کُل صلوات (درود) جو کتابِ ھذا میں درج ہیں

١٦٠٠ صلاۃٍ ۔
سولہ سو ہیں ۔

فمن قرأ جمیعَ الاسماءِ المبارکۃِ بصلواتھا
لہٰذا جس نے یہ تمام اسماء نبویّہ صلوات و تسلیمات سمیت

المذکورۃِ فی ھٰذا الکتابِ وختمھا فقد صلّٰی علی
پڑھ لیے جو کتابِ ھذا میں مذکور ہیں تو اس نے نبی علیہ

النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ١٦٠٠ مرّۃٍ ۔ وروٰی
السلام پر درود بھیجا سولہ سو مرتبہ ۔ اور

النّسائی فی الیومِ و اللیلۃِ و البیھقی فی الدعوات عن
نسائیؒ نے کتاب یوم و لیلہ میں اور بیہقی نے کتاب دعوات میں

ابی بردۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلّی
ابو بردہؓ سے نبی علیہ السلام کی اس حدیث کی روایت کی ہے

اللّٰہ علیہ وسلم مَن صلّٰی علیّ مِن اُمّتی صلاۃً
کہ میری امّت میں سے جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے

مُخلِصًا مِن قلبہ صلّی اللّٰہُ علیہ بھا عشرَ صلواتٍ
اخلاص سے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں

ورفعہ بھا عشرَ درجاتٍ وکتب لہ بھا عشرَ حسناتٍ
اور اس کے دس درجات بلند فرمادیتے ہیں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں

ومحا عنہ عشرَ سیّئاتٍ ۔
اور اس کے دس گناہ معاف فرمادیتے ہیں ۔

عُلِم مِن ھٰذا الحدیث انّ مَن صلّٰی مرّۃً
معلوم ہوا اِس حدیث سے کہ ایک مرتبہ درود

واحدۃً نال اربعۃَ امورٍ من الاجر الامرُ الاوّلُ صلاۃُ
پڑھنے والا چار امور بطور ثواب کے کماتا ہے ۔ اوّل اللہ تعالیٰ کے

اللهِ عليه عشرَ مرّاتٍ والامرُ الثانی رفعُ عشرِ درجاتٍ
دس درود شریف ۔ دوم دس درجات کی بلندی ۔

والامر الثالث کتْبُ عشرِ حسناتٍ والامر الرابع محوُ
سوم دس نیکیوں کی کتابت ۔ چہارم دس

عَشرِ سَیِّئاتٍ ۔
گناہوں کی معافی ۔

ونتکلّم اوّلاً علی حساب الامر الاوّل ونفصِّله
ہم اوّلاً کلام کرتے ہیں امر اوّل کے حساب کی تفصیل پر ۔

وعلیك أن تقیسَ علیه حسابَ الامور الثلاثۃ الباقیۃِ
اور لازم ہے کہ تو قیاس کرلے اِس پر بقیہ تین امور کے حساب کو ۔

والامرُ سَهلٌ ۔
اور یہ کام آسان ہے ۔

فنقول ومِن اللہ التوفیقُ وهو حسبی ونِعم الوکیل
پس ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے اور بہتر کارساز

قد عُلِمَ من الحدیث المذکور انّ مَن صَلّی علی النبیِّ
معلوم ہوا حدیث مذکور سے کہ جو شخص درود بھیجے

صلّی اللہ علیه وسلّم مَرّۃً واحدۃً صَلّی اللہ عَلَیهِ
نبی علیہ السلام پر ایک مرتبہ تو اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار

عشرَ مَرّاتٍ وکذا یُصلِّی علیه الملائکۃُ عَشرًا کما
درود بھیجتے ہیں ۔ اسی طرح فرشتے بھی اس پر دس بار صلاۃ بھیجتے ہیں جیسا کہ

ثَبَتَ فی غیرِ واحدٍ مِن الاحادیث الصحیحۃ المرفوعۃ ۔
متعدد صحیح احادیث میں ثابت ہے ۔

وظَهَرَ لك من هٰذا البیان اَنّ اللہ عزّوجلّ یُصَلِّی
آپ پر واضح ہوئی بیانِ ہذا سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں

١٦٠٠٠ مرّۃٍ علی مَن یقرأ هٰذه الاَسماءَ النبویّۃَ بِصَلواتها
سولہ ہزار بار اُس شخص پر جو کتاب ہذا میں مذکور سارے اسماء نبویہ

المذکورة فی ھٰذا الکتاب مِن اوّلها الی آخرھا وذلك
صلوات سمیت پڑھ لے ۔ یعنی دس کو

بضرب عشرةٍ فی عدد ۱۶۰۰ وتُساویھا عددًا الصّلوات
سولہ سو میں ضرب دے کر۔ اور اتنی ہی تعداد ہے

الملکیّة علی ھٰذا القارئ المصلّی المسلِّم فعددُ
فرشتوں کی صلوات کی بھی اس قاری درود پڑھنے والے پر۔ پس

مجموع ھٰذہ الصّلواتِ الرّبّانیّةِ والملکیّةِ الحاصلة
کُل صلواتِ ربّانیّہ و ملکیّہ جو حاصل ہوئیں

للقارئ المذکور ۳۲۰۰۰ صلاةٍ ۔
اس قاری کو وہ ۳۲ ہزار ہیں ۔

ثم اعلم انّ لحسابِ صلاةِ الملائکةِ ھٰھُنا
جان لیں کہ یہاں فرشتوں کے درود شریف کے حساب کے

اربعةَ طُرُقٍ الطریقُ الاوّلُ اَن نفرض انّ المصلّی علی
چار طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ ہم فرض کرلیں کہ اِس قاری پر

ھٰذا القارئ انّما ھو مَلَكٌ واحدٌ فعلی ھٰذا عددُ
درود بھیجنے والا صرف ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ بنا بریں فرشتوں کی

الصّلواتِ والتسلیمات الملکیّةِ علی قارئِ ھٰذہ
صلوات (دعا و استغفار) کی تعداد درود شریف

الاسماء النبویّة المذکورة فی ھٰذا الکتاب بِصلواتھا
سمیت ان اسماء نبویّہ کے قاری پر

۱۶۰۰ صلاةٍ کما انّ عددَ الصّلوات الرحمانیّة ۱۶۰۰
سولہ ھزار ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی صلوات کی تعداد سولہ ہزار

صلاةٍ وقد تقدّم بیانُ ھٰذا الحساب اٰنفًا ۔
ہے ۔ اِس حساب کا بیان ابھی گزرا ۔

ولا یخفی علی ذوی النُّھی اَنّ ھٰذا الطریق خلافُ
اور مخفی نہیں ہے عقلمندوں پر کہ یہ طریقہ خلاف ہے

ماهو المتبادر الی الاذہان وخلافُ ظاہر النُّصوص
اُس بات کے جو متبادر الی الذہن ہے نیز یہ ظاہر نُصوص کے بھی خلاف ہے۔

فانّ المذکور فی آیۃ الصّلاۃ و فی الاحادیث کلمۃ
کیونکہ آیتِ صلاۃ (درود) و احادیث میں لفظِ

"الملائکۃ" بِصیغۃ جمع الکثرۃ وجمعُ الکثرۃ یُطلق
"ملائکہ" صیغۂ جمع کثرت ہی کا ذکر ہے اور جمع کثرت کا اطلاق ہوتا ہے

علیٰ مافوقَ العشرۃ او فوق الاثنین الی ما لا نہایۃ لہ
دس سے یا دو سے اوپر غیر متناہی عدد پر۔

و لم یثبُتْ نصٌّ فی تحدِید عددِ المصلّین من الملائکۃ
اور کسی نصّ میں معیّن تعداد کا ذکر نہیں درود (دعاو استغفار)

علیہم الصّلاۃ و السلامُ۔
بھیجنے والے فرشتوں کی۔

الطریقُ الثانی ان یُراد الملائکۃُ کلّھم
دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سب فرشتے مراد ہوں۔

اجمعون وھو المختار و الاعلقُ بالقلب لِکونہ اوفقَ
یہ قول مختار اور دل سے وابستہ ہے۔ کیونکہ یہ اللہ

لمقتضی سِعۃِ رحمۃِ اللہ تعالیٰ و اقربَ من مفھومِ
تعالیٰ کی وسیع رحمت کے تقاضے کے موافق ہے۔ اور قریب تر ہے

صِیغۃ جمع الکثرۃ الغیر المقیّدۃ بعددٍ محدودٍ
جمع کثرت کے مفہوم سے جو مقیّد نہیں ہے کسی عدد محدود

متعیِّنٍ۔
متعیّن سے۔

فعلیٰ ھٰذا مَن صلّی علی النبیّ صلی اللہ
بنابریں طریقہ جو شخص نبی علیہ السلام پر

علیہ وسلم مرّۃً صلّت علیہ ملائکۃُ اللہ کلّھم
درود شریف بھیجے ایک بار تو اس پر درود (استغفار) بھیجتے ہیں سب فرشتے

عشرًا۔ وھٰذا یَستلزِم اَن لا تُعَدَّ الصَّلوٰتُ
دس مرتبہ۔ اور یہ مستلزم ہے اِس امر کو کہ فرشتوں کی وہ صلوات

الملکیّۃُ الحاصلۃُ للمصلِّی مرَّۃً ولا تُحصٰی
(استغفار) شمار سے باہر ہیں جو ایک بار درود شریف پڑھنے والے کو حاصل ہوتی ہیں۔

کیف والملائکۃُ اکثرُ خلقِ اللہ تعالیٰ عدداً کما
کیوں کہ فرشتوں کی تعداد تمام انواع مخلوقات سے زیادہ ہے۔ جیساکہ

ثَبَتَ فی بعضِ الآثارِ المرفوعۃِ وغیرھا۔
ثابت ہے بعض احادیثِ مرفوعہ وغیرہ میں۔

وبالجملۃِ علیٰ تقدیرِ ارادۃِ الملائکۃ کلّھم
خلاصہ یہ ہے کہ کُل ملائکہ مراد لینے کی صورت میں

کان عددُ الصلوات والتسلیماتِ الملکیّۃِ الواصلۃِ
فرشتوں کی اُن صلوات (استغفار) کی تعداد جو پہنچتی ہے ایک بار

الیٰ مَن صلّیٰ وسلّم علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم
نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے والے شخص کو وہ احاطہ

مرّۃً واحدۃً غیرَ محصورٍ علیٰ حسب کون عددِ
سے باہر ہے۔ کیوں کہ خود فرشتوں کی

الملائکۃِ غیرَ محصورٍ بل کانَ عددُ ھٰذہِ الصّلواتِ
تعداد شمار سے باہر ہے۔ بلکہ صورتِ مذکورہ میں صلواتِ

والتسلیماتِ الملکیّۃِ ضِعفَ عددِ الملائکۃِ عشرَ
ملائکہ کی تعداد فرشتوں کی تعداد سے دس گنا

مرّاتٍ۔
زیادہ ہوگی۔

ھٰذا اجرُ مَن صلّیٰ عَلَی النبیّ علیہ الصّلاۃ والسلام
یہ تو ثواب ہے اُس شخص کا جو نبی علیہ السلام پر

مرّۃً واحدۃً فتفکَّر فی کثرۃ ثوابِ مَن قرأ جمیعَ
ایک بار درود بھیجے۔ پس غور کیجیے اُس شخص کے لامتناہی ثواب میں جس نے پڑھا

الاسماء النبويّة المذكورة فی ھٰذا الکتاب المبارک
صلوات سمیت اُن تمام اسماء نبویّہ کو جو کتاب ھذا میں

بصلواتها وهی ١٦٠٠ صلاةٍ فسبحان مَن لا یُبالغ منتھیٰ
مذکور ہیں۔ وہ صلوات سولہ سو ہیں۔ پس پاک و برتر ہے اللہ تعالیٰ کی ذات

سِعةِ رحمتِه ولا یقادر قدرها۔
جس کی رحمتِ وسیع کے منتہیٰ اور مقدار کا علم ناممکن ہے۔

الطریقُ الثالثُ اَن یُرادَ مِن الملائکة اقلُّ
تیسرا طریقہ یہ ہے کہ فرشتوں سے ان کی اتنی جماعت مراد ہو

عددٍ یدلّ علیه جمعُ الکثرة۔ واقلُّ مایدلّ علیه
جو کم سے کم جمع کثرت کا مصداق ہو۔ اور جمع کثرت کم از کم گیارہ

جمع الکثرة من العدد ھو احدَ عشرَ عند البعض و
کے عدد پر دلالت کرتی ہے بعض علماء کے نزدیک۔ اور عند البعض

ثلاثةٌ عند البعض۔
تین کے عدد پر۔

وحسابُ ھٰذا الطریق سَھلٌ یُستخرج نتیجتُه و
اس طریقہ کا حساب آسان ہے۔ ادنیٰ غور و تدبّر سے اس کے

مایؤول الیه بادنیٰ تدبُّرٍ۔ اِلّا اَنَّ ارادةَ ھٰذا الطریق
نتیجہ و حاصل کا استخراج کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اِس طریقہ کے مراد لینے کو

یَستبعِدھا العقلُ نظرًا الیٰ سِعةِ رحمةِ اللّٰه التی
عقل بعید سمجھتی ہے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کے پیش نظر

دائرتُھا اَوسعُ مِن کلِّ وَسیعٍ بخلاف ھٰذا الطریقِ
جس کا دائرہ ہر وسیع شئے سے زیادہ وسیع ہے۔ اور یہ طریقہ تو وُسعت

فانّه مَبنیٌّ عَلیٰ التضییق دون التّوسیع۔
کی بجائے تنگی پر مبنی ہے۔

الطریقُ الرابعُ اَن یُرادَ مِن الملائکة عددٌ منھم
چوتھا طریقہ یہ ہے کہ ملائکہ کی محدود جماعت یعنی

محدودٌ مثلاً بلیون مَلَكٍ وھٰذا العددُ وإن کان کبیرًا
ایک ارب فرشتے مراد ہوں ۔ اور یہ عدد (ارب) بظاہر اگرچہ بڑا

فی الظاھر لٰکنّہ فی جنبِ عددِ الملائکۃ الغیرالمتناھی
عدد ہے لیکن فرشتوں کے لامتناہی عدد کے مقابلے میں نہایت

اقلُّ شیءٍ ومثلُ قطرۃٍ واحدۃٍ فی مقابلۃ قطر ماء البحر
قلیل ہے ۔ اس کی نسبت وہ ہے جو ایک قطرے کی ہے وسیع سمندر کے پانی کے

المترامیۃ الاَطراف ۔
بے شمار قطروں سے ۔

فعلٰی تقدیر ارادۃ ھٰذا الطریقِ نقولُ ایضاحُ
اِس طریقہ کے ارادے کی صورت میں ہم کہتے ہیں کہ فرشتوں کی صلوات کے

حسابِ الصّلوات الملکیّۃ اَن نَضرِبَ عددَ ۱۶۰۰ فی
حساب کی توضیح یہ ہے کہ ہم سولہ سو (۱۶۰۰) کو ضرب دیتے ہیں

عشرۃ بلایین فیکونُ حاصلُ الضرب ۱۶،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰
دس ارب میں ۔ تو حاصلِ ضرب یہ ہے ۱۶،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ یعنی

صلاۃٍ وسلامٍ ھٰذا عددُ الصّلواتِ الملکیّۃِ الواصلۃِ
ایک نیل ۶۰ کھرب صلاۃ وسلام ۔ یہ فرشتوں کی اُن صلوات کی تعداد ہے جو پہنچتی ہے

الٰی مَن اَتمّ قراءۃَ جمیعِ الاسماءِ النبویّۃِ بصلواتِھا
اُس شخص کو جو کتابِ ھٰذا میں مذکور اسماءِ نبویّہ کو صلوات و

المذکورۃِ فی ھٰذا الکتاب ۔
تسلیمات سمیت ایک بار پڑھ لے ۔

واَمّا صلواتُ اللہ النازلۃِ علٰی ھٰذا القارئ
باقی اللہ تعالٰی کی صلوات (درود) جو اس قاری پر نازل ہوتی ہیں

فھی علاوۃٌ علٰی عددِ الصّلواتِ و التسلیمات
وہ ان صلوات وتسلیمات کے علاوہ ہیں جو فرشتوں کی طرف سے نازل

الملکیّۃ فانظُر یا اَخِی الکریم! الی صِغرِ حجمِ ھٰذا
ہوتی ہیں ۔ دیکھیے اے اخ کریم ! اس مبارک کتاب کے

الکتاب المبارك والٰی جزیل اجر تلاوته و
صغیر مُجمم کو اور اس کے پڑھنے کے لامتناہی عظیم

قراءته۔
ثواب کو۔

تنبیهٌ۔ ثم اعلم انّ ھٰنا طریقًا آخر لحساب اجر
تنبیہ - جان لیں کہ یہاں ایک طریقہ اور بھی ہے درود پڑھنے

المصلّی المسلّم متفرّعًا علیٰ اعتبار احد المسجدَین
والے کے ثواب کے حساب کا۔ وہ متفرّع ہے مسجد نبوی مبارک یا

المبارکین المسجدِ النبویّ و المسجد الحرام المکیّ و
مسجد حرم مکّی مبارک کے اعتبار پر۔ اور

علیٰ اعتبار قراءة الاسماءِ النبویّةِ المذکورةِ فی
اس اعتبار پر کہ کتابِ ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ صلوات

ھٰذا الکتاب مع الصّلوات فی احد ھٰذَین المسجدَین
سمیت ان دو مبارک مسجدوں میں سے کسی ایک میں

المبارکین۔
پڑھے جائیں۔

اَمّا اعتبارُ المسجدِ النبویِّ فایضاحه انّ مَن
اعتبارِ مسجدِ نبوی کا ایضاح یہ ہے کہ جس نے

قرأ مرّةً واحدةً کتابِیْ ھٰذا مع الاَسماءِ النبویّةِ
ایک بار پڑھی میری یہ کتاب اُن اسماء نبویّہ و صلوات

و الصّلواتِ المذکورةِ فیه فی المسجد النبویّ المبارکِ
سمیت جو اس میں مذکور ہیں مسجد نبوی مبارک میں

کان کمن صلّٰی فیما سواہ علیٰ النبیّ صلّی اللہ علیه
تو گویا اس نے مسجد نبوی کے ماسوا مقامات میں نبی علیہ السلام پر

وسلّم ١٦٠٠٠٠ مرّةٍ بضرب الفٍ فی عدد ١٦٠٠۔
درود بھیجا ١٦٠٠٠٠ مرتبہ۔ ھزار کو ١٦٠٠ میں ضرب دے کر۔

وذلك ١٦ لاك صلاةٍ و اللاكُ الواحدُ يُساوِی مائةَ
یہ کُل ۱۶ لاکھ صلاۃ ہیں۔ ایک لاکھ برابر ہوتا ہے سو

الفٍ۔
ہزار کے۔

او کمَن صلّٰی وسَلَّمَ علی النبیّ صلی اللہ
یا گویا کہ اُس شخص نے نبی علیہ السلام پر مسجدِ

علیہ وسلم فیما سواہ ٨٠٠٠٠٠٠ مرّۃٍ ای ثمانین
نبوی کے ماسوٰی جگہوں میں ٨٠٠٠٠٠٠ بار درود بھیجا یعنی اسّی

ملیون مرّۃٍ و لك اَن تقول ثمانیۃ کراتر و
ملیون مرتبہ۔ آپ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ٨ کروڑ بار درود پڑھا۔

الکرُوْرُ الواحدُ یُساوِی عشرۃَ ملایین و ذلك
ایک کروڑ دس ملیون کے برابر ہوتا ہے۔ اس کا مدار یہ

بضرب عدد ١٦٠٠ فی عدد ٥٠٠٠٠۔
ہے کہ سولہ سو کو ٥٠ ہزار میں ضرب دیں۔

لانّ الحسنۃَ الواحِدۃَ فی المسجدِ النبویّ
کیوں کہ مسجدِ نبوی میں ایک حسنہ (نیکی)

بالفٍ فیما سواہ کما فی الاحادیث الصحیحۃ او
ہزار حسنات کے برابر ہے جیسا کہ صحیح احادیث میں ہے یا

بخمسین الفًا کما فی بعض الاحادیث المرویّۃ
٥٠ ہزار کے برابر جیسا کہ مروی بعض احادیث

عن النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔
میں مذکور ہے۔

و امّا اعتبارُ المسجدِ الحرامِ المکیّ فتفصیلُ
باقی اعتبارِ مسجد حرام مکّی کے حساب کی تفصیل

حسابِہٖ اَنّ مَن قرَاَ کتابی ھٰذا وختمہٗ مرّۃً واحِدۃً
یہ ہے کہ جس شخص نے پڑھی میری یہ کتاب آخر تک ایک بار

مع الاسماءِ الشریفۃِ والصّلواتِ والتسلیمات المسطورۃ
ان اسماء نبویّہ شریفہ و صلوات و تسلیمات سمیت جو اس میں مکتوب

فیہ کان کمن صلّٰی وسلّم فیما سواہ من المواضع
ہیں تو گویا کہ اس نے مسجدِ حرام کے ماسوی جگہوں

علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ۱۶۰۰۰۰۰۰۰ مرّۃٍ ای
میں نبی علیہ السلام پر درود بھیجا ۱۶۰۰۰۰۰۰۰ بار یعنی

۱۶۰ ملیون صلاۃٍ وان شئتَ فقل ستّۃَ عشرکرُوْرًا۔
۱۶۰ ملیون درود بھیجے۔ یوں بھی آپ کہہ سکتے ہیں کہ ۱۶ کروڑ بار درود پڑھا۔

ومدارُ ھٰذا الحساب ما ثبتَ فی الاحادیث
اِس حساب کا مدار یہ بات ہے جو صحیح احادیث میں

الصّحیحۃِ انّ الحسنۃَ الواحدۃَ فی حرم مکّۃ المبارکۃ
ثابت ہے کہ ایک حسنہ مکّہ مکرّمہ کے حرم پاک

بمائۃ الف حسنۃٍ بل اکثر من ذٰلک وخیر۔
میں لاکھ حسنات کے برابر ہے بلکہ لاکھ سے بھی زیادہ ہے اور بہتر۔

فمآلُ ما ذکرنا مِن حسابِ الصّلوات فی
پس حاصل یہ ہے مذکورہ صدر حساب صلوات (درود) کا

المسجدَین المبارکَین انّ اللّٰہ تعالیٰ یُصلّی ۱۶۰
ان دو مبارک مسجدوں میں کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتے ہیں ۱۶

ملیون مرّۃ علیٰ مَن قرأ فی المسجد الحرام
کروڑ مرتبہ اس شخص پر جو پڑھے ایک بار مسجدِ حرام

الاسماءَ النبویّۃَ مع الصّلواتِ المذکورۃِ فی کتابی
مکی میں کتابِ ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ کو

ھٰذا مرّۃً واحدۃً کما انّہ تعالیٰ یُصلّی ۸۰ ملیون مرّۃ
صلوات سمیت۔ اور اللہ تعالیٰ ۸ کروڑ بار صلاۃ (درود) بھیجے

علیٰ مَن قرأھا فی المسجد النبویّ مرّۃً واحدۃً۔
ہیں اس پر جو انہیں مسجدِ نبوی میں ایک مرتبہ پڑھ لے۔

ثُمَّ اِنَّ المذکورِ اِنَّما ھو عدادُ الصَّلواتِ الرَّبَّانیّۃِ
مذکورہ صدر عدد صرف اللہ تعالیٰ کی صلوات کا ہے

الحاصلۃِ للقارئ فی احد المسجدَین المبارکین
جو حاصل ہیں قاری کو ان دو مسجدوں مسجدِ نبوی و

المسجدِ النبویّ والمسجدِ الحرامِ و قِسْ علٰی ھٰذا
مسجدِ حرام میں پڑھنے کی وجہ سے۔ تو انہی پر قیاس کر

عداد الصَّلواتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ لھٰذا القارئ
اُن صلواتِ ملکیّہ کی تعداد کو جو حاصل ہیں اِس قاری کو۔

حیث یُساوِی مِقدارُھا مقدارَ الصَّلواتِ الرَّحمانیّۃ
کیوں کہ صلواتِ ملکی کی تعداد ان صلواتِ رحمانیّہ کی تعداد کے برابر ہے

النازلۃ علٰی ھٰذا القارئ۔
جو اِس قاری پر نازل ہوتی ہیں۔

ھٰذا الحسابُ مترتِّبٌ علٰی تسلیمِ کون المصلِّی
صلاۃِ ملکی کا یہ حساب مبنی ہے اس امر کی تسلیم پر کہ صرف ایک

عَلٰی المصلِّی المسلِّم ملکًا واحدًا فقط کما تقدَّم بیانُہٗ
فرشتہ صلاۃ بھیجتا ہے درود بھیجنے والے شخص پر۔ جیسا کہ پہلے

من قبل۔
بتایا گیا۔

ولو سُلِّم کونُ الملائکۃِ کلِّھِم مُصلِّین
اور اگر ہم تسلیم کرلیں کہ سب فرشتے صلاۃ پڑھتے ہیں

علٰی مَن یُصلِّی علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم
اُس شخص پر جو درود بھیجے نبی علیہ السلام پر

کان عدادُ الصلواتِ و التسلیماتِ الملکیّۃِ الحاصلۃ
تو ملائکہ کی صلوات (دعاء واستغفار) و تسلیمات (سلام) جو

اَجرًا لقارئِ کتابِی ھٰذا و تالِی الاَسماءِ النبویّۃِ
حاصل ہیں بطور ثواب کے میری اس کتاب کے قاری اور اس میں

المذکورۃِ فیہ مع الصّلواتِ والتسلیمات فوقَ ما
مذکور مبارک اسماء نبویّہ صلوات وتسلیمات سمیت کے تالی کو وہ

یتصوّرہ العقولُ البشریّۃُ واکثرمن کلِّ کثیرٍ
باعتبار کثرت کے بلند ہیں تصورِ عقل سے اور زیادہ ہیں ہر اُس کثیر سے

تَستأنِسُہ اَذھانُنا وقلوبُنا۔
جس سے مانوس ہیں ہمارے اذہان وقلوب۔

ولو فُرِض اَنَّ الملائکۃَ المصلّین انّما ھم بلیون
اور اگر یہ فرض کیا جائے کہ صلاۃ پڑھنے والے فرشتے ایک ارب

ملَكٍ کما تقدَّم تفصیلُ ذٰلك کان عددُ الصلواتِ
ہیں جن کی تفصیل پہلے گزر گئی تو صلواتِ ملکی جو

الملکیّۃِ النازلۃِ علی المصلّی مرّۃً واحدۃً فی المسجدِ
نازل ہوتی ہیں ایک بار درود بھیجنے والے پر مسجدِ نبوی میں

النبویّ ٥٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠ صلاۃٍ بضرب البلیون فی
اُن کی تعداد ہے ٥٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠ صلاۃ۔ یعنی ایک ارب کو ٥٠ ہزار

خمسین الفًا۔
میں ضرب دے کر۔

واَمّا عددُ الصّلواتِ الملکیّۃِ الحاصلۃِ اَجرًا
باقی وہ صلواتِ ملکیّہ جو بطور ثواب حاصل ہیں

لمن قرأَ فی المسجدِ النبویّ مرّۃً واحدۃً ما فی کتابی
اُس شخص کو جو مسجدِ نبوی میں پڑھے ایک بار میری کتاب

ھٰذا من الاسماء النبویّۃ مع الصّلواتِ والتسلیماتِ
ھذا میں مذکور اسماء نبویّہ بھی اور ہر اسم کے ساتھ مکتوب

المسطورۃ مع کلّ اسمٍ فھو ٨٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠
صلاۃ وسلام بھی ان کی تعداد ہے ٨٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠

صلاۃٍ بضرب عدد ١٦٠٠ فی العددِ المذکور آنفًا وھو
صلاۃ۔ سولہ سو کو ضرب دے کر اُس عدد میں جو ابھی ذکر ہوا اور وہ

عدد ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ای یُضرب ۱۶۰۰ فی عدد
عدد یہ ہے ۵۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ یعنی ۱۶ سو کو ضرب دیں ان

الصَّلٰوات الملکیّۃ الحاصلۃ اجرًا للمصلّی علی النبیّ
صلوات ملکیّہ کے عدد میں جو بطور ثواب کے حاصل ہیں اس شخص کو جو

صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فی المسجد النبویّ مَرَّۃً
نبی علیہ السلام پر درود بھیجے مسجد نبوی میں

واحدۃً۔
ایک بار۔

ھٰذا واما بیانُ حساب الصَّلٰوات والتسلیمات
باقی مسجد حرام مکی میں مَلَکی صلوات و تسلیمات کے

الملکیّۃ فی المسجد الحرام علیٰ ھٰذا التقدیر
حساب کا خلاصہ بتقدیر ھذا یہ ہے کہ

فمحصولہ انّ مَن صَلّی علی النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ
جس نے نبی علیہ السلام پر ایک بار درود

وسلّم مرّۃً واحدۃً فی الحرم المکّیّ او فی المسجد
شریف بھیجا حرم مکّی میں یا مسجد حرام

الحرام المکّیّ کانَ عددُ الصَّلٰوات الملکیّۃ الواصلۃ
مکّی میں تو اُسے فرشتوں کی طرف سے بطور

الیہ بفضل اللّٰہ تعالیٰ وانعامہ اجرًا و ثوابًا
ثواب کے پہنچنے والی صلوات کی تعداد ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام سے

۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ صلاۃٍ بضرب مائۃ الفٍ فی
۱۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰،۰۰۰ یعنی ایک لاکھ کو ارب میں ضرب

البلیون۔
دے کر۔

ومَن ختم فی المسجد الحرام او فی الحرم
اور جو شخص پوری طرح پڑھ لے مسجد حرام میں یا حرم

المکیّ ما فی ھٰذا الکتاب من الاسماءِ النبویّۃِ
مکّی ہیں کتابِ ھٰذا میں مذکور اسماء نبویّہ کو

بِصلواتہا و تسلیماتہا کان عددُ الصّلواتِ والتسلیماتِ
صلوات و تسلیمات سمیت تو مَلکی صلوات و تسلیمات

الملکیّۃِ الواصلۃِ الیہِ بفضل اللہ عزَّ وجلّ وکرمہ
جو اسے بطور ثواب پہنچتی ہیں اللہ کے فضل سے ان کی تعداد ہے

١٦٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠ صلاۃٍ و تسلیمۃٍ۔
١٦٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠،٠٠٠ صلاۃ و سلام ۔

و ذلك بِضرب عددِ ١٦٠٠ فی عَدَد صَلَواتٍ
بایں طور کہ ١٦٠٠ کو ضرب دیں اُن صلوات کے عدد میں

ینالہ اجرًا و ثوابًا مَن صَلّٰی مرّۃً واحدۃً عَلَی النبیّ
جو حاصل ہیں بطور اجر و ثواب کے نبی علیہ السلام پر ایک بار

صَلّی اللہ علیہ و سلّم فی المسجد الحرام المبارکِ۔
درود بھیجنے والے کو مسجدِ حرام مبارک ہیں ۔

تنبیہٌ ۔ قد سَلَف فی اَوّل ھٰذہ الفائدۃِ انّہ
تنبیہ ۔ یہ بات گزر چکی ہے اِس فائدہ کی ابتداء میں کہ

یُستَفاد من الحدیث المذکور ھناك لابی بردۃ رضی
مستفاد ہوتے ہیں وہاں پر مذکور حدیث ابو بردہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ اربعۃُ امورٍ وَھِیَ الأجور الاربعۃ
اللہ عنہ سے چار امور ۔ اور یہ چار اجر ہیں

التی ینالھا بفضل اللہ وکرمہ مَن یُصلّی مرّۃً واحدۃً
جنہیں حاصل کرتا ہے اللہ کے فضل سے وہ شخص جو درود نہ بھیجے

علی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔ الاوّلُ اجرُ عشر
ایک بار نبی علیہ السلام پر۔ اوّل اللہ تعالیٰ کی دس

صلواتٍ ربّانیّۃٍ۔ الثانی رفعُ عشرِ درجاتٍ لہ۔
صلوات کا حصول ۔ دوم دس درجات کی بلندی ۔

الثالثُ كتابةُ عشرِ حَسَناتٍ لہ-الرّابعُ محوُ عشرِ
سوم دس حسنات (نیکیوں) کی کتابت- چہارم دس گناہوں

سيّئاتٍ لہ-
کی معافی-

والبیانُ المطنّبُ الذی مضٰی ذکرُہ مختصٌّ بالامر
اور مذکورہ صدر طویل بیان مختص ہے امراوّل کے

الاوّل وھو حسابُ عشرِ صلواتٍ رحمانیّۃٍ وملکیّۃٍ
ساتھ- اور وہ ہے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کی اُن دس دس صلوات کا

نازلۃٍ علی المصلّی المسلِّمِ مرّۃً واحدۃً-
حساب جو نازل ہوتی ہیں ایک بار درود پڑھنے والے پر-

وبعدَ ماضبطتَ حسابَ الامرِ الاوّل و
امراوّل کے حساب کو اچھی طرح ضبط کرنے کے بعد

تمکّنتَ منہ یسھل لك اَن تقِیسَ علیہ تفصیلَ
آپ کے لیے آسان ہے اس پر بقیہ تین اُمور

حسابِ الامورِ الثلاثۃِ الباقیۃِ ولا یستصعب
کے حساب کو قیاس کرنا اور مشکل نہیں ہے

علیك فھمُ وُجوھِہا ونذکرُھُنا خلاصۃَ ذلك
اُن کی مختلف وُجوہ کا فہم- یہاں ہم ذکر کرتے ہیں ان کا خلاصہ

تطییبًا لقلوب قُرّاءِ ھٰذا الکتاب المبارك وترغیبًا
اِس کتاب کے پڑھنے والوں کے دلوں کو خوش کرنے کی خاطر

لھم الی قراءتہ و الی الاکثار مِنَ الصلوات و
اور اس کتاب کے پڑھنے اور نبی علیہ السلام پر کثرت سے

التبریکات و التسلیمات علی النبیّ صلی اللہ علیہ
صلوات و تبریکات و تسلیمات (درود) بھیجنے کی ترغیب

وسلم-
کے لیے-

فنقول بتوفيق الله تعالىٰ و منّه أمّا الامر
پس ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق و کرم سے کہ امر ثانی کا

الثانی فحسابه انّ من قرأ ما فی هٰذا الكتاب
حساب یہ ہے کہ جو شخص پڑھے اس کتاب میں مذکور

من الأسماء النبويّة بصلواتها وتبريكاتها وتسليماتها
اسماء نبویّہ کو بھی اور ہر اسم مبارک کے ساتھ مکتوب

المسطورة مع كل اسمٍ منها و أتمّه فی ایّ موضعٍ
صلاۃ و سلام و تبریک کو بھی مکمل طور پر کسی جگہ

من المواضع رفعه الله عزّ وجلّ بذلك ١٦٠٠٠ درجةٍ
و مقام میں تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں اس پر سولہ ہزار درجات

وكتب له بذالك ١٦٠٠٠ حسنةٍ ومحا عنه بذلك ١٦٠٠٠
بلندی کے اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے سولہ ہزار نیکیاں اور معاف فرما دیتے ہیں اس کے

سيّئةٍ۔
سولہ ہزار گناہ۔

وذلك بضربِ عشرةٍ فی عدد ١٦٠٠ و
بایں طور کہ دس کو سولہ سو میں ضرب دیں۔

قد عرفت فی بدء هٰذه الفائدة انّ عدد
کیونکہ آپ کو معلوم ہوا اِس فائدہ کی ابتداء میں کہ اسماء

الصّلوات المرقومةِ مع الاسماء النبويّة فی هٰذا
نبویّہ کے ساتھ مکتوب صلوات (درود) کتابِ ھٰذا

الكتاب ١٦٠٠ صلاةٍ۔
میں سولہ سو ہیں۔

ومن قرأ فی المسجدِ النبوىّ مرّةً واحدةً
اور جس شخص نے مسجدِ نبوی میں پڑھ لیے ایک بار

الأسماءَ النبويّة الشريفة المذكورة فی هٰذا
کتاب ھٰذا میں مذکور اسماء نبویّہ اُن

الكتاب مع صلواتها وتسليماتها المرقومة مع كلِّ
صلوات و تسلیمات سمیت جو مکتوب ہیں ہر ایک اسم

اسمٍ منها رفعه الله تعالیٰ بذلك ٨٠،٠٠٠،٠٠٠ درجة
کے ساتھ تو اسے اللہ تعالیٰ آٹھ کروڑ بلند درجات عطا فرمادیتے ہیں۔

ای رفعه ثمانین ملیون درجةً وكتب له بذلك
یعنی ٨٠ ملیون درجات۔ اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے

ثمانین ملیون حسنة و محا عنه بذلك ثمانين
٨ کروڑ نیکیاں اور معاف فرمادیتے ہیں اس کے

مليون سيّئة بضرب عدد ١٦٠٠ فی عدد ٥٠٠٠٠ و
٨ کروڑ گناہ۔ بایں طریقہ کہ ١٦٠٠ کو ضرب دیں ٥٠ ہزار میں۔

وجهُ ذلك انّ الحسنةَ الواحدة فی المسجد النبويّ
اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک حسنہ مسجدِ نبوی میں اس کے

بخمسين الف حسنةٍ فيما سواه۔
ماسوٰی کی ٥٠ ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔

و من قرأ مرةً واحدةً ما فی هٰذا الكتاب
اور جس نے ایک مرتبہ اِس کتاب میں مذکور اسماء

من الاسماءِ النبويّة مع الصّلواتِ و التسليماتِ
نبویّہ کو اُن صلوات و تسلیمات سمیت جو مکتوب ہیں

المكتوبة مع كلِّ اسمٍ منها فی المسجد الحرام
ہر اسم کے ساتھ پڑھا مسجدِ حرام میں

او فی الحرمِ المكّیّ رفعه الله تعالیٰ و سبحانه بذلك
یا حرمِ مکّہ مبارکہ میں تو اس کے طفیل اللہ تعالیٰ بلند فرمادیتے ہیں اس کے

١٦٠،٠٠٠،٠٠٠ درجةٍ ای رفعه ١٦٠ مليون درجة
سولہ کروڑ درجات یعنی ١٦٠ ملیون درجات۔

وكتب له بذلك ١٦٠ مليون حسنةً و محا عنه
اور لکھ دیتے ہیں اس کے لیے سولہ کروڑ حسنات اور معاف فرمادیتے ہیں

بذلك ١٦٠ مليون سيئة وذلك بضرب عدد ١٦٠٠
اس کے سولہ کروڑ گناہ۔ بایں طریقہ کہ ۱۶۰۰ کو ایک لاکھ

فی مائة الفٍ۔
میں ضرب دیں۔

وعلّة ذٰلك ما رُوِی فی الاحادیث الصحیحة انّ
اِس حساب کی وجہ وہ ہے جو صحیح احادیث میں مروی ہے

الحسنة الواحدة فی المسجد الحرام بل فی الحرم
کہ ایک حسنہ مسجدِ حرام میں بلکہ سارے حرم

المکیّ کلّه کما صرّح به غیرُ واحدٍ من العُلماء
مکّہ مکرّمہ میں جیساکہ تصریح کی ہے متعدد علماء کبار نے

المحقّقین بمائة الفِ حسنةٍ فیما سواه۔
اس کے ماسوا جگہوں کی ایک لاکھ حسنات کے برابر ہے۔

الفائدةُ الثامنة عشرة۔ یجدُرُ بنا ان
اٹھارہواں فائدہ۔ ہمارے لیے مناسب ہے کہ

نذکرُ ھھنا اسماءَ اللهِ الحُسنٰی اذ النظیرُ یأنس
یہاں ذکر کریں اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ۔ کیونکہ نظیریں و مثیلیں

بالنظیر ویذکِّرہ و المثیلُ یألف بالمثیل ویجذِبُه
آپس میں اُنس و علاقہ کی وجہ سے ایک دوسرے کو یاد دلاتے اور کھینچتے ہیں۔

فاقولُ اِنّ الله تعالٰی مائةً اسمٍ الّا واحدًا و قد
پس میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ علماء وغیرہ کا

جرّبَ العلماءُ وغیرُھم قبولَ الدُّعاءِ بعدَ ذکر
تجربہ ہے کہ ان کے پڑھنے کے بعد دعاء

اَسماء الله تعالٰی و فی الحدیث انّ للّٰه تعالٰی تسعةً
قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے

و تسعین اسمًا مَن اَحصاھا دَخَل الجنّةَ واختلفَ
(۹۹) نام ہیں جس شخص نے ان کا اِحصاء کیا وہ جنّتی ہوگا۔ علماء کا

العُلماءُ رحمهم الله تعالیٰ فی معنی الاحصاء ھٰھنا علیٰ
اختلاف ہے احصاء کے معنی ہیں یہاں ان کے کئی

اقوالٍ ۔ الاوّل معنی قولہ "مَن احصاھا" مَن حفِظھا
اقوال ہیں ۔ قولِ اوّل ۔ احصاء کا معنی یہ ہے کہ جس نے انہیں یاد کیا

دخل الجنّۃ فانّ الحفظ یحصل بالاحصاء و تکرار
وہ جنّتی ہوگا ۔ کیونکہ حفظ حاصل ہوتا ہے شمار کرنے اور تکرار

مجموعھا ۔ الثانی مَن عَدّھا واستوفاھا بالدُّعاء و
سے ۔ قولِ دوم ۔ جس نے دعاء کے وقت پوری طرح یہ اسماء

قَرَأَ کلّھا عند الدعاء ولم یقتصر علیٰ بعضِھا
شمار کیے اور پڑھے اور اقتصار نہیں کیا ان میں سے بعض پر

فی الثناء بہ علی اللہ تعالیٰ ۔ الثالث مَن
اللہ تعالیٰ کی ثنا کرتے وقت ۔ قولِ سوم ۔ جس نے

اَحاطَ بمعانیھا و بما تضمّنتہ من الاحکام والاشارات
احاطہ کیا ان کے معانی کا اور ان کے ضمن میں احکام و اشارات

و الاسرار ۔ الرابع مَن احصاھا علمًا و ایمانًا وحصرًا
و اسرار کا ۔ قولِ چہارم ۔ جس نے ان کا احاطہ کیا علم و ایمان اور شمار کے

و تعدادًا ۔ الخامس مَن قَرَأَ القرآنَ حتّٰی یختمہ
لحاظ سے ۔ قولِ پنجم ۔ جس نے سارے قرآن کو پڑھا ۔ کیونکہ تمام اسماء اللہ

لانّھا فیہ ۔ السادس مَن قرأھا متبرّکًا بقراءتھا
قرآن میں موجود ہیں ۔ قولِ ششم ۔ جس نے بطورِ تبرّک اخلاص سے

مخلصًا من قلبہ ۔ السابع مَن اَطاقھا کقولہ تعالیٰ
انہیں پڑھا ۔ قولِ ہفتم ۔ جس میں ان کی طاقت تھی ۔ قرآن میں ہے

علم اَلَّن تحصوہ ۔ ای من اطاق قیامًا بحقّ
اللہ کو علم ہے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ۔ یعنی جس نے ان اسماء کے

ھٰذہ الاسماء الحسنیٰ و عملًا بمقتضاھا باعتبار
مفہوم کا حق ادا کیا اور ان کے مقتضیٰ پر عمل کیا باعتبار

معانیها والتزامِ نفسه بواجبها کعِلمه بانّه رزّاقٌ
معانی کے اور ان کی دعوت کا التزام کیا مثلاً اسے اللہ کے رزّاق ہونے کا علم ہوا

فوثق بکونه رازقًا فاطمئنّ قلبه فی امر الرزق
تو اعتماد کیا اس کے رازق ہونے پر اور اس کا دل مطمئن ہوا رزق کے بارے میں۔

وکعلمه بانّه سمیعٌ فکفّ لسانه عن کلّ ما
یا اسے علم ہوا کہ وہ سمیع ہے تو اس نے اپنی زبان ہر قبیح سے

هو قبیحٌ ۔
روک دی ۔

اخرج الترمذیّ فی الجامع باسناده عن ابی
ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع میں باسند ابو ھریرہؓ

هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسولُ اللہ صلی
کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ نبی علیہ السلام کا

اللہ علیه وسلم انّ للہ تعالیٰ تسعةً وتسعین اسمًا
ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء ہیں

مائةً غیر واحدةٍ مَن اَحصاها دخل الجنّة ۔
یعنی ایک کم سو جس نے ان کا احصاء کیا وہ جنّت میں داخل ہوگا۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۱ الرَّحْمٰنُ ۲ الرَّحِیْمُ ۳
الْمَلِكُ ۴ الْقُدُّوْسُ ۵ السَّلَامُ ۶ الْمُؤْمِنُ ۷ الْمُهَیْمِنُ ۸
الْعَزِیْزُ ۹ الْجَبَّارُ ۱۰ الْمُتَکَبِّرُ ۱۱ الْخَالِقُ ۱۲ الْبَارِئُ ۱۳
الْمُصَوِّرُ ۱۴ الْغَفَّارُ ۱۵ الْقَهَّارُ ۱۶ الْوَهَّابُ ۱۷ الرَّزَّاقُ ۱۸
الْفَتَّاحُ ۱۹ الْعَلِیْمُ ۲۰ الْقَابِضُ ۲۱ الْبَاسِطُ ۲۲ الْخَافِضُ ۲۳
الرَّافِعُ ۲۴ الْمُعِزُّ ۲۵ الْمُذِلُّ ۲۶ السَّمِیْعُ ۲۷ الْبَصِیْرُ ۲۸
الْحَکَمُ ۲۹ الْعَدْلُ ۳۰ اللَّطِیْفُ ۳۱ الْخَبِیْرُ ۳۲ الْحَلِیْمُ ۳۳

الْعَظِيْمُ ٣٤ الْغَفُوْرُ ٣٥ الشَّكُوْرُ ٣٦ الْعَلِيُّ ٣٧ الْكَبِيْرُ ٣٨
الْحَفِيْظُ ٣٩ الْمُقِيْتُ ٤٠ الْحَسِيْبُ ٤١ الْجَلِيْلُ ٤٢ الْكَرِيْمُ ٤٣
الرَّقِيْبُ ٤٤ الْمُجِيْبُ ٤٥ الْوَاسِعُ ٤٦ الْحَكِيْمُ ٤٧ الْوَدُوْدُ ٤٨
الْمَجِيْدُ ٤٩ الْبَاعِثُ ٥٠ الشَّهِيْدُ ٥١ الْحَقُّ ٥٢ الْوَكِيْلُ ٥٣
الْقَوِيُّ ٥٤ الْمَتِيْنُ ٥٥ الْوَلِيُّ ٥٦ الْحَمِيْدُ ٥٧ الْمُحْصِيْ ٥٨
الْمُبْدِئُ ٥٩ الْمُعِيْدُ ٦٠ الْمُحْيِيْ ٦١ الْمُمِيْتُ ٦٢ الْحَيُّ ٦٣
الْقَيُّوْمُ ٦٤ الْوَاجِدُ ٦٥ الْمَاجِدُ ٦٦ الْوَاحِدُ ٦٧ الْاَحَدُ ٦٨
الصَّمَدُ ٦٩ الْقَادِرُ ٧٠ الْمُقْتَدِرُ ٧١ الْمُقَدِّمُ ٧٢ الْمُؤَخِّرُ ٧٣
الْاَوَّلُ ٧٤ الْاٰخِرُ ٧٥ الظَّاهِرُ ٧٦ الْبَاطِنُ ٧٧ الْوَالِيْ ٧٨
الْمُتَعَالِيْ ٧٩ الْبَرُّ ٨٠ التَّوَّابُ ٨١ الْمُنْتَقِمُ ٨٢ الْعَفُوُّ ٨٣
الرَّءُوْفُ ٨٤ مَالِكُ الْمُلْكِ ٨٥ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ
الْمُقْسِطُ ٨٦ الْجَامِعُ ٨٧ الْغَنِيُّ ٨٨ الْمُغْنِيْ ٨٩ الْمَانِعُ ٩٠
الضَّارُّ ٩١ النَّافِعُ ٩٢ النُّوْرُ ٩٣ الْهَادِيْ ٩٤ الْبَدِيْعُ ٩٥
الْبَاقِيْ ٩٦ الْوَارِثُ ٩٧ الرَّشِيْدُ ٩٨ الصَّبُوْرُ ٩٩

هٰذا وبعد ذكر الفوائد نشرع في سوق الاسماء النبويّة مع
لیجیے۔ ذکر فوائد کے بعد ہم شروع کرتے ہیں اسماء نبویّہ کا بیان

الصّلوات والتّسليمات وجعلتها أحزابا ثلاثة فسبعة تيسيرا
صلوات و تسلیمات سمیت۔ میں نے ان اسماء کے اوّلاً تین ثانیاً سات حصے کر دیے ہیں تاکہ

للامر فيقرأ كلّ يوم حزب منها فها وَ اقرأوها بتوفيق الله تعالى۔
باآسانی ہر روز ان میں سے ایک حزب پڑھا جائے۔ پس اب تم ان اسماء کا پڑھنا شروع کرو اللہ کی توفیق سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَحْمَدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْخَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَاحِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

⑤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَاشِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ⑥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَاقِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ⑦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقَفّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ⑧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ⑨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبَشِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ⑩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّذِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ⑪ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُبِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الدَّاعِیْ
اِلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُزَّمِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُدَّثِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّهِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْهَادِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّاهِدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
يٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا طٰهٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ

يٰسٓ : قال ابن الحنفية كافى دلائل النبوة للبيهقى معناه يا محمد. شرح الشفا للشهاب ج ١ ص ١٩١ .

طٰهٰ : ذكره غير واحد فى الأسماء النبويّة و ورد فى حديث رواه ابن مردويه .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ التَّوْبَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ (٢٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رَسُوْلِ الْمَلَاحِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٢٦) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا قُثَمَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
(٢٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَاتِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ (٢٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَاتِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٢٩) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَبِى الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ (٣٠)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَبِى اِبْرَاهِيْمَ

قُثَم : بضم ففتح معناه جامع الخير. هو ممنوع الصرف كما ذكره ابن فارس. شرح الشفاج ٢ ص ٣٩٢.

صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ

(۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡاَبَرِّ

بِاللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ (۳۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا

الۡاَبۡطَحِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡاَتۡقٰى لِلّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۳۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا اَتۡقَى النَّاسِ

صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ (۳۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا

الۡاَجۡوَدِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ

وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (۳۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ

عَلٰى سَيِّدِنَا اَجۡوَدِ النَّاسِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحَدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحْسَنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَحْسَنِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰخِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَجِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَخْشٰى لِلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

أجيد: كأحمد لأنه يجيد امته عن النار.

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاٰخِذِ بِالْحُجُزَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اٰخِرَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اُذُنِ خَيْرٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَرْجَحِ النَّاسِ
عَقْلًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَرْحَمِ النَّاسِ بِالْعِبَادِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَزْهَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

آخرايا : هو اسمه في الإنجيل معناه آخر الأنبياء. كذا في الشامي.

عَلٰى سَيِّدِنَا اَشْجَعِ النَّاسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٠﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَصْدَقِ
فِى اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَطْيَبِ النَّاسِ رِيْحًا صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَعَزِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَعْلٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَعْلَمِ بِاللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اَكْثَرِ الْاَنْبِيَاءِ تَبْعًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَكْرَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَكْرَمِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَ
الْاٰخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَكْرَمِ وُلْدِ
اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦١﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اِمَامِ
الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَبِى الطَّاهِرِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَبِى الطَّيِّبِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمْ ﴿٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الرَّحْمَةِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿٦٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

اِمَامِ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ
وَعَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۶۷﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْاِمَامِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۸﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا اِمَامِ الرُّسُلِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا الْاٰمِرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۰﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْاٰمِنِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰی سَیِّدِنَا اَمَنَةِ اَصْحَابِہٖ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَ

سَلَّمَ ﴿۷۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَمِيْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۷۳﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاُمِّيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَنْعُمِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿۷۵﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوَّلِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿۷۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ شَافِعٍ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿۷۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ مُشَفَّعٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَوَّلِ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَبْلَجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اُحَادَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

أحاد: اسم عدد غير منصرف سُمّي به لأنّه واحد في خصائص ليست لغيره. زرقاني.

اَحْسَنِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَنْقٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَجَلِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَحْشَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَخُوْنَاخٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَدْعَجِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

أحشم : أى اكثر الناس وقارًا .

أخونّاخ : أى صحيح الإسلام و كامله .

عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَدْوَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٩٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَمَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٩١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَمَنَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَرْجَحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَرْحَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٩٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَزَجِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٩٥) اَللّٰهُمَّ

أَمَنَة : أي سبب الأمن.

أَزَجّ : هو المقوس الحاجب.

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَزْكٰى صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَسَدِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٩٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَشَدِّ
حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَشْنَبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَصْدَقِ النَّاسِ لَهْجَةً صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿١٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

أَشْنَب : من الشنب و هو رونق الأسنان و عذوبتها .

الْاَطْيَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٠١ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَعْظَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٠٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَغَرِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٠٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَفْصَحِ الْعَرَبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٠٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاِكْلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
١٠٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْاَمْجَدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٠٦ اَللّٰهُمَّ

إِكْلِيل : أي التاج لأنه تاج الأنبياء .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اِمَامِ الْعَالَمِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿١٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَلْمَعِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿١٠٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ الْعَامِلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿١٠٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اِمَامِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿١١٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَوْفَى النَّاسِ ذِمَامًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿١١١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

اَلْمَعِيّ : صائب الرأی .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَنْوَرِ الْمُتَجَرِّدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١١٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْاَوَّاهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوْسَطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ
مِنْ اَنْفُسِهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اَوَّلِ
الرُّسُلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١١٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اٰيَةِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿١١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْاَبْيَضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ وَسَلَّمَ
﴿١١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اَصْدَقِ الْخَلْقِ حَدِيْثًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ
وَسَلَّمَ ﴿١١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَكْرَمِ الْخَلْقِ نَسَبًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ
وَسَلَّمَ ﴿١٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَفْضَلِ الْخَلْقِ حَسَبًا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكَ
وَسَلَّمَ ﴿١٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اَنْفَسِ الْعَرَبِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ
وَسَلِّمْ
١٢٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَرِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَارْقَلِيْطِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ١٢٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَاطِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبُرْهَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٢٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا بُشْرٰى عِيْسٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى عِيْسٰى وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

بارقليط و فارقليط : بفتح الراء و سكونها . اسمه في الانجيل و معناه روح الحق او الفارق بين الحق و الباطل أو المخلص . زرقاني ج ٣ .

اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَشِيْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبُشْرٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٢٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَصِيْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَلِيْغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَالِغِ الْبَيَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٣٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَيِّنَةِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿١٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿١٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿١٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَاهِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿١٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَدْرِ الْبَاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿١٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَحْرِ الزَّاخِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

باهي : الحسن الجميل .

(١٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَدِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (١٣٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَدْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ (١٤٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْبَرْقِيْطِسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(١٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَهَاءِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (١٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْبَهِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
(١٤٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْبَدْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

بَرْقِيطِس: بفتح فسكون ففتح فكسر. قال ابن إسحاق هو محمد بالرومية.

بَدْء: السيد الذى يبدأ به إذا عدّ السادات.

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
التَّالِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّذْكِرَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّقِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا التَّنْزِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٤٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التِّهَامِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

تالي : المتبع لمن تقدمه .
تنزيل : بمعنى المنزل المرسل أو المنزّل اليه الوحي .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا التَّلْقِيطِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
١٥٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ثَانِيَ
اثْنَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمْ ١٥١ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الثِّمَالِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ
١٥٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْجَوَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمْ ١٥٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْجَبَّارِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ١٥٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْجَدِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى

ثمال : يعني المعين و الكافي .

جدّ : بفتح الجيم وضمها العظيم الجليل القدر وبكسر الجيم الحظ أي صاحب الحظّ العظيم عند الله .

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٥٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْجِدِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْجِدِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْجَوَّادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْجَامِعِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْجَلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْجَحْجَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(١٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَاتِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (١٦٢) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حِزْبِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (١٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَافِظِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(١٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَاكِمِ بِمَا أَرَاهُ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(١٦٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَامِدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

جَحْجَم : كجعفر هو العظيم الهامة المستدير الوجه .

حاتم : من اسمائه في الكتب السالفة. قاله كعب الاحبار ومعناه أحسن الأنبياء خَلقًا وخُلقًا .

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَامِلِ لِوَاءِ
الْحَمْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَائِلِ لِاُمَّتِهٖ
عَنِ النَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَبِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَبِيْبِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿١٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحِجَازِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحُجَّةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا حُجَّةِ اللهِ عَلَى الْخَلَائِقِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حِرْزِ الْاُمِّيِّيْنَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَرَمِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَرِيْصِ عَلَى الْاِيْمَانِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَسِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَفِيْظِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَقِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَكِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٨٢
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَلِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٨٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَمَّادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
١٨٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
حَمْطَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ١٨٥ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَمْيَاطَا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ١٨٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
١٨٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

حَمْطَايَا أو حميَاطا : من أسمائه في الكتب السالفة ، أي حامي الحرم .

حٰمٓ عٓسٓقٓ : ذكره ابن دحية و حكوه عن جعفر بن محمد و نقل عن ابن عباس انه من أسماء الله .

الْحَفِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَمْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿١٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَنِيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿١٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَمِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٩١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا حَاطَ حَاطَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿١٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَامِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

حَفِيّ : أي البر اللطيف أو العارف بالشئ حق معرفته .

حاطَ حاطَ : قال العزفي هو اسمه في الزبور و لم يذكر معناه .

وَسَلِّمْ ﴿١٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
حَبَنْطَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَكَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحُلَاحِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿١٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْحَنَّانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْحَيِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿١٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْحَيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

حَبَنْطًا : قال العزفي هو اسمه في الانجيل ومعناه الفارق بين الحق و الباطل.

حُلاحِل : السيد الشجاع أو كبير المروءة.

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿١٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَبِيْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٠١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَلِيْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خَلِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٢٠٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
الْبَرِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٦ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ خَلْقِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ
الْاُمَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٠٨ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
الْعَالَمِيْنَ طُرًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٢٠٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ
النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٢١٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا خَيْرِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٢١١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا خِيَرَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
٢١٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
٢١٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
خَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
٢١٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢١٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَاشِعِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْخَاضِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٢١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَالِصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٢١٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خَطِيْبِ
الْوَافِدِيْنَ عَلَى اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٢١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْخَلِيْفَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٠﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْخَافِضِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٢١﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْخَیْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٢﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
خَلِیْفَۃِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٣﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْخَیِّرِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٤﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا خَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٢٢٥﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا خِيرَةِ اللّٰهِ فِى
الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٢٢٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٢٢٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا دَعْوَةِ
النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى
نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٢٢٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَلِيْلِ الْخَيْرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٢٢٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَارِ الْحِكْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الدَّلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الدَّامِغِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٣٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الدَّانِىْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا دَهْثَمٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الذَّاكِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ

تیسری منزل ، بدایۃ الحزب الثالث

دَهْثَم : كجعفر ، السهل الخلق .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذَّاكِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِكْرِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِي الْحَقِّ الْمَوْرُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٣٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِي الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا ذِي الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى الصِّرَاطِ
الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤١﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْقُوَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْمُعْجِزَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْمَكَانَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْحُرْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٤٥﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٢٤٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى الْفَضْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٤٧)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْوَسِيْلَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٤٨)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْعِزَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٤٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذُّخْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (٢٥٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الذَّكَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى التَّاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٥٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْجِهَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى السَّيْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى السَّكِيْنَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٥٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى طَيْبَةَ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا ذِى الْعَطَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
ذِى الْفُتُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٥٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْقَضِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٥٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى
الْهِرَاوَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى الْحَطِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

ذُو القَضِيْب : أي ذو السيف الرقيق . قاله الشامي و الزرقاني .

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٦١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا ذِى الْمِيْسَمِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ
٢٦٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّاضِىْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّاغِبِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّافِعِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٦٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْبُرَاقِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ

ذِى الْمِيْسَم : أى ذو الجمال و الحسن .

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْبَعِيْرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ الْجَمَلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ النَّاقَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَاكِبِ النَّجِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٢٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ لِّلْاُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٢٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا رَحْمَةٍ مُّهْدَاةٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٢٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّحِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ
الرَّاحَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّشِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّفِيْعِ الذِّكْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٢٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّقِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٨١﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

رَفِيعِ الدَّرَجَاتِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
۲۸۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
رُوحِ الْحَقِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۲۸۳
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رُوحِ
الْقُدُسِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۲۸۴ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّؤُوفِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۲۸۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رُكْنِ الْمُتَوَاضِعِيْنَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۲۸۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّاجِيْ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۲۸۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الرَّجِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۲۸۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّضِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۲۸۹﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا رِضْوَانِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۲۹۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الرَّفِيْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۲۹۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الرَّهَّابِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۲۹۲﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الرُّوْحِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الزَّاهِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
زَعِيْمِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ
عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٢٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الزَّكِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٢٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّمْزَمِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا زَيْنِ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةَ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٢٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الزَّاجِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٢٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّاهِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّاهِيْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٣٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الزَّلِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلِّمْ ﴿٣٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الزَّيْنِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ

زَاهِي : أي الحسن المشرق .
زَلِف : كَكَتِف أي القريب من اللّٰه تعالٰى .

(٣٠٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّابِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ (٣٠٤) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّابِقِ
بِالْخَيْرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٣٠٥)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَابِقِ
الْعَرَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٣٠٦) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّاجِدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٣٠٧) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَبِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ (٣٠٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٠٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا السَّعِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٣١٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَعْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣١١﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَعْدِ
الْخَلَائِقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣١٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّمِيْعِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٣١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا السَّلَامِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَعْدِ
الْخَلْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّيِّدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى اٰدَمَ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣١٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَبِيْلِ النَّاسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا سَيْفِ اللّٰهِ
الْمَسْلُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّابِطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِہٖ

سَابِط : أى الذى هو سبط الشعر أى مع جعودة قليلة .

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا السَّخِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّيِّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
سَرْخَلِيْطَسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
السَّرِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا السَّمِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سرخَلِيطَس : هو اسمه بالسريانية ومعناه محمد. زرقانی ج ٣ ص ١٣٢.

سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا السَّنَدِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿۳۳۰﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا سَیْفِ الْاِسْلَامِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ﴿۳۳۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا السَّنَایَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿۳۳۲﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
سَیِّدِ الْبَشَرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿۳۳۳﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا سَیِّدِ
الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا

٣٣٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّارِعِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٣٣٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّاكِرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٣٣٦ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّافِعِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٣٣٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّفِيْعِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ٣٣٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الشَّكُوْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
٣٣٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الشَّمْسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّكَّارِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّامِخِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الشَّثْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّدِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الشَّذْقَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

شَثْن : أي عظيم الكفين و القدمين مع الاعتدال، و العرب تمدح بذلك.

شَذْقَم : كجعفر ، البليغ المفوّه.

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشِّهَابِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٣٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّهِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٤٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الشَّرِيْفِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٣٤٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّابِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٣٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّاحِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٣٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

چوتھی منزل ، بدایۃ الحزب الرابع

شَہِم : السید النافذ الحکم .

عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْاٰيَاتِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٣٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْبُرْهَانِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْبَيَانِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ التَّاجِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٥٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْجِهَادِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۳۵۶﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْحُجَّةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْحَطِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۵۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۳۵۹﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْخَاتَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۳۶۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٣٦١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ الرَّفِيْعَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٦٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الرِّدَاءِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٣٦٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْاَزْوَاجِ الطَّاهِرَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٣٦٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ السُّجُوْدِ
لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٣٦٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السَّرَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٣٦٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السُّلْطَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٣٦٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ السَّيْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٣٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الشَّرْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٣٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْكُبْرٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

وَسَلَّمَ ﴿٣٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعَطَايَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٣٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْعُلُوِّ وَالدَّرَجَاتِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْفَضِيْلَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٣٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْقَضِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْكَوْثَرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ اللِّوَاءِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٣٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَحْشَرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٣٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَدِيْنَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٣٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِغْفَرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَغْنَمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِعْرَاجِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمِنْبَرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَظْهَرِ الْمَشْهُوْدِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْوَسِيْلَةِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٣٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْهِرَاوَةِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّادِعِ بِمَا
اُمِرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

صاحب الهراوة : أي صاحب العصا .

اَصۡحَابِہٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٣٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّادِقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ
وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٣٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّبُوۡرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَ
بَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٣٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّدۡقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِكۡ
وَسَلِّمۡ ﴿٣٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا صِرَاطِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارِكۡ
وَسَلِّمۡ ﴿٣٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى
سَيِّدِنَا صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّفُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٣٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّفْوَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّفِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٣٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّالِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

صَاحِبِ التَّوْحِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٤٠١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَفِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٤٠٢
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ زَمْزَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٤٠٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
صَاحِبِ الْمِدْرَعَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ٤٠٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا صَاحِبِ الْمَشْعَرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ٤٠٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الصَّبِيْحِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿٤٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الصَّدُوْقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿٤٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصِّنْدِيْدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٤٠٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصِّدِّيْقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٤٠٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الصَّيِّنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٤١٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا صَاعِدٍ

صِنْدِيْد : هو السيد المطاع و الشجاع أو الحليم .

صَيِّن : سمي به لانه صان نفسه من كل قبيح .

الْمِعْرَاجِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(٤١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضَّحَّاكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٤١٢)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضَّارِبِ بِالْحُسَامِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (٤١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الضَّحُوْكِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (٤١٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الضَّابِطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
(٤١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الضَّارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤١٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الضَّمِيْنِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤١٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الضَّيْغَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الضِّيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
طَابَ طَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الطَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

طَابَ طَاب : بالتكرير، من اسمائه في التوراة و معناه طيّب .

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٢١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطَّيِّبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا طٰسٓمٓ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٢٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا طٰسٓ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الطَّيِّبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطَّهُوْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

طٰسٓمٓ و طٰسٓ : ذكرهما ابن دحية و النسفي في اسمائه .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الطِّرَازِ الْمُعْلِمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ

٤٢٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الظَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ٤٢٨ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الظَّفُوْرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ

٤٢٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَابِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ٤٣٠ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَادِلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ ٤٣١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَافِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٤٣٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَظِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٤٣٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَالِمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ٤٣٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَامِلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ٤٣٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَلَمِ الْاِيْمَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٤٣٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَلَمِ الْيَقِيْنِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَدْلِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٣٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَالِمِ بِالْحَقِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَرَبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٤١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَزِيْزِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْعَفُوِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَطُوْفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَلِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَفِيْفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ

بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلَامَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
عَيْنِ الْعِزِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْكَرِيْمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْجَبَّارِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْحَمِيْدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمَجِيْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٤٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْوَهَّابِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقَهَّارِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْخَالِقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقَادِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْقُدُّوْسِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الْغِيَاثِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّزَّاقِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِ السَّلَامِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُؤْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
عَبْدِ الْغَفَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَارِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَاضِدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعُدَّةِ صَلَّى اللّٰهُ

عُدّة : بالضّم ، الذخيرة المعد لكشف ظلمة الجهل .

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعِصْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عِصْمَةِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْعَلَمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْعِمَادِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٤٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْعُمْدَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٤٧٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْعَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٧٤ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٧٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا عَيْنِ النَّعِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ
٤٧٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْغَالِبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٧٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَنِيِّ
بِاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٤٧٨ اَللّٰهُمَّ

پانچویں منزل ، بدایۃ الحزب الخامس

عَيْن : هو خيار كل شئ أى أشرف الأنبياء .

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَيْثِ
الْفَاتِحِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْغَنِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٤٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْغَطَمْطَمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْغَيْثِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٨٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَارِقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٨٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَتَّاحِ صَلَّى

غَطَمْطَم: أي الواسع الأخلاق الحليم.

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَبَارِكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٨٤﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ عَلٰی
سَیِّدِنَا الۡفَارۡ قَلِیۡطِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَبَارِكَ وَسَلَّمَ
﴿٤٨٥﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا
الۡفَارُوۡقِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَبَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٨٦﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا الۡفَجۡرِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ
بَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٨٧﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ
عَلٰی سَیِّدِنَا الۡفَرَطِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَبَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٨٨﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا الۡفَصِیۡحِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ
بَارِكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٨٩﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ

فارقليط : اسم انجيلي ، راجع بارقليط .

فرط : هو السابق الى الماء أي ماء الكوثر .

عَلٰى سَيِّدِنَا فَضْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا فَوَاتِحِ النُّوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٤٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
فَارْقَلِيْطَسْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٤٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَاضِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٤٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَائِقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٤٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْفَخْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

فَارْقَلِيْطَسْ : بمعنى فارقليط .

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَدْعَمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَرْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٤٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْفَطِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَلَاحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٤٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْفَهِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

فَدْعَمْ: كجعفر، الحسن الجميل.

فَلَاحْ: قال العزفي هو اسمه في الزبور، معناه يحق اللّٰه به الباطل، أو هو اسم عربي وهو الفوز.

فِعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَاضِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَانِتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
قَائِدِ الْخَيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٠٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا قَائِدِ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَائِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٠٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَتَّالِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٠٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَتُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٥٠٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْقَثُوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٥١٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
قَدَمِ صِدْقٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

قَثُوْم : أي جامع الخير.

(٥١١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقُرَشِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٥١٢) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَرِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ (٥١٣) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْقَمَرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٥١٤)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَيِّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ (٥١٥) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَوِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ (٥١٦)
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَارِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۵۱۷﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقَائِدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۵۱۸﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا قَدْ مَا يَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۵۱۹﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْقَسَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۵۲۰﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْقُطْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۵۲۱﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
كَافَّةِ النَّاسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

قدمایا : اسمه فی التوراة و معناه الأوّل . زرقانی ج ۳ ص ۱۴۱ .

(۵۲۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْکَامِلِ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ (۵۲۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْکَفِیْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ
(۵۲۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْکَرِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ
اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ (۵۲۵) اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا کٓھٰیٰعٓصٓ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ (۵۲۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْکَافِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ (۵۲۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی

کٓھٰیٰعٓصٓ : ذکره ابن دحية في أسماء النبي عليه الصلاة والسلام. وقيل هو من أسماء الله.

سَیِّدِنَا الْکَافِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٨﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْکَثِیْرِ
الصَّمْتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٥٢٩﴾ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا کُنْدِیْدَةِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٥٣٠﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا الْکَوْکَبِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ
وَسَلِّمْ ﴿٥٣١﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَیِّدِنَا الْکَنْزِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﴿٥٣٢﴾
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا کَلِیْمِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ

كُنْدِيْدَة: اسمه في الزبور. قاله ابن دحية. والتاء في العجمية ليست من علامات التانيث أو للمبالغة مثل علّامة. زرقاني ج٣ ص١٤٢.

أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۵۳۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اللِّسَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۵۳۴ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّبِيْبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۵۳۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا اللَّسِنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ

۵۳۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا اللَّوْذَعِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

۵۳۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
اللَّيْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
أَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

لَسِن : مثل كتف ، الفصيح البليغ .

لَوْذَعِيّ : أي الذكي الفصيح الحديد الذهن .

لِسَان : المراد به المتكلم عن القوم الترجمان عنهم .

(٥٣٨) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَاجِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٣٩) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَادْ مَادَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٤٠) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مَاذْ مَاذْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ (٥٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُؤَمَّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(٥٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَأْمُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (٥٤٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَانِحِ صَلَّى

مَاذْمَاذ : بالذال المعجمة و المهملة، من أسمائه في صحف ابراهيم و التوراة و معناه طيّب طيّب.

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٥٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَاءِ الْمَعِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٥٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُبَارَكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٥٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبْتَهِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٤٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُبَرَّاِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٥٤٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَبْعُوْثِ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

٥٤٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمَبْعُوْثِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ٥٥٠ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُبَلِّغِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ ٥٥١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْمُبِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

٥٥٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُبَشِّرِ الْيَائِسِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

٥٥٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُتَبَتِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ٥٥٤

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَبَسِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ۵۵۵
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَرَبِّصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
۵۵۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَرَحِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
۵۵۷ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَضَرِّعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
۵۵۸ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَّقِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ۵۵۹

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمَتْلُوِّ عَلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
٥٦٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُتَهَجِّدِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلٰی
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
٥٦١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُتَوَسِّطِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
٥٦٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُتَوَكِّلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی
عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
٥٦٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا
الْمُثْبِتِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلٰی
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ

۵٦٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَجِيْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۵٦۵
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجَابِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
۵٦٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْبِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
۵٦٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
۵٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُجِيْرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

٥٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَرِّضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٥٧٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَرِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٧١ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَحْفُوْظِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٧٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُحَلِّلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ٥٧٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَحْمُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٥٧٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْمُخْبِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۷۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْتَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۷۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْلِصِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
(۵۷۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَخْصُوْصِ بِالشَّرَفِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۷۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَخْصُوْصِ
بِالْعِزِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (۵۷۹) اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَخْصُوْصِ
بِالْمَجْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٥٨٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَدَنِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٥٨١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمْ ٥٨٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذَكِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمْ ٥٨٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُذَكِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ

﴿٥٨٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْتَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٥٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرَتِّلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٥٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْسَلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٥٨٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْتَفِعِ الدَّرَجَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
﴿٥٨٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ﴿٥٨٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَرْحُوْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْتَجٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿٥٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُزَكّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٥٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُزِيْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَبِّحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿٥٩٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْتَغْفِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسْتَغْنِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٥٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسْرٰى بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩٨﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٥٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُسَلِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٦٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشَفَّعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٦٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡمُشَقَّحِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَ
سَلِّمۡ ﴿٦٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الۡمَسۡعُوۡدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ
وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٦٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡمُشَاوِرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ
وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٦٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ
عَلٰى سَيِّدِنَا الۡمُشَفَّحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ
وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ
﴿٦٠٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا
الۡمَشۡهُوۡدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ
وَاَصۡحَابِهٖ وَبَارِكۡ وَسَلِّمۡ ﴿٦٠٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰى سَيِّدِنَا الۡمُشِيۡرِ صَلَّى

مُشَقَّح : من الصحف المتقدمة، معناه الزاهي الذي يحمد الله حمدًا جديدًا . سيرة حلبية ج١ ص٢١٩ .

مُشَفَّح : بالقاف والفاء، هو الحمد بالسريانية . زرقاني ج٣ ص١٤٥ ص١٨٩ .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿۶۰۷﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمِصْبَاحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿۶۰۸﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَارِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۰۹﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَافِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۱۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿۶۱۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿۶۱۲﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصْلِحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَ سَلَّمَ ﴿٦١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَلّٰى عَلَيْهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُطَاعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦١٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُصَدَّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُطَهَّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُطَهِّرِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا **الْمُظْهِرِ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ
﴿٦١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُطِيْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٢٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا **الْمُظَفَّرِ** صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٢١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا **الْمُعَزَّزِ** صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَعْصُوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٦٢٣﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعْطِيْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَقِّبِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٦٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعْلِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ سَلَّمَ
﴿٦٢٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُعَلِّمِ الْاُمَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٢٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلِّمِ اُمَّتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ

مُعَقِّب : بمعنى العاقب أي الذي جاء بعد الأنبياء .

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٦٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُعَلَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُعْلِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٣١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعَلّٰى صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٣٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمِفْضَالِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٣٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُفَضَّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٣٤﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمِفْتَاحِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٣٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقْتَصِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مِفْتَاحِ الْجَنَّةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقْتَفِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقَدَّسِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٣٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا مِفْتَاحِ الرَّحْمَةِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ﴿٦٤٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقْرِئِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُقِيْمِ السُّنَّةِ
بَعْدَ الْفَتْرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُقْسِطِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٦٤٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقْسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُقِيْلِ
الْعَثَرَاتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكَرَّمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكْتَفِيْ بِاللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَكِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَكِّيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٦٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَكْفِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلَاحِمِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

مَلَاحِمِيّ : نسبة إلى الملاحم جمع ملحمة وهو القتال لأنه بعث بالسيف و الجهاد .

عَلٰى سَيِّدِنَا مُلَقَّى الْقُرْاٰنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ (٦٥٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَمْنُوْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٥٣) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنَادِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (٦٥٤) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنْتَصِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٥٥) اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ (٦٥٦) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ (٦٥٧)

مَمْنُوح : أي الذي أعطاه اللّٰه مرتبة فائقة .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْحَمِنَّا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ٦٥٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْصِفِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
٦٥٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَنْصُوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٦٦٠ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنِيْبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ٦٦١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنِيْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ٦٦٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهَاجِرِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ

مُنْحَمِنَّا : بضم فسكون ففتح فكسر فشدّ . وقيل بفتح الميمين . أي محمد بالسريانية . قاله ابن اسحاق . زرقاني ج٣ ص١٨٨ .

سَلَّمَ ﴿٦٦٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهْتَدِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُهْدِىْ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦٦٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُهَيْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤْتَمَنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٦٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤْتٰى جَوَامِعَ

الْكَلِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٦٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْحٰى اِلَيْهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْصَلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٦٧١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُوَقَّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَوْلٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٦٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُؤْمِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٦٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ

مُوْصَل: هو اسمه فى التوراة و معناه مرحوم ۔ زرقانى ۔

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَيِّدِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمَ ﴿٦٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُيَسِّرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٦٧٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَيِّدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٦٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَّبَعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٦٧٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُؤَمَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٦٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَمَكِّنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ

سَلَّمَ ﴿۶۸۰﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَمِّمِ لِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۶۸۱﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُتَمَّمِ خَلْقًا وَّ خُلُقًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۶۸۲﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُثْبَتِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿۶۸۳﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمَحَجَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿۶۸۴﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُحَكَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿۶۸۵﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُجِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٦٨٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْبِتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٦٨٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُخْتَصِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٦٨٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُخْتَصِّ بِالْقُرْاٰنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٦٨٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمِخْضَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٦٩٠ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنِيْفِ

مخضم: کثیر، ھو السید العظیم.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٩١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْحَمَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَ
سَلَّمَ ﴿٦٩٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُزَمْزَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
﴿٦٩٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُرْشِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٩٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرْغَمَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٦٩٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُرَغِّبِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ

مُزَمْزَم : بفتح الزائين أي المغسول قلبه بماء زمزم .

وَسَلَّمَ ﴿٦٩٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُسْتَجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلَّمَ
﴿٦٩٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسْتَعِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمَ ﴿٦٩٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُسَدَّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلَّمَ ﴿٦٩٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُشَرِّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلَّمَ ﴿٧٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُشِيْحِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٧٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

مُشِيح : أي بادي الصدر من غير تطامن أي بطنه و صدره سواء . و قال عياض بفتح الميم أي عريض الصدر .

مُشَرِّد : بالدال و الذال اسم فاعل ، هو ذو التنكيل بالعدوّ .

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُصَدِّقِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ٧٠٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْمُذْعِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٧٠٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُصَدَّقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى

اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٤

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمَصُوْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى

اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٥

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمِضْخَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى

اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٠٦

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

مِضْخَم : السيّد الشريف .

الْمُضَرِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُضِيْءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٨﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَعْرُوْفِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٠٩﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُعَمَّمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُعِيْنِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُغْرَمِ صَلَّى اللهُ

مُعَمَّم : أي صاحب العمامة ، من أسمائه في الكتب السابقة .

مُغْرَم : أي المحبّ لله ، مِنَ الغرام .

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٧١٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُحْسِنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٧١٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُغْنِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧١٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُتَفَضِّلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُفَخَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُفَلَّجِ الثَّنَايَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧١٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُفْلِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧١٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا الْمُقَدَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧١٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقَدِّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٠﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُقَوَّمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُكَلَّمِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُلَبِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٢٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلِكِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْمَلِيْءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٢٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَمْنُوْعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمُنْتَجَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٧﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُنْتَخَبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٢٨﴾ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْجِدِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ

وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٧٢٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰى سَيِّدِنَا مِنَّةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ

وَ سَلِّمْ ﴿٧٣٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا الْمُهَابِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

﴿٧٣١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمُهَذَّبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٣٢﴾

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

الْمَوْرُوْدِ حَوْضُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمَ
٧٣٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُوْذٌ مُوْذٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٣٤ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمِيْزَانِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٣٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْتَقٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ٧٣٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا مِيْذٌ مِيْذٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
٧٣٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْمَوْعِظَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٣٨

مُوْذٌ مُوْذٌ : بالواو، و مِيْذٌ مِيْذٌ : بالياء، اسمه في صحف ابراهيم والتوراة ومعناه طيّب طيّب .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُوْقِنِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٣٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُيَمَّمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ
٧٤٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّابِذِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٤١ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاجِزِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلَّمْ ٧٤٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاشِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ
٧٤٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّاسِخ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٤٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِبِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٤٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِح صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٤٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّاضِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٤٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّاصِرِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٤٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاطِقِ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلَّمَ ﴿٧٤٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النَّاهِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٧٥٠﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْاَحْمَرِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمَ ﴿٧٥١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْاَسْوَدِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلَّمَ ﴿٧٥٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا نَبِيِّ التَّوْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿٧٥٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمَ
﴿٧٥٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نَبِيِّ الرَّاحَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٧٥٥﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّبِيِّ الصَّالِحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٧٥٦﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥٧﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْمَرْحَمَةِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٥٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْمَلْحَمَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ﴿٧٥٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا نَبِيِّ الْمَلَاحِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٧٦٠ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ

اَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٦١ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّجْمِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ٧٦٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا النَّجْمِ الثَّاقِبِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ

وَسَلِّمْ ٧٦٣ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا نَجِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٧٦٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

النَّجْمِ الزَّاهِرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

٧٦٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّسِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٦٦
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّصِيْحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٦٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّبَأِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ ٧٦٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
سَيِّدِنَا النِّعْمَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٧٦٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نِعْمَةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٧٠
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نَسِيْب : ذوالنسب العريق الشريف .

النَّقِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ
وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧١﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّقِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ
بَارِكْ وَ سَلِّمْ ﴿٧٧٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النُّوْرِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٧٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
نُوْرِ الْاُمَمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٤﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نُوْرِ اللّٰهِ
الَّذِىْ لَا يُطْفَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
عَلٰى اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٧٥﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّاسِكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ

وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٦﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا نَبِيِّ زَمْزَمَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٧﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا نَاصِرِ الدِّيْنِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَ
سَلِّمْ ﴿٧٧٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
النَّجِيْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٧٩﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا النَّجِيْدِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا النَّدْبِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٨١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

نَجِيد : أي الدليل الماهر أو الشجاع الماضي في ما يعجز عنه غيره .

نَدْب : أي النجيب الظريف .

الْهَاشِمِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٢﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْهُدٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٣﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
هَدِيَّةِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٤﴾
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْهَجُوْدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٧٨٥﴾ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْهُمَامِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٧٨٦﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا

هَجُوْد : كثير التهجّد .

الْوَجِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٨٧ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاسِطِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٨٨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاسِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
٧٨٩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْوَاصِلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٩٠ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَصُوْلِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٧٩١ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاضِعِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

واسط : الجوهر الذى فى وسط القلادة ومعناه الأشرف نسبًا والأرفع حسبًا.

٧٩٢ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْوَاعِدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٣ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاعِظِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَرِعِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَفِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٦ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَافِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
بَارِكْ وَسَلَّمْ ٧٩٧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ

سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَلِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٧٩٨﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَسِيْلَةِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ﴿٧٩٩﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى سَيِّدِنَا وَلِيِّ الْفَضْلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٨٠٠﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ
سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَاجِلِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٨٠١﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَالِيْ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴿٨٠٢﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَسِيْمِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿٨٠٣﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا الْوَهَّابِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
﴿٨٠٤﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
يُوْذَمُوْذَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ٨٠٥
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
الْيَثْرِبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا
تَمَّتْ

كتبه الحافظ محمد ايوب الدهلوى ثم الملتانى فى ١٤١٣ھ

نهاية الحزب السابع والثلث الثالث

يُوْذَمُوْذَ : هو اسمه فى التوراة راجع ماذماذ . سيرة حلبية ج١ ص٢١٩ .

چھوٹے گناہوں اور نیکیوں کے اثرات

مسمّٰی بہ

اِستعظامُ الصّغائر

تصنیف

محدّثِ اعظم، مفسّرِ کبیر، مصنّفِ افخم، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمّد موسیٰ روحانی بازی

طیّب اللّٰہ آثارہ و أعلیٰ درجاتہ فی دار السلام

قلب وروح کی تسکین کا سامان لئے ہوئے ایک منفرد کتاب

اندھی مادیت کے اس عہدِ زیاں کار میں گناہوں کی یلغار بڑھتی جارہی ہے جس نے دولتِ ایمان و یقین سے بہرہ مند باعمل مسلمانوں کو سخت صدمے سے دوچار کررکھا ہے تو عام مسلمان بھی روح واحساس سے عاری اس زندگی میں شدید مایوسی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ اس مایوسی کے عالم میں گناہوں اور نیکیوں کی حقیقت اوران کی تاثیر سے روشناس کروانے والی یہ البیلی کتاب روشنی وہدایت کی طرف انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔ زبان و بیان کی تاثیر لیے ہوئے یہ عجیب و منفرد کتاب جس کا لفظ لفظ اور سطر سطر دل کے دریچوں پر دستک دیتا ہوامحسوس ہوتا ہے۔ مزید برآں اس مبارک کتاب میں امتِ محمدیہ اور گذشتہ امتوں کے بہت سے بزرگوں کے ایمان افروز واقعات بھی درج کیے گئے ہیں۔ نیز اس کتاب میں بہت سے ایسے مختصر اعمال و مختصر دعائیں بھی مذکور ہیں جن کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

قصیدۂ طوبیٰ

فی

اسماءِ اللہ الحسنیٰ

تصنیف

محدّثِ اعظم، مفسّرِ کبیر، مصنّفِ افخم، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمّد موسیٰ روحانی بازی

طیب اللہ آثارہ واعلیٰ درجاتہ فی دار السلام

پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا لوگوں کیلئے ایک عظیم تحفہ

نہایت مبارک اور بے مثال و بے نظیر قصیدہ

اس مبارک قصیدے میں اللہ جل جلالہ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ سمیت تقریباً پونے دوصد نام نظم کیے گئے ہیں۔ قصیدۂ طوبیٰ عالم اسلام کا پہلا قصیدہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء دعا کے انداز میں بزبان عربی منظوم ہیں اور عوام الناس کی آسانی کیلئے اردو ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ عرب وعجم میں بے شمار علماء وخواص وعوام نے اس قصیدے کو تکالیف، پریشانیوں اور مصائب سے نجات، مشکلات کے حل اور قضائے حاجات کے لیے بے انتہاء مفید پایا ہے۔ قصیدۂ طوبیٰ پڑھنا شروع کیجئے چند دن میں ہی آپ خود اس کی برکات کا مشاہدہ کرلیں گے

قصیدۂ حُسنٰی

فی

اسماءِ النبی الاعظمﷺ

تصنیف

مُحدّثِ اعظم، مُفسّرِ کبیر، مُصنّفِ افخم، ترمذئ وقت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی

طیب اللہ آثارہ، واعلی درجاتہ فی دار السلام

دنیائے اسلام میں اپنی نوعیت کا پہلا اور نہایت مبارک قصیدہ

حل مشکلات اور قضائے حاجات کیلئے بے انتہاء مفید

قصیدۂ حسنٰی دنیائے اسلام کا پہلا قصیدہ ہے جس میں پانچ سو (500) سے زیادہ مستند اسماء النبی ﷺ دعائیہ طریقے سے بزبانِ عربی منظوم ہیں۔ تکمیل فائدہ اور آسانی کے لئے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ عرب و عجم میں نہایت مقبول و معروف ہے۔

حرمین شریفین (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ)، افغانستان، ایران، بنگلہ دیش، امریکہ، برطانیہ، عراق، مصر، سری لنکا، برصغیر پاک و ہند اور دیگر بہت سے ممالک میں بیشمار اولیاء اللہ و عوام اسے بطور وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ تکالیف و مشکلات کو دور کرنے اور قضائے حاجات کیلئے نہایت مؤثر، مفید اور مجرب ہے۔ قصیدۂ حسنٰی پڑھنا شروع کرتے ہی چند ایام میں آپ اپنے ہر کام میں واضح برکات محسوس کریں گے۔

حکومت پاکستان سے ایوارڈ یافتہ کتاب

فلکیاتِ جدیدہ

و

سیر القمر و عید الفطر

تصنیف محدّثِ اعظم، مفسّرِ کبیر، مصنّفِ افخم، ترمذیٔ وقت حضرت مولانا محمّد موسیٰ روحانی بازیؒ

طیب اللہ آثارہ واعلیٰ درجاتہ فی دار السلام

علم فلکیات پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

ستارے کیسے وجود میں آئے؟ سیارے اور ستارے میں کیا فرق ہے؟ ستاروں کی تعداد کتنی ہے؟ نظام شمسی کی پیدائش کیسے ہوئی؟ سیاروں کی دائمی گردش کا راز کیا ہے؟ کیا سماء اور فلک ایک شے ہیں؟ کیا ستارے آسمانوں میں پھنسے ہوئے ہیں یا ان سے نیچے ہیں؟ تقویم کسے کہتے ہیں؟ ہیئت کے بارے میں قدیم نظریات کیا ہیں؟ ہیئت جدیدہ کے اہم نظریات کون کونسے ہیں؟ کرہ ہوائی سے کیا مراد ہے؟ زیریں سرخ، بالائے بنفشی، لاسلکی اور ریڈیائی شعاعوں میں کیا فرق ہے؟ ہمیں آواز کیسے سنائی دیتی ہے؟ فضا ہمیں نیلگوں کیوں دکھائی دیتی ہے؟ کیا قرآن اور ہیئت جدیدہ کے نظریات میں کوئی اختلاف ہے؟ سال کے مختلف موسموں میں شب و روز کی لمبائی کیوں بدلتی ہے؟ کیا براعظم سرک رہے ہیں؟ سورج گرہن اور چاند گرہن کیوں ہوتا ہے؟ کائنات کتنی وسیع ہے؟ کائنات کی ابتداء کیسے ہوئی اور اسکی عمر کتنی ہے؟ علم ہیئت میں مسلمان سائنسدانوں نے کیا کارنامے سرانجام دیئے؟ قدیم مسلمان سائنسدانوں کی تحقیقات اور جدید ترین سائنسی تحقیقات میں کتنا فرق ہے؟

مندرجہ بالا موضوعات کے ساتھ ساتھ نظام شمسی کے سیارات کے حالات، چاند کی سرگزشت، آواز، روشنی کی اقسام، شب و روز، زمین کی گردش، سمت قبلہ، معجزۂ شق قمر، عناصر کا بیان، ہفتے کی تقرری کی وجوہات، براعظموں کا بیان، آسمانی بجلی کی تفصیل، زمین کی گردش، عرض بلد و طول بلد وغیرہ کے بارے میں مفصل ابواب ہیں۔ کتاب ہذا کے دوسرے حصے میں عید الفطر اور ہلال عید کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ جدید طباعت میں بیشمار قیمتی تصاویر کے علاوہ اسی (۸۰) سے زائد آرٹ پیپر کے صفحات پر رنگین و نادر تصاویر بھی شامل ہیں۔

حکومت پاکستان سے ایوارڈ یافتہ کتاب

رزقِ حلال وغیبی معاشِ اولیاء

مسمّٰی بہ

ترغیب المسلمین

فی

الرِّزقِ الحلالِ وطِعمة الصّالحین

تصنیف شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ

سخت سے سخت دلوں کو موم کرنے اور نرم دلوں کو تڑپا دینے والی کتاب

مسئلۂ رزق نے انسان کو مادّیات کی اس دنیا میں پھنسا دیا ہے۔ مال و دولت اس کی زندگی کا محور بن چکے ہیں اور وہ آخرت سے کلیتاً غافل ہو چکا ہے۔ کتابِ ہذا میں رزقِ حلال کی تبشیر و ترغیب اور حرام مال سے تخویف و ترہیب سے متعلق آیاتِ قرآنیہ و احادیثِ مبارکہ مرفوعہ و موقوفہ کی توضیح و تشریح کے علاوہ علماء کرام، محدّثینِ عظام، مفسّرینِ فخام، اولیاءِ اعلام، سلفِ صالحین، زاہدین، عابدین، ذاکرین، صادقین، متقین، شاکرین، صابرین، قانعین، مخلصین، متوکّلین اور تارکینِ دنیا کے ایمان افروز احوال، حکیمانہ اقوال، عبرت انگیز واقعات، سبق آموز خصالِ سعیدہ و اخلاقِ حمیدہ، درد انگیز حکایات، نصیحت آمیز کرامات اور رقت خیز مواعظ کا کافی و وافر ذخیرۂ روحانیہ و ایمانیہ جمع کیا گیا ہے۔ رزق سے متعلق اسلاف کے عجیب و غریب اور نادر و نایاب واقعات پر مشتمل یہ واعظانہ کتاب انسان کو بے اختیار آنسو بہانے پر مجبور کر دیتی ہے۔

برکاتِ مکیّہ کے فائدے

کتاب برکاتِ مکیہ کے فوائد بے شمار ہیں۔ درود شریف اور اسماء نبویّہ کی برکت سے ہر حاجت پوری ہوگی ان شاء اللہ تعالی۔ چند اہم فوائد یہ ہیں۔

(۱) ہر مشکل آسان ہوگی (۲) لاعلاج بیماری اور ہر مرض سے شفا ہوگی (۳) تجارت و کاروبار میں بہت برکت ہوگی (۴) مقدمہ میں کامیابی ہوگی (۵) سحر اور جادو کا اثر کاروبار، مال اور گھر کے افراد سے زائل ہوگا (۶) جنّات کی شرارت سے خلاصی حاصل ہوتی ہے (۷) عقیمہ عورت یا بے اولاد مرد پڑھے تو اولاد حاصل ہوگی (۸) نرینہ اولاد سے محروم شخص پڑھے تو اللہ تعالی کے فضل سے بیٹا پیدا ہوگا (۹) سفر میں کامیابی وسلامتی حاصل ہوکر واپسی بخیر ہوگی (۱۰) ملازمت بسہولت ملے گی (۱۱) سفر یا حضر میں اپنے پاس رکھنے سے ہر شر و آفت سے سلامتی حاصل ہوگی (۱۲) غیر شادی شدہ کی جلد شادی ہوگی اور پیغامِ نکاح قبول ہوگا (۱۳) دلوں کو مسخّر و تابع بنانے کیلئے نہایت مفید و نافع ہے (۱۴) گمشدہ چیز جلد ملے گی باذن اللہ (۱۵) دشمنوں اور اہل بدعت پر غلبہ حاصل ہوکر اُن کا ہر شر دفع ہوگا (۱۶) ملازمت میں ترقی حاصل ہوگی (۱۷) جس گھر میں یہ کتاب موجود ہو تو درود شریف و اسماء نبویّہ کی برکت سے اس گھر کے باشندے بڑے مصائب، حوادث، غم، چوری، ڈاکے اور آگ لگنے سے محفوظ ہوں گے ان شاء اللہ (۱۸) طالبعلم پڑھے تو علم میں برکت و امتحان میں کامیابی ہوگی (۱۹) حج و عمرہ کی نیت سے پڑھے تو اللہ تعالی حج و عمرہ کی توفیق دینگے (۲۰) خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہونے کی زیادہ توقع ہے۔

پڑھنے کا طریقہ۔ اگر فرصت ہو تو مذکورہ تمام اسماء نبویّہ روزانہ پڑھا کریں۔ ورنہ روزانہ ایک ثُلث پڑھتے ہوئے تین دن میں ختم کیا کریں۔ آسان طریقہ یہ ہے کہ سات دن میں ایک بار ختم کیا کریں، روزانہ ایک حزب (سُبع) پڑھتے ہوئے۔ کتاب کے اندر ہر حزب (ثُلث و سُبع) کی نشاندہی کی گئی ہے۔

نوٹ۔ مصنّفؒ کی وفات کے بعد ان کی اولاد سے اجازت لینا تاثیر و برکات میں زیادت و اضافے کا موجب ہے۔